WATTAN
The Urdu Daily
روزنامہ
وطن
بڈگام

جمعتہ المبارک
02 جنوری 2026
FRIDAY
02 JANUARY - 2026

صفحہ 08 میرا بچپن کا خواب فٹ بالر بننا تھا، حادثاتی طور پر فائٹر بن گیا: خبیب

صفحہ 08 سرفراز کی طوفانی سنچری، سلیکٹروں کی توجہ پھر مبذول کی

جلد: 16 ■ شمارہ نمبر: 02 ■ صفحات: 08 ■ قیمت: 02 روپے ■ RNI No. JKURD/2011/37141 ■ The Urdu Daily WATTAN Budgam

وادی کشمیر میں آتشزدگی کے واقعات میں اضافہ جاری

گزشتہ 24 گھنٹوں میں 15 مقامات پر آگ کی وارداتیں رونما

سرینگر/رکیم جنوری/ر ایس این این /ر وادی کشمیر میں بڑھتی آتشزدگی کا سلسلہ جاری ہے جس دوران گزشتہ 24 گھنٹوں میں مزید 15 مقامات پر آگ کی وارداتیں رونما ہوئی جس دوران کئی رہائشی مکانات، دکانوں اور مسجد کے علاوہ دیگر ڈھانچوں کو نقصان پہنچ گیا جبکہ ایک کمسن بچہ بھی زخمی ہو گیا۔ سٹار نیوز نیٹ ورک کے/101

ماہ فروری کے پہلے ہفتہ میں اسمبلی کے بجٹ اجلاس کی شروعات کیلئے حکومت تیار

لیفٹننٹ گورنر کے خطاب کے ساتھ اجلاس کا آغاز ہوگا

ماہ رمضان شروع ہونے سے قبل ایوان میں مالی سال 27-2026 کے بجٹ کو منظوری ملے گی

سرینگر/رکیم جنوری/ر ایس این این /ر مالی سال 27-2026 کے بجٹ کو منظوری کیلئے 2 فروری سے بجٹ اجلاس کی تجویز کیلئے کابینہ کا اجلاس جلد منعقد ہوگا۔ سٹار نیوز نیٹ ورک کے مطابق جموں کشمیر حکومت اسمبلی کے بجٹ اجلاس کو فروری کے پہلے ہفتے میں شروع کرنے کیلئے تیار ہے۔ 20 فروری کے قریب رمضان کا مقدس مہینہ شروع ہونے سے پہلے ایوان میں مالی سال 27-2026 کے بجٹ کو منظوری دے جائے گی اور 21 مارچ کو متوقع عید کی تقریبات کے بعد دوسرا نصف حصہ لیا جائے گا۔ لیفٹننٹ گورنر منوج سنہا کے خطاب کے ساتھ بجٹ اجلاس کے آغاز کی عارضی تاریخ 2

فروری تجویز کی گئی ہے۔ قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر عبدالرحیم راتھر نے بتایا کہ وہ ان خطوط پر سوچ رہے ہیں اور امکان ہے کہ کابینہ کی منظوری کیلئے ایک تجویز حکومت کو بھیجی جائے گی جس کے بعد لیفٹننٹ گورنر منوج سنہا کی منظوری دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہم ان خطوط پر سوچ رہے ہیں۔ بجٹ سیشن فروری کے پہلے ہفتے کیلئے تجویز کیا گیا/102

وادی کے بالائی علاقوں میں ہلکی برفباری

میدانی حصوں میں بارشیں

کشمیر میں شبانہ درجہ حرارت نقطہ انجماد سے نیچے درج

آج سے موسم میں بہتری 20 جنوری تک کسی بڑی تبدیلی کا امکان نہیں: محکمہ موسمیات

سری نگر/رکیم جنور/ر کے این ایس/ر وادی کشمیر کے بالائی علاقوں میں تازہ برفباری اور میدانی علاقوں میں ہلکی بارشوں کے بعد بھی موسم کافی سرد ہے اور شبانہ درجہ حرارت نقطہ انجماد کے نزدیک ریکارڈ ہوا ہے۔ اس طرح سے جمعرات کے روز سے وادی میں سردی میں معمول سے زیادہ محسوس ہوئی ہے۔ ادھر محکمہ موسمیات کے ڈائریکٹر ڈاکٹر مختار احمد نے بتایا 20 جنوری تک موسم میں کسی خاص بڑی تبدیلی کا امکان نہیں ہے جبکہ اس دوران ایک دو بار مغربی ہوائیں داخل ہو سکتے ہیں جو زیادہ اثر انداز نہیں ہو سکتے ہیں۔ کشمیر نیوز سروس (کے این ایس) کے مطابق جموں وکشمیر میں محکمہ موسمیات کی پیش گوئی کے عین مطابق گزشتہ دو روز کے دوران عموماً خراب ہی رہا ہے تاہم موسم/103

آپریشن سندور جنگ میں صالح طرز عمل کیلئے ہندوستان کے عزم کی عکاسی

ایودھیا میں تقدیس ہندوستان کی روحانی طاقت

موجودہ نسل خوش قسمت کہ اس تاریخی لمحے کا مشاہدہ کر رہی ہے/ راجناتھ سنگھ

سرینگر/رکیم جنوری/ر ایس این این /ر آپریشن سندور جنگ میں صالح طرز عمل کیلئے ہندوستان کے عزم کی عکاسی کرتا ہے کی بات کرتے ہوئے وزیر دفاع راجناتھ سنگھ نے کہا کہ ہندوستان نے بھگوان رام کی طرف سے مجسم صداقت کے اصول کو برقرار رکھا۔ سٹار نیوز نیٹ ورک کے مطابق وزیر دفاع راجناتھ سنگھ نے کو کہا کہ آپریشن سندور کے دوران بھی ہندوستان نے بھگوان

رام کی طرف سے مجسم صداقت کے اصول کو برقرار رکھا اور فوج نے دہشت گردوں کے خلاف درست کارروائی کرتے ہوئے تحمل اور عزم کے ساتھ کام کیا۔ ایودھیا میں شری رام جنم بھومی کمپلیکس کے اندر ماں اناپورنا مندر کے اوپر دھرم دھوجا نصب کرنے کے بعد ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے راجناتھ سنگھ نے کہا کہ فوج نے تحمل اور عزم کے ساتھ کام کیا۔ انہوں نے کہا "دہشت گردوں کے ٹھکانوں پر حملہ کر کے انہیں سبق سکھانے کیلئے درست اور بامقصد کارروائی کی"۔ وزیر دفاع نے کہا کہ ایودھیا کی ہر گلی/104

کشمیر میں مسافر کرایوں میں 18 فیصد کا باضابطہ لاگو

پہلے ہی دن ڈرائیوروں اور مسافروں میں تو تو میں میں شروع

سری نگر/رکیم جنور/ر کے این ایس/ر کشمیر وادی میں یکم جنوری سے باضابطہ طور یہاں ڈرائیوروں نے مسافروں سے 18 فیصد اضافے کے ساتھ کرایہ باضابطہ طور وصول کرنا شروع کیا ہے۔ تاہم اب تک فیصلے کے بعد کوئی ریٹ لسٹ جاری نہ کرنے کی وجہ سے اکثر مقامات پر پہلے ہی روز مسافروں اور ڈرائیوروں/105

پہلگام حملے کے بعد دشمن کے مذموم عزائم کا منہ توڑ جواب دیا گیا

"آپریشن سندور" آج بھی جاری، ابھی ختم نہیں ہوا

فوج کو مستقبل کیلئے تیار کرنے کیلئے مقامی ٹیکنالوجی اور نئے آئیڈیاز کی ضرورت/ جنرل اوپیندر دیویدی

سرینگر/رکیم جنوری/ر ایس این این /ر سال رفتہ میں آپریشن سندور کے تحت دشمن کے مذموم عزائم کو ٹھوس اور فیصلہ کن کارروائی کے ذریعے منہ توڑ جواب دیا گیا کی بات کرتے ہوئے فوجی سربراہ جنرل اوپیندر دیویدی نے کہا کہ آپریشن سندور ابھی بھی جاری ہے اور ختم نہیں ہوا۔ انہوں نے مزید کہا کہ سرحدوں پر چوکسی کے ساتھ ساتھ فوج نے ملک کے اندر آفات کے دوران تیز رفتار ردعمل اور قوم کی تعمیر کی کوششوں کے ذریعے قومی ترقی میں اہم کردار ادا کیا۔ سٹار نیوز نیٹ ورک کے مطابق فوجی سربراہ جنرل اوپیندر دیویدی نے سال نو پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے آپریشن سندور کے تحت ہندوستان کے فیصلے کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ آپریشن آج بھی جاری ہے۔ فوج نے اپنے آفیشل ایکس ہینڈل

پر لکھا "جنرل اوپیندر دویدی نے نوٹ کیا کہ فوج تبدیلی کی ایک دہائی سے گزر رہی ہے، جس میں مشترکہ، خود انحصاری، اور اختراع کو ہندوستان کی دفاعی حکمت عملی کے ستونوں کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ انہوں نے فوج کو مستقبل کیلئے تیار کرنے کے لیے مقامی ٹیکنالوجی اور نئے آئیڈیاز پر زور دیا۔ فوجی سربراہ نے لکھا" نئے سال 2026 کے پرمسرت موقع پر فوج کی جانب سے، میں تمام ساتھی شہریوں کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ دعا ہے کہ یہ نیا سال آپ/106

وزیر اعلیٰ عبداللہ جلد ہی امیت شاہ کے ساتھ ملاقات کریں گے: چودھری محمد رمضان

سری نگر/رکیم جنور/ر کے این ایس/ر نیشنل کانفرنس کے اندر کوئی دراڑ نہ ہونے پر زور دیتے ہوئے راجیہ سبھا کے رکن اسمبلی چودھری رمضان نے جمعرات کو کہا کہ وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ جلد ہی مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ سے ملاقات کریں گے، انہوں نے مزید کہا کہ پارٹی کے رکن اسمبلی آغا روح اللہ نہ تو پارٹی اور نہ ہی اس کی قیادت کے خلاف ہیں۔ کشمیر نیوز سروس (کے این ایس) کے مطابق نیشنل کانفرنس کے ایڈیشنل جنرل سکریٹری کے طور پر ان کی تقرری

کے بعد منعقدہ ایک پروقار تقریب کے بعد یہاں صحافیوں سے بات کرتے ہوئے، رمضان نے کہا کہ پارٹی متحد ہے اور اپنے مقاصد پر مرکوز ہے۔ انہوں نے کہا کہ اختلافات اگر ہیں تو صرف نقطہ نظر میں ہیں نیت میں/107

اسمبلی انتخابات کے دوران کئے گئے لمبے وعدوں کے باوجود

عمر عبداللہ حکومت مستحق نوجوانوں کو روزگار فراہم کرنے میں ناکام

ریٹائر ملازمین کی نئی سے تعیناتی نوجوانوں اور میرٹ کے خلاف/ سنیل شرما

سرینگر/رکیم جنوری/ر ایس این این /ر نیشنل کانفرنس حکومت پر سخت تنقید کرتے ہوئے قائد حزب اختلاف سنیل شرما نے جموں وکشمیر میں اقربا پروری کو ادارہ جاتی بنانے اور بے روزگار نوجوانوں کی امنگوں کو دھوکہ دینے کا الزام لگایا۔ سٹار نیوز نیٹ ورک کے مطابق سینئر بی جے پی لیڈر اور قائد حزب اختلاف سنیل شرما نے کہا کہ انتخابات کے دوران کئے گئے لمبے وعدوں کے

باوجود عمر عبداللہ کی قیادت والی حکومت مستحق نوجوانوں کے لئے روزگار کے مواقع پیدا کرنے میں ناکام رہی ہے۔ تعلیم یافتہ اور قابل نوجوان امیدواروں کیلئے دروازے کھولنے کے بجائے حکومت نے قابل اعتراض انتظامی فیصلوں کے ذریعے ریٹائرڈ اہلکاروں کو دوبارہ ملازمت دینے کا سہارا لیا ہے۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ حال ہی میں دوبارہ تعینات ہونے والے ایک ریٹائرڈ افسر جو کہ مبینہ طور پر ایک سینئر سیاسی رہنما کا قریبی رشتہ دار ہے، کو جنرل ایڈمنسٹریشن/108

پڑوسیوں کے ساتھ اچھے تعلقات چیلنجوں پر قابو پانے کی کلید

دشمن کی سازشوں کا توڑ کرنا ہر ایک ذی حس شہری کا فرض

کشمیری شال ڈیلروں کو نشانہ بنانا ہٹلر کے نظریے کو واپس لانے کی کوشش/ ڈاکٹر فاروق

سرینگر/رکیم جنوری/ر ایس این این /ر پڑوسیوں کے ساتھ اچھے تعلقات کو برقرار رکھنا اور بھائی چارے میں رہنا آنے والے چیلنجوں پر قابو پانے کی کلید ہے کی بات کرتے ہوئے نیشنل کانفرنس کے صدر ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے خبردار کیا کہ ہندوستان بھر میں کشمیری شال ڈیلروں کو نشانہ بنانے والے ہٹلر کے

نظریے کو واپس لانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ سٹار نیوز نیٹ ورک کے مطابق سرینگر میں پارٹی ہیڈ/109

نئے سال 2026 کی آمد کا موقعہ

کمانڈنٹ جنرل عبدالغنی میر اور آئی جی پی ودھی کمار بردی کی

سری نگر/رکیم جنوری/ر جے کے این ایس/ر پولیس اور سیول انتظامیہ کے اعلیٰ حکام نے نئے سال 2026 کی آمد پر پولیس کی مختلف ونگوں کے اہلکاروں کیساتھ ساتھ جموں وکشمیر کے عوام کو بھی دلی مبارکباد پیش کی ہے۔ جے کے این ایس کے مطابق نئے سال 2026 کے موقع پر، اے جی میر (آئی پی ایس)، کمانڈنٹ جنرل، ہوم گارڈز/110

مرکز اپنے وعدے کے مطابق جموں وکشمیر کا ریاستی درجہ بحال کریں

ریاست کی بحالی کوئی احسان نہیں بلکہ عوام کا جمہوری حق

بی جے پی جموں کشمیر میں کئی محاذوں پر بری طرح ناکام/ نائب وزیر اعلیٰ

سرینگر/رکیم جنوری/ر ایس این این /ر مرکز پر وعدے کے مطابق جموں وکشمیر کا ریاستی درجہ بحال کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے نائب وزیر اعلیٰ سریندر کمار چودھری نے کہا کہ ریاست کی بحالی کوئی احسان نہیں بلکہ عوام کا جمہوری حق ہے۔ سٹار نیوز نیٹ ورک کے مطابق نائب وزیر اعلیٰ سریندر چودھری نے ایک بار پھر نئی دہلی کو جموں وکشمیر کو ریاست کا درجہ بحال کرنے کے اس کے وعدے کی یاد دلائی اور مرکز پر زور دیا کہ وہ بغیر کسی تاخیر کے اس وعدے کو پورا کرے۔ جموں میں نامہ

نگاروں سے بات کرتے ہوئے چودھری نے کہا کہ جموں وکشمیر کے لوگوں کو بار بار یقین دلایا گیا تھا کہ مناسب وقت پر ریاست کو بحال کیا جائے گا، لیکن یہ وعدہ پورا نہیں ہوا۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ ریاست کی بحالی کوئی احسان نہیں بلکہ عوام کا جمہوری حق ہے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی پر سخت حملہ کرتے ہوئے نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بی جے پی نے جموں و کشمیر پر 11 سال حکومت کی اور کئی محاذوں پر بری طرح ناکام رہی۔ انہوں نے کہا کہ اپنی طویل حکمرانی کے باوجود پارٹی عوام کو درپیش بنیادی مسائل کو حل نہیں کر سکی اور حکمرانی کے چیلنجز کو پیچھے چھوڑ گئی۔ چودھری نے موجودہ منتخب حکومت سے جوابدہی کے بی جے پی کے مطالبے پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ موجودہ نظام صرف ایک/111

سال 2025 کو اَلوداع، سال 2026 کا والہانہ اِستقبال

تازہ برف باری کے بیچ گلمرگ، پہلگام اور سونہ مرگ میں رنگارنگ تقاریب کا اہتمام

سیاحوں اور مقامی نوجوانوں کی شرکت، سیاحتی صنعت سے جڑے طبقوں کی اُمیدیں پھر زندہ

سری نگر/رکیم جنوری/ر جے کے این ایس/ر سال 2025 کی رُخصتی اور بدھ کو رات ٹھیک 12 بجے سال 2026 کی آمد کیساتھ ہی برف سے ڈھکے سیاحتی مقامات گلمرگ، پہلگام اور سونہ مرگ میں نئے سال کو خوش آمدید کیا گیا۔ تینوں سیاحتی مقامات پر رات کو تازہ برف باری کے بیچ سال نو کا استقبال کرنے یا نئے سال کی آمد کو منانے کیلئے ہوٹلوں کے بڑے ہالوں اور دیگر کھلی جگہوں پر خصوصی تقریبات اور محافل موسیقی کا اہتمام کیا گیا، جس دوران سیاحوں اور مقامی نوجوانوں کی بڑی تعداد کو مقامی، علاقائی، ملکی اور مغربی موسیقی سے لطف اندوز ہونے کیساتھ ساتھ ڈانس کرتے دیکھا گیا۔ سیاحوں اور مقامی نوجوانوں نے اپنے اپنے انداز میں نئے سال کو خوش آمدید Welcome کیا۔ جے کے این ایس کے مطابق نئے سال کی آمد کے موقعہ پر شمالی کشمیر کے ضلع بارہمولہ کے مشہور سیاحتی مقام گلمرگ میں سیاحوں کا کافی رش دیکھنے کو مل رہا ہے، ملک اور بیرون ممالک

سے آئے ہوئے سیاح دلکش خوبصورتی سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ دراصل گلمرگ کیساتھ ساتھ اس کے آس پاس کے علاقوں میں گزشتہ دنوں سے برفباری بھی ہو رہی ہے، جس سے سیاح کافی خوش ہیں۔ میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے سیاحوں نے کہا کہ ہم نے اس قسم کا ماحول پہلی بار دیکھا ہے کیونکہ چاروں جانب برف ہی برف ہے اور ہم کافی خوش نصیب ہے کہ ہم نئے سال پر یہاں پر ہیں۔ انہوں نے کہا یہ ہمارا یہ خواب تھا کہ ہم گلمرگ میں وقت صرف کرے اور آج ہم کو لگا کہ گلمرگ دنیا کی بیچ میں سب سے خوبصورت جگہ ہے۔/112W

دُمانی کے دامن

مزید آسمان کو چھوتے کوہساروں کے حُسن اور ہیبت کی کہانی سُناتا سفرنامہ

تحریر۔۔۔
ڈاکٹر سید محمد عظیم شاہ بخاری
(پہلی قسط)

چند سال پہلے کی بات ہے جب پنجاب کے ایک کونے میں صحرائی علاقے کے ایک شخص کی پہاڑوں سے محبت نے جوش مارا تو اس نے اپنے ملک میں موجود اپنی پسندیدہ پہاڑی چوٹیوں کو قریب سے دیکھنے کی ٹھانی کیوں کہ انہیں سر کرنا شاید اس کے بس میں نہ تھا۔
قاتل حسینہ عرف مرشد یعنی ''نانگا پربت'' اس لسٹ میں پہلے استھان پر براجمان تھے سو کسی تیرتھ یاترا کی طرح کڑی تپسیا کے بعد اس تک پہنچا گیا۔ جب دوسرا نمبر دمانی یعنی قراقرم کے تاج محل کا آیا تو اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ اس بار اسے ایک نہیں دو پربتوں کی آغوش میں جگہ ملے گی۔

ایک برف کے سفید برقعے میں سر ڈھانپے راکاپوشی
اور دوسری الہڑ اور شوخ دیران پیک

ابتدا ہوئی بے وفاؤں سے وفا کی امید لگانے سے، یعنی کسی ایسے دوست کو ڈھونڈنے کی جو اس سفر میں ہمارا ہم سفر و ہم پیالہ بن سکتا لیکن۔۔۔۔حیف۔
دلِ ناداں نے سوچا کہ کسی کے آنے یا نہ آنے سے اپنا من کیوں ماروں سو ''آٹھ باندھ کمر کیا ڈرتا ہے'' کے مصداق تیاری شروع کر دی۔
مناپن میں اپنے دوست سلمان سے رابطہ کیا تو انہوں نے یہ ٹریک کروانے کی حامی بھر لی اور جون میں آنے کا کہا۔ سو جون تک صبر کیا، کام کیا تا کہ چھٹیاں لی جا سکیں۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے **30** جون آ پہنچا جب عید کے دوسرے دن بدولت بارہ گھنٹے کی ایمرجنسی ڈیوٹی بھگتا کہ تھکے ہارے سامان سمیت لاری اڈے جا پہنچے۔
آپ کو سب کچھ بہت سیدھا لگ رہا ہے ناں، لیکن ٹھہریے۔۔۔!
کچھ مرشد اپنے مریدین سے خراج بھی وصول کرتے ہیں، ہم سے بھی کیا گیا، اور ہم نے یہ خراج ادا کیا۔ اور ایسا دیا کہ گھر پہنچنے تک یہ سفر ہم سے کچھ نہ کچھ قربانی مانگتا رہا۔ بس آنے کے ٹائم پر معلوم ہوا کہ جس بس کو نکلنا تھا وہ تو خراب ہے اور ابھی ورکشاپ میں اپنا میک اپ کروا رہی ہے۔ اب؟؟ اب یہ کہ بھاگم بھاگ باقی جگہوں سے پوچھا، لیکن شہرِ اقتدار کو جانے کے لیے کوئی بس میسر نہیں تھی۔ کل کی ٹکٹ بھی کروا چکا تھا ہنزہ کے لیے۔ اللہ پاک نے ایک اور موقع دیا اور مجھے کھاریاں کی بس مل گئی کہ پنڈی سے کچھ ہی دور تو ہے۔ سوتے جاگتے صبح سویرے بس نے کھاریاں پہنچا دیا۔
اب کیا کیا جائے؟؟؟؟ منہ ہاتھ دھونے کے بعد سوچا۔ جو ملتا ہے اللہ کا نام لے کہ سوار ہو جا، اندر سے آواز آئی۔ اب اس وقت کوئی لگژری بس تو ملنے سے رہی، سو پنڈی جانے والی ویگن کی آخری سیٹ پر تین لوگوں میں پھنس کے بیٹھنا پڑا۔
جی ٹی روڈ اور ڈرائیور دونوں نے قسم کھا رکھی تھی کہ میری نیند نہیں پوری ہونے دینی سو جہاں بدولت کی آنکھ لگتی حضرت ڈرائیور کہیں کوئی گڈھا ڈھونڈ کر اس میں گاڑی گھسا دیتے۔ دھم کی آواز آتی اور ہم اٹھ بیٹھتے۔ اللہ اللہ کر کے بس نے ہمیں روات اتار دیا۔
اب آگے میزبان کے گھر کیسے جایا جائے، عید کا تیسرا دن اور کسی گاڑی ٹیکسی کا وجود نہیں۔ دوست کو کال کر کے بلانے میں جھجک محسوس ہوئی، معلوم تھا کہ وہ سو رہا ہوگا۔ مجبوراً دھوپ میں اپنا سامان لے کر بیس منٹ بعد اپنے دوست معاذ کے گھر پہنچا اور تین چار کالز کے بعد اسے جگایا۔ بھئی اب ہم سحر خیز ہیں تو اس میں ہماری کیا غلطی ہوئی۔ معاذ کی والدہ (جن سے ہماری کافی دوستی ہے) سے مل کر ڈھیر ساری باتیں کیں تو ذہنی تھکن اتر گئی۔ جسمانی تھکن بھی تو اتارنی تھی سو جب تک نیند قسمت میں لکھی تھی تب تک پلنگ توڑتے رہے۔ عموماً مجھے سفر کے بیچ کہیں زیادہ نیند نہیں آتی، بس دو ڈھائی گھنٹے بعد ہم انگڑائی لے کر بیدار ہوئے اور پھر سے باتوں میں لگ گئے۔
اتنے میں ہمارے دوست سلمان حیدر خان کی کال آئی: شاہ جی! ایک دوست کراچی سے آئے ہیں جنہوں نے راکاپوشی سے آگے دیران پیک بیس کیمپ اور کچیلی لیک تک جانا ہے، آپ ساتھ چلنا چاہیں گے؟ اچانک پلان میں تبدیلی کا سن کر پہلے تو خود کو کول ڈاون کیا اور کچھ وقت مانگا۔ فوراً کیلینڈر کھول کر تاریخیں اور دن دیکھے کہ کتنے دنوں کی گنجائش نکل سکتی ہے۔ چوں کہ دیران میں ایک ڈیڑھ دن اضافی درکار تھا سو سلمان سے بنیادی معلومات لے کر جھٹ سے ہاں کہہ دی۔ لیکن اس وقت مجھے نہیں معلوم تھا کہ میرا یہ فیصلہ آگے چل کہ مجھے کتنا خوار کرے گا۔
خیر، اب راکاپوشی جائیں اور خواری نہ ہو تو ایسا ممکن ہی نہیں۔ آنٹی فرحت کی مہمان نوازی سے لطف اندوز ہو کر ہم اس فیملی کے ساتھ بس اڈے چل دیے۔ اسلام آباد کے ہمارے کچھ جاننے والوں میں یہ چھوٹی سی خوب صورت فیملی بھی ہے جنہیں میں گذشتہ دو دہائیوں سے جانتا ہوں اور ان کے خلوص کا قائل ہوں۔
اب بس اڈے پر پہنچ کے بس کا انتظار شروع ہوا۔ کبھی یہاں تو کبھی وہاں گھوم گھوم کر آخر نو بجے بس آ گئی جو ساڑھے نو اسلام آباد روانہ ہوئی۔ اب ایک اور امتحان، یہاں سب سے آگے کی سیٹ ہماری تھی جس کے نیچے بڑا سا جنگلا لگا تھا۔ اب ہماری لمبی ٹانگیں اس پر پھیلیں تو کیسے؟ جن حضرات کو یہ مسئلہ درپیش ہو چکا ہے وہ اس کی نزاکت کو سمجھ سکتے ہوں گے۔ اتنا لمبا سفر کوئی اس سیٹ پر نہیں کر سکتا تھا۔
دو گھنٹے بعد جب مانسہرہ کے قریب بس ایک ہوٹل پر رات کے کھانے کے لیے رکی تو ہم نے فوراً کنڈکٹر سے جا کر یہ مسئلہ بیان کیا، پیچھے ایک خالی بچی ہوئی سیٹ ہمیں نواز دی گئی۔ اتنے میں بس میں بیٹھی ایک خاتون غصے سے ڈرائیور کو جھڑکی لگا چکی تھیں کہ وہ بس بہت خطرناک طریقے سے چلا رہا ہے، اگر اس نے بس ایسے ہی چلائی تو وہ اس کی شکایت حکام بالا تک پہنچا دے گی۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ آگے بس بہت آرام و سکون سے چلائی گئی جس سے ہمارا سفر اور بڑھ گیا۔
الحمدللہ پڑھ کر جب دوبارہ بس میں سوار ہوئے تو کیا دیکھا، ہمارے ساتھ کی سیٹ پر ایک اچھے خاصے فربہ مائل پٹھان دوست تھے جن سے اپنے حصے کی جگہ وصول کرنا بھی ایک اچھی خاصی اذیت تھی۔ اس سے یہ سبق ملا کہ کبھی بھی آگے والی سیٹ بک نہ کروائیں اور کوشش کریں کہ ونڈو سیٹ پر بیٹھیں۔
ہزارہ موٹروے پر سفر شروع ہوا تو نیند کے جھونکے آنے لگے۔ یہ موٹروے بھی کیا خوب صورت بنائی گئی ہے، پتا بھی نہیں چلتا اور آپ کو حویلیاں سے بشام لا پھینکتی ہے۔ بشام سے آگے قراقرم ہائی وے پر بس پہنچی تو جھٹکوں سے آنکھ کھلی اور اندازہ ہو گیا کہ بس اب ہمارا امتحان شروع ہے۔

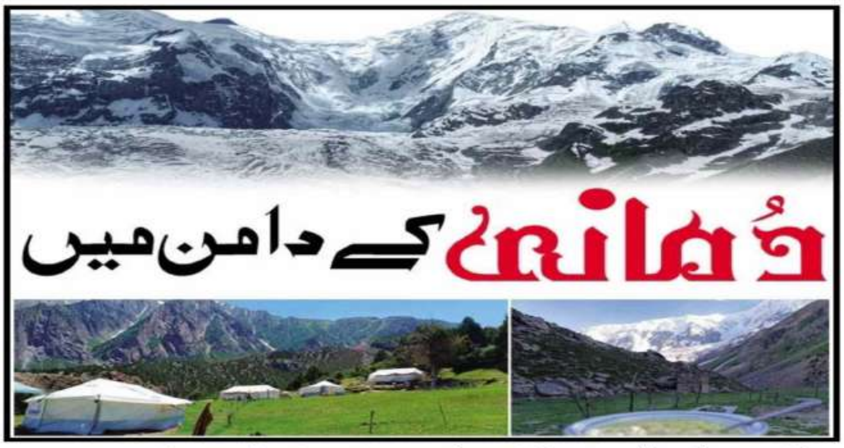

اگرچہ بشام سے چلاس تک یہ سڑک کافی جگہوں پر اچھی بنی ہوئی ہے لیکن یہاں اتنے موڑ ہیں کہ بس کی اچھل کود سے بندہ بمشکل ہی سو پاتا ہے۔ دیامر بھاشا ڈیم کی سائیٹ سے گزرے تو بہت خوشی ہوئی کہ کام زور و شور سے جاری تھا اور یہاں کام کرنے والوں کے لیے حکومت نے جنگل میں منگل کر رکھا تھا۔ صبح ناشتے کے لیے ہم چلاس رکے شاہ جی ہوٹل پر رکے، جس کے بالکل سامنے ہی وہ ہوٹل تھا جہاں میں نے اپنے گذشتہ سفر میں قیام کیا تھا۔ یہاں سے بس نکلی تو رینگتی رینگتی رائے کوٹ پل تک پہنچی جہاں حسرت سے نگاہ اٹھا کر میں نے فیری میڈوز کو جاتے راستے کو دیکھا جو گذشتہ سال میری منزل تھا۔
منزلیں بدلتی ہیں اور ساتھ راستے بھی، یہی تو زندگی کا دستور ہے۔
اللہ اللہ کر کے بس نے ہمیں ساڑھے گیارہ بجے کے قریب گلگت پہنچایا، جہاں تازہ دم ہو کر خود کو آنے والے سفر کے لیے تیار کیا۔ گلگت سے نکلتے ہی کچھ آگے جا کر بس نے ''جگلوٹ گورو'' کے مقام پر بریک لگایا۔ یہاں جگہ جگہ روایتی پکوان چھپ شورو بنایا جا رہا تھا۔ بھوک بھی لگی تھی اور روایتی کھانے بھی سامنے تھے جھٹ سے ایک چھپ شورو (اسے کچھ لوگ شاپ شورو بھی لکھتے ہیں) اندر کر لیا۔ کچھ آگے جائزہ لینے گیا تو آلو کے لال چپس کے ساتھ ''ممو'' (موموز) نظر آئے جو مجھے شروع سے ہی پسند تھے۔ سو آدھا درجن ممو بھی ڈکار لیے (حیران مت ہوں، بدولت کب سے بھوکے تھے)، چلو یہاں لنچ سے تو فراغت ہوئی۔
ایک اور بات بتاتا چلوں کہ قراقرم ہائی وے پر جگلوٹ نام کی تین جگہیں ہیں۔ پہلا بونجی کے پاس جہاں سے اسکردو کو راستہ نکلتا ہے، دوسری یہ جگلوٹ گورو جہاں میں کھڑا تھا اور تیسرا اس سے کچھ آگے جگلوٹ نالے کے پاس۔ چند مقامیوں سے ایک ہی نام کی تین جگہیں ہونے کی وجہ پوچھی تو کسی نے تسلی بخش جواب نہ دیا۔ شاید یہ نام یہاں کے باسیوں کو زیادہ پسند ہوگا۔
یہاں سے نکل کر ہم دو ڈھائی بجے راکاپوشی ویو پوائنٹ اترے جہاں سلمان بھائی اپنی گاڑی پر ہمیں لینے آن پہنچے۔ بہت پیار سے ملے اور اپنے دوست وجیہہ قریشی سے بھی ملوایا جو ہمارے اس پورے سفر میں ہم سفر بھی تھے۔
مناپن میں ہمارا قیام ''دی کیسل ہوٹل'' میں تھا۔ تھکے ہارے ہم دونوں جاتے ہی بستر پر ڈھیر ہو گئے اور ڈیڑھ دن کی نیند پوری کی۔ شام کو تازہ دم ہو کہ جب میں کمرے سے باہر نکلا تو اس جگہ کی خوب صورتی دیکھ دل خوش ہو گیا۔ پکی ہوئی خوبانی سے لدے درختوں سے گھرا یہ ہوٹل دریائے مناپن کے کنارے واقع تھا جہاں ایک اونچی جگہ دھنک رنگوں کے تخت پوش سے مزین لکڑی کا خوب صورت تخت پوش رکھا تھا جس کے بالکل سامنے دریا کے پار، نگر کے چٹیل پہاڑ تھے۔ چائے کا کپ ہاتھ میں لیے، دریا کی شوریدہ موسیقی کو سنتے سنتے میں ان پہاڑوں کو دیکھتا رہا یہاں تک کہ شام کے سائے گہرے ہونے لگے تو ہم باتیں کرتے کرتے اندر آ گئے۔
گھر فون کر کے خیریت کی اطلاع دی اور اپنے آنے والے سفر کے دوست وجیہہ سے گپ شپ میں لگ گیا۔
ایک دانا شخص سے کسی نے پوچھا کہ کیا چیز زیادہ اہم ہوتی ہے، راستہ یا منزل؟ دانا شخص بولا: تمہارا ہم سفر۔ اسی قول کے مصداق میں نے وجیہہ سے دوستانہ تعلق استوار کر لیا جس میں چنداں مشکل نہ ہوئی کہ یہ شخص خوش مزاج ہونے کے ساتھ ساتھ میچور بھی تھا۔
رات کو دریا کنارے اہتمام سے ڈنر لگا دیا گیا جس کے بعد ہم نے ایک چکر اسرار بھائی کے مشہور ہوٹل اوشو تھنگ کا لگایا، مارکیٹ سے ٹریکنگ کے لیے خشک خوبانی و دیگر لوازمات خریدے اور واپس اپنے ہوٹل آ گئے۔

سلمان کی کہانیاں اور مناپن کا ڈیم

3 جولائی بروز سوموار صبح سویرے بیدار ہو کر گرم پانی سے غسل کیا جس سے بچی کچی تھکن بھی اڑ گئی۔ وہیں تخت پر ناشتہ سرو کیا گیا۔ ٹریکنگ کو دھیان میں رکھتے ہوئے میں نے پراٹھوں سے پرہیز کیا اور تین ٹوسٹ کے ساتھ ہلکے تیل میں بنے فرائی انڈے کو ترجیح دی۔ یاد رکھیں، ٹریکنگ کے دوران ہلکا پھلکا اور کم تیل یا گھی والا ناشتہ کر کے نکلیں البتہ راستے کے لیے پانی، جوس، بسکٹ اور چاکلیٹ جیسی چیزیں ساتھ ہونا لازمی ہیں۔
ٹھیک چھ چالیس پر ہم ہوٹل سے نکلے اور اپنا سفر شروع کیا۔ کچھ آگے جا کر ہمیں نعیم مل گیا، نعیم ہمارا پورٹر تھا جسے سامان لے کر کچھ دیر بعد نکلنا تھا۔
مناپن سے نکلتے ہی دریائے مناپن پر بنایا گیا دو میگا واٹ کا ''ال پاور پروجیکٹ'' یا ڈیم ہمارے سامنے آ گیا۔ اوپر سے آنے والے تیز پانیوں سے یہ ڈیم بھرا جاتا ہے جس سے بنائی جانے والی بجلی نیچے تک سپلائی کی جاتی ہے۔ سلمان نے ہی بتایا کہ مناپن کے قریبی علاقوں کو بجلی یہیں سے فراہم کی جاتی ہے۔ اس کے بعد ہمارا اصل ٹریک شروع ہوا۔ مناپن گاؤں سے ہاپاکن تک لگ بھگ چار ساڑھے چار گھنٹوں کا ٹریک ہے (جسے پہاڑی لوگ دو گھنٹے میں آرام سے کر لیتے ہیں) جسے میں نے تین حصوں میں تقسیم کیا تھا۔ پہلا حصہ ایک زِگ زیگ چوڑے اور پتھریلے ٹریک پر مشتمل ہے جو تقریباً ایک سوا ایک گھنٹے میں ہو جاتا ہے۔ دوسرا حصہ قدرے ہموار ہے جہاں آپ کو درخت اور نالے ملیں گے جب کہ آخری حصہ چڑھائی ہے جو بتدریج بڑھتی جاتی ہے۔
اس ٹریک کے دوران ہمارے گائیڈ اور دوست سلمان حیدر خان سے بہت سی باتیں ہوئیں اور انہوں نے اپنی شادی کی روداد سنائی۔ نوجوان سلمان حیدر خان کا تعلق میرے ہمسائے ضلع راجن پور کی تحصیل روجھان سے ہے اور ہم ایک دوسرے کو ایک ادبی گروپ کے توسط سے کئی سال پہلے سے جانتے تھے۔ ایک پس ماندہ علاقے کی روایتوں کو پسِ پشت ڈال کر سلمان نے مناپن کو اپنا ٹھکانا بنایا اور یہیں پر اپنی جیسی ایک سیاح سے شادی کی جو اپنے آپ میں ایک دلیرانہ قدم تھا۔ اب وہ اور ہماری بھابھی مساء (جن کا تعلق سندھ سے ہے) یہاں ہنسی خوشی سیاحت کو فروغ دے رہے ہیں اور ہم ایسوں کی خدمت کر رہے ہیں۔

بنگی داس اور دِلتر!

اتنے میں چلتے چلتے ہم ''بنگی داس'' پہنچ گئے جو ایک چراگاہ کا قطعہ ہے۔ یہاں چرواہوں نے اپنی چھوٹی چھوٹی جھونپڑیاں بنا رکھی ہیں۔ ہاپاکن کے راستے میں یہ آخری آبادی نما علاقہ ہے جہاں تک بائیک پر بھی آیا جا سکتا ہے۔ یہاں ایک درخت کے سائے میں نالے کے ساتھ ہم ستانے لیٹے تو سلمان نے ہمیں دِلتر کا بتایا اور پلایا۔
دِلتر یہاں کی دیسی لسی ہے جسے ٹریکرز کے لیے انرجی ڈرنک کا متبادل کہا جاتا ہے۔ یہ بھیڑ کا تازہ اور گاڑھا دودھ ہوتا ہے جس کا ذائقہ کھٹا اور نمکین سا ہوتا ہے۔ میں نے اپنی پوری زندگی میں لسی کا شاید ایک یا دو گھونٹ پیے ہوں لیکن ٹریکنگ کی وجہ سے میں آدھے سے زیادہ مگ پی گیا، بقیہ میں نے سلمان کو دے دیا۔
چلتے چلتے ہم ٹھیک سوا چار گھنٹے بعد ہاپاکن کیمپ سائیٹ پہنچ گئے جسے دیکھ کر میں نے اللہ کا شکر ادا کیا اور ہم جوتے اتار کہ ایک کھلے سے ٹینٹ میں بیٹھ گئے۔
ہپاکن یا ہاپاکن ایک خوب صورت سی سرسبز جگہ ہے جہاں لگے سفید رنگ کے خیمے اُزبک چرواہوں کے گھروں کا منظر پیش کرتے ہیں۔ اس جگہ سیاحوں کے لیے ایک ہی باتھ روم ہے جس کا دروازہ ہوا سے ایسے بجتا ہے کہ انسان کی نظریں بس اسی پر جمی رہیں۔ یہاں ہم نے چائے نوش کی اور ٹھنڈے ٹھار پانی سے منہ دھویا۔ اس کے بعد گرما گرم سوپی میگی نوڈلز پیش کیے گئے۔ ایک گھنٹہ خیمے میں لیٹنے کے بعد ظہر کی نماز پڑھی اور ٹھیک ڈیڑھ بجے تغافری کے لیے اپنا سفر شروع کیا۔

ہپاکن سے تغافری:

''تغافری''، راکاپوشی بیس کیمپ کا مقامی نام ہے جسے سن کہ مجھے کوہ قاف کے کسی پہاڑی درے کا گمان ہوا۔ دور دراز کے علاقوں میں مقامی نام بھی کتنے منفرد، پیارے اور یادگار ہوتے ہیں ناں۔
ہپاکن سے تغافری کا ٹریک لگ بھگ دو سوا دو گھنٹوں کا ہے جس میں پہلے ایک طویل چڑھائی ہے، پھر کچھ ہموار اور پتھریلا میدان ہے اور آخر میں درمیانے درجے کی ایک اور چڑھائی ہے۔ پورا ٹریک درختوں اور جڑی بوٹیوں سے گھرا ہے جسے کرتے ہوئے آپ بور نہیں ہوں گے۔ ہم چوں کہ ہپاکن کا ٹریک کر کہ فارم میں آ چکے تھے سو یہ ٹریک زیادہ مشکل محسوس نہ ہوا اور لگ بھگ دو گھنٹے بعد ہم ''چوکرین'' پہنچ گئے۔
چوکرین راکاپوشی کا ویو پوائنٹ بھی کہلاتا ہے جہاں سے راکاپوشی، ہپاکن، دیران، مناپن گلیشیئر اور اس سے متصل برف کی دیوار (آئس وال) کا بھرپور نظارہ کیا جا سکتا ہے۔ یہیں سے ایک پہاڑ کے ساتھ ساتھ ایک خوب صورت سا راستہ آپ کو تغافری پہنچا دیتا ہے جہاں مقامی لوگ ہمیں روز مرہ کے کام کاج کرتے نظر آ جاتے ہیں۔

قراقرم کا تاج محل:

تغافری پہنچنے کے بعد میں نے اپنا سامان رکھا، میگی سے دو دو ہاتھ کیے اور پربتوں کی اس دیوی کو نظر بھر کر دیکھنے بیٹھ گیا جس کے لیے میں اتنی دور سے یہاں پہنچا تھا۔ سرسبز میدان، بیچ میں سانپ کی طرح بل کھاتا ٹھنڈے پانی کا ایک نالہ، دور دور ایستادہ چار پانچ خیمے، ایک پتھر کا کچن و باتھ روم اور پس منظر میں دور تک پھیلی برف کی دیوار، بس یہی تھا تغافری۔ بس۔۔۔۔؟ ارے جب دمانی اتنے قریب سے نظر آ رہا ہو تو اور کیا چاہیے۔
آج سے کئی سال پہلے جب میں میڈیکل کالج میں تھا تو میری والدہ نے مجھے نمرہ احمد کے ناول ''قراقرم کا تاج محل'' کا بتایا۔ یہ ناول راکاپوشی پر لکھا گیا تھا۔ چوں کہ مجھے ادب اور سیاحت دونوں سے لگاؤ تھا سو فوراً یہ ناول خرید کہ پڑھ ڈالا۔ مجھے یاد ہے اسے پڑھنے کے بعد کئی دن تک میں راکاپوشی کے عشق میں مبتلا رہا تھا۔ بار بار گوگل پر اس پہاڑ کی تصاویر نکال کر دیکھتا رہتا تھا۔ اس وقت شاید ذہن کے کسی کونے میں یہ خیال تھا، کہ موقع ملا تو اس کے سامنے جا کر اسے سلام کروں گا۔ اس ناول نے میرے شوق کو نہ صرف بھڑکایا بلکہ اس کی کچھ لائنیں میرے اندر تک سرایت کر گئیں جن کی وجہ سے چلتے چلتے ایک شخص صحرا سے اس برف زار تک پہنچ گیا۔
شام ڈھلے چکن کڑاہی اور پیزا کی شکل میں کاٹی گئی تکونی چپاتیاں ہمارے سامنے رکھ دی گئیں۔ کھانے سے انصاف کر کے میں اپنے خیمے میں آ گیا کیوں کہ مجھے کل کے لیے خود کو تیار کرنا تھا۔
رات کسی پہر مجھے گھٹنے میں درد کا احساس ہوا تو آنکھ کھل گئی، یہ درد مجھے اپنے ''وادی سرن'' کے گذشتہ ٹور سے ملا تھا جو اب پھر جاگ رہا تھا۔ پریشانی سی ہوئی کہ کل گلیشیئر پر ٹریک کر پاؤں گا یا نہیں؟ پھر ایک اور سوچ در آئی کہ اس درد کے ساتھ مجھے آگے کا ٹریک کرنا چاہیے یا نہیں؟ یہ فیصلہ صبح پر چھوڑ دیا۔
کروٹیں بدلتے بدلتے پھر نیند کی دیوی مجھ پر مہربان ہو گئی۔
صبح اٹھ کر میں خیموں سے ذرا دور اس طرف نکل آیا جہاں راکاپوشی کا ''برفانی معبد'' بالکل میرے سامنے تھا۔
ہیبت تو نظر نہیں آئی البتہ حُسن اپنے جوبن پہ تھا۔ پربتوں کی دیوی کو ذرا جھک کر سلام کیا۔ برف سے ڈھکی اس چوٹی کو کیسے خراجِ تحسین پیش کرو گے؟ بائیں پہلو سے آواز آئی۔ کیوں ہر بار خراجِ تحسین پیش کرنا ضروری ہوتا ہے کیا؟ مالک کی اس تخلیق کے لیے یہی خراجِ تحسین ہے کہ اسے بس جی بھر کے دیکھا جائے، اور دیکھا جائے، اور دیکھا جائے۔ لیکن اس معبد کو ابھی مجھ سے میری چاہت کا خراج وصول کرنا تھا۔
چلتے چلتے واپس کیمپ سائیٹ پر آیا۔ سب ابھی سو رہے تھے۔ گھٹنے کا درد کچھ کم ضرور ہوا تھا لیکن اپنی جگہ موجود تھا۔ اتنی دور آ کر میں ایسے واپس نہیں جا سکتا تھا۔ مجھے دیران تک جانا تھا، کچیلی جھیل دیکھنی تھی سو سر اوپر اٹھا کر آسمان کو دیکھا اور اپنے اللہ سے ہمت مانگی۔ شاید وہ قبولیت کا وقت تھا۔ دمانی سے دیران تک:
4 جولائی بروز منگل کی صبح نرم دھوپ کے ساتھ آئی تھی سو ہمارے لیے یہ ایک خوشی کی خبر تھی۔ سلمان نے کہا کہ آج آرام سے نکلیں گے۔ راکاپوشی کے سامنے بیٹھ کر زبردست سا ناشتہ کیا جس میں ہلکے پھلکے پراٹھے، آملیٹ، چائے اور نگر کا بنا ہوا خاص چیری کا جیم شامل تھا۔ ناشتے کے بعد پورٹرز نے سامان کو اچھے طریقے سے پیک کیا جس میں ہمارے بیگز کے علاوہ ایک پریشر ککر، چھوٹا گیس سلنڈر اور کیمپنگ کا سامان شامل تھا۔ آپ کو بتاتا چلوں کہ اونچائی پر گوشت عام برتنوں میں نہیں پکایا جاتا، اسے گلانے کے لیے پریشر ککر کا استعمال کیا جاتا ہے۔
لگ بھگ دس بجے ہم نے اپنا سفر شروع کیا۔ اس سفر میں میرے، سلمان، وجیہہ اور نعیم کے علاوہ دو نئے ہم سفر بھی شامل ہوئے تھے۔ ایک نوجوان پورٹر مہدی، جب کہ دوسرا ہمارے احباب کا ہنزہ سے لایا گیا کتا، ٹیمرو۔
چھ جان داروں پر مشتمل اس قافلے نے اپنا سفر شروع کیا۔
ایک بھرپور اونچائی اور اترائی کے بعد پتھروں کا انبار ہمارے سامنے تھا جس سے بڑی احتیاط سے گزرنا تھا۔ بڑے، چھوٹے، نوکیلے، چپٹے ہر قسم کے پتھر تھے، بس صحیح جگہ قدم رکھ کر چلتے جانا تھا۔

ٹریکنگ اور زندگی:

یہاں میں یہ بتا دوں کہ ٹریکنگ کرنا بالکل بھی سادہ کام نہیں ہے۔ آپ کو ٹریک کے حساب سے خود کو مینیج کرنا پڑتا ہے۔ ٹریک کی پوری معلومات حاصل کر کے نکلنا ہوتا ہے۔ ٹریک کی ساخت کے حساب سے اپنی رفتار کم زیادہ کرنی ہوتی ہے، سانس کو قابو میں رکھنا ہوتا ہے، پانی کا استعمال کم کرنا ہوتا ہے۔ پتھریلا ٹریک ہے تو دیکھ بھال کر مضبوط پتھروں پر قدم رکھنے ہوتے ہیں۔ چراگاہ یا میدان ہے تو رفتار کچھ تیز کر کے وقت بچانا ہوتا ہے۔ برف ہے تو کریوز کا خیال رکھ کر چلنا ہوتا ہے اور چلتے وقت اپنی ٹریکنگ اسٹک کو آگے کی طرف رکھ کر راستے کی مضبوطی کو جانچنا ہوتا ہے۔ چڑھائی یا اترائی ہے تو اسے مختلف ٹکڑوں میں پار کرنا ہوتا ہے۔
مشکل اور ڈھلوانی جگہ کے حساب سے بہترین اور اچھی گرپ والے جوتے رکھنے ہوتے ہیں۔ غرض ٹریکنگ بھی آپ کی زندگی کی طرح ہے جہاں کئی موڑ آتے ہیں۔
آسان مشکل راستے آتے ہیں۔ آپ گرتے ہیں سنبھلتے ہیں اور ایک وقت آتا ہے کہ آپ اپنی منزل پر پہنچ ہی جاتے ہیں، جیسے ایک وقت آتا ہے جب زندگی کی شام ہو رہی ہوتی ہے۔ کبھی کبھی یہ وقت آپ کو اداس سا کر دیتا ہے، کہ منزل سے زیادہ راستہ اور سفر آپ کو عزیز ہوتا ہے۔ منزل آ گئی، سفر کا چارم ختم۔
خیر، ٹریکنگ اور زندگی کا موازنہ کرتے کرتے ہم نے یہ حصہ پار کر لیا۔ اب میرے سامنے سفیدی ہی سفیدی تھی جیسے کسی گھر میں سفیدی کر کے مجھے قید کر لیا گیا ہو۔ یہ برف زار تھا۔۔۔ قراقرم کا برف زار۔

(جاری ہے)

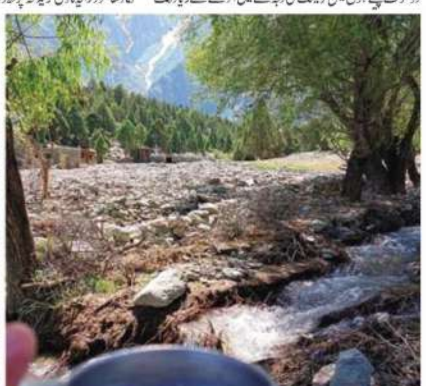

چین: نئے سال کی تقریر میں شی جن پنگ کا تائیوان کے الحاق کا عہد، ترقی پر زور

نئی دہلی (ایم این این): بیجنگ میں اپنی سالانہ نئے سال کی تقریر میں چین کے صدر شی جن پنگ نے بدھ کو چین اور تائیوان کے الحاق کا عہد کیا۔ تائیوان کے اردگرد چین کی شدید فوجی مشقیں ختم ہونے کے ایک دن بعد تقریر کرتے ہوئے شی نے کہا، ”ہمارے مادر وطن کا اتحاد، زمانے کا رجحان ہے، ناقابل تردید ہے۔ واضح رہے کہ چین خود مختار جزیرے تائیوان کو اپنا علاقہ قرار دیتا ہے اور ضرورت پڑنے پر طاقت استعمال کر کے اسے ضم کرنے کا عہد کیا ہے۔ اپنی سالانہ ٹیلی ویژن تقریر میں شی نے مصنوعی ذہانت، چپ ڈویلپمنٹ، خلائی اور فوجی ٹیکنالوجی میں پیشرفت کی تعریف کی اور ملک سے معاشی ترقی کو تیز کرنے کی اپیل کی۔ تاہم امریکی انٹیلی جنس چین کی مسلح افواج کی بڑھتی ہوئی صلاحیتوں سے تشویش میں مبتلا ہے کہ شی ایسا حملہ کر سکتے ہیں۔ پیر اور منگل کو چین کی پیپلز لبریشن آرمی نے تائیوان کے اردگرد لائیو فائر فوجی مشقیں کیں، جو اہم بندرگاہوں کی ناکہ بندی کی مشق تھیں اور نیوی، ایئر فورس، راکٹ فورس اور کوسٹ گارڈ کو تائیوان کے مرکزی جزیرے کو گھیرنے کے لیے بھیجا۔ جسٹس مشن ۵۲۰۲ء نامی یہ مشقیں پچھلی مشقوں کے مقابلے میں تائیوان کے زیادہ قریب تھیں اور کم از کم ۹۸ جنگی طیاروں پر مشتمل تھیں، جو ایک سال سے زیادہ عرصے میں سب سے زیادہ تعداد ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق یہ مشقیں متوقع تھیں، لیکن چینی مبصرین نے انہیں امریکی حکومت کی جانب سے تائیوان کو ۱۱ ارب ڈالر کی ہتھیاروں کی فروخت کی حالیہ منظوری سے جوڑا۔ شی نے کہا کہ چین نے ”کھلی بانہوں سے دنیا کو گلے لگایا اور بیجنگ کی میزبانی میں ہونے والے کئی کثیر الجہتی کانفرنسوں کو اجاگر کیا، جن میں اگست میں شنگھائی کو آپریشن سمٹ شامل ہے، جب عالمی لیڈر بشمول روسی ولادیمیر پوتن، ہندوستانی وزیر اعظم نریندر مودی اور ترکی کے رجب طیب اردگان بیجنگ کے قریب بندرگاہ کے شہر تیانجن میں جمع ہوئے۔ چینی سرکاری میڈیا پر شی کی تقریر کی نشریات میں چین کی اب تک کی سب سے بڑی فوجی پریڈ کے کئی مناظر شامل تھے، جبکہ اس پریڈ کو فوجی طاقت کے بے لگام مظاہرے کے طور پر دیکھا گیا، جس میں شی، پوتن اور شمالی کوریا کے لیڈر کم جونگ ان بیجنگ میں شانہ بشانہ کھڑے تھے۔ اپنی تقریر میں شی نے ”تائیوان ریٹروسیشن ڈے“ (تائیوان کی بحالی) کو بھی اجاگر کیا، جو ۵۲۰۲ء میں شروع کیا گیا یادگار دن ہے جو ۵۴۹۱ء میں تائیوان پر جاپانی سلطنت کے خاتمے کی سالگرہ کا دن ہے۔ بعد ازاں اس سال تائیوان نے بھی ۵۲ اکتوبر کو قومی تعطیل کے طور پر تسلیم کرنے کا قانون پاس کیا۔ تاہم تائیوان کے صدر لائی چنگ تے نے بھی ایک زوردار تقریر کی جس میں تائیوان کا موازنہ ۰۳۹۱ء کی دہائی کی یورپی جمہوریتوں سے کیا جو نازی جرمنی کی طرف سے خطرے کا سامنا کر رہی تھیں۔

چین نے نیپال میں روسواڈرائی پورٹ منصوبہ روک دیا

کھٹمنڈو۔ یکم جنوری۔ ایم این این۔ بیجنگ نے شمالی سرحدی مقام پر روسوا ڈرائی پورٹ کی تعمیر کو روکنے کا فیصلہ کیا ہے جب جولائی میں آنے والے سیلاب نے 90 فیصد سے زیادہ زیر تعمیر تنصیب کو تباہ کر دیا تھا۔ اس معاملے سے باخبر حکام کا کہنا ہے کہ بیجنگ نے تعطل کی وجہ نہیں بتائی ہے۔ ملک میں ڈرائی پورٹ کی سہولیات کی نگرانی کرنے والے نیپال انٹر موڈل ٹرانسپورٹ ڈیولپمنٹ بورڈ کے ایگزیکٹیو ڈائریکٹر آشیش گجورل نے کہا، " چینی حکومت نے تین ماہ قبل وزارت خارجہ کو خط لکھا تھا، جس میں ڈرائی پورٹ کی تعمیر کو روکنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ یہ واضح نہیں ہے کہ آیا چین اس منصوبے کو دوبارہ شروع کرے گا "۔ بورڈ کے مطابق روسوا ڈرائی پورٹ پر تقریباً 80 فیصد تعمیراتی کام جولائی کے سیلاب سے پہلے مکمل ہو چکا تھا۔ تمام فزیکل انفراسٹرکچر بہہ گیا، صرف ایک عمارت کھڑی تھی۔ گجورل نے کہا، " چینی حکومت پہلے ہی ڈرائی پورٹ پر 1.5 بلین روپے خرچ کر چکی ہے، جو منصوبے کی کل لاگت کا نصف ہے۔ 8" جولائی کو راسوا گڑھی میں آنے والے سیلاب نے نیپال-چین دوستی پل، جسے میتری پل بھی کہا جاتا ہے، کو بھی بہا دیا، تجارت اور سرحد پار نقل و حرکت روک دی۔ ڈرائی پورٹ پر کھڑے 25 کے قریب کنٹینرز لاپتہ ہو گئے، اور تقریباً 90 نئی درآمد شدہ الیکٹرک گاڑیاں تباہی میں بہہ گئیں یا شدید نقصان پہنچا۔ ایک عارضی ٹراس پل کی تنصیب کے ساتھ، رسوا گڑھی سرحدی پوائنٹ اتوار سے جزوی طور پر کام کر رہا ہے

نیویارک سٹی: پہلے مسلمان میئر ظہران ممدانی نے قرآن مجید پر حلف لیا

نئی دہلی (ایم این این): امریکہ کے ڈیموکریٹک سوشلسٹ ظہران ممدانی نے چار سالہ مدت کیلئے نیویارک کے میئر کے عہدے کا حلف لیا۔ ۴۳ سالہ ڈیموکریٹ نے امریکہ کے سب سے بڑے شہر نیویارک سٹی کی قیادت سنبھالنے کیلئے نصف شب کے بعد سٹی ہال کے نیچے ایک متروک سب وے اسٹیشن پر حلف برداری، جو شہر کی تاریخ میں ایک غیر معمولی مقام ہے۔ یاد رہے کہ وہ وہ نیویارک کے پہلے مسلمان میئر ہیں۔ نیویارک ٹائمز کے مطابق، ممدانی نے قرآن مجید پر ہاتھ رکھ کر حلف اٹھایا، اور یوں وہ شہر کی تاریخ میں ایسا کرنے والے پہلے میئر بن گئے۔ حلف برداری نیویارک کی اٹارنی جنرل لیٹیا جیمس نے کرائی۔ اس کے بعد دن کے اختتام پر سٹی ہال میں ایک بڑی، رسمی افتتاحی تقریب منعقد ہوگی، جس میں بائیں بازو کے اتحادی سینیٹر برنی سینڈرز اور کانگریس وومن الیکسنڈریہ کورٹیز خطاب کریں گی۔ عوامی تقریب میں ۴ ہزار ٹکٹ یافتہ مہمان شریک ہوں گے۔ حلف برداری کیلئے غیر معمولی مقام کے انتخاب کے بارے میں ممدانی کے دفتر کا کہنا ہے کہ یہ فیصلہ کام کرنے والے طبقے کے ساتھ ان کی وابستگی کی علامت ہے۔ ان کی انتخابی مہم کا مرکزی نکتہ بڑھتی ہوئی مہنگائی اور زندگی کے اخراجات جیسے مسائل کا حل پیش کرنا تھا۔ ممدانی جو ایک سال قبل تک نسبتاً غیر معروف تھے میر کے میئر انتخابات میں ٹرمپ کے حمایت یافتہ اینڈریو کومو کو شکست دی۔

سیاسی تشدد، ہجوم کے حملوں نے 2025 میں بنگلہ دیش کے حقوق کے ریکارڈ کو نشان زد کیا۔ ایم ایس ایف

ڈھاکہ۔ یکم جنوری۔ ایم این این۔ منابدھیکر شونگسکرتی فاؤنڈیشن (MSF) کے مرتب کردہ اعداد و شمار کے مطابق، سیاسی تشدد، ہجوم کے حملوں میں تیزی سے اضافہ، حراست میں ہونے والی اموات اور صحافیوں پر مسلسل دباؤ نے 2025 میں بنگلہ دیش میں انسانی حقوق کی صورتحال کی وضاحت کی۔ آج ڈھاکہ رپورٹرز یونٹی میں ایک پریس بریفنگ میں اپنے نتائج پیش کرتے ہوئے، ایم ایس ایف نے کہا کہ سال جمہوری جگہ کے مسلسل سکڑاؤ اور احتساب اور قانون کے نفاذ میں مسلسل ناکامیوں کے ساتھ نشان زد ہوا۔ تنظیم نے قومی میڈیا میں شائع ہونے والی رپورٹوں پر اپنی تشخیص کی بنیاد رکھی۔

برطانیہ، فرانس، کنیڈا کا غزہ کی صورتحال پر اظہار تشویش، پابندی ہٹانے کا مطالبہ

نئی دہلی (ایم این این): برطانیہ، کنیڈا، فرانس اور دیگر ممالک کا کہنا ہے کہ غزہ میں انسانی حالت بدترین ہوگئی ہے، اور انہوں نے اسرائیل پر زور دیا ہے کہ وہ امدادی تنظیموں کو آزادانہ کام کرنے کی اجازت دے۔ غزہ میں انسانی حالت سنجیدہ تشویش کا باعث ہے برطانوی دفتر خارجہ کی جانب سے آن لائن جاری کیے گئے بیان میں کہا گیا کہ اسرائیل کو غیر سرکاری تنظیموں کو مستقل اور آزادانہ طریقے سے کام کرنے دینا چاہیے، اور یہ یقینی بنانا چاہیے کہ اقوام متحدہ فلسطینی خطے میں اپنا کام جاری رکھ سکے۔ کنیڈا، ڈنمارک، فن لینڈ، فرانس، آئس لینڈ، جاپان، ناروے، سویڈن، سوئٹزرلینڈ اور برطانیہ کے وزرائے خارجہ کے بیان میں کہا گیا، ”ہم غزہ میں انسانی حالت زار کے بارے میں سنجیدہ تشویش کا اظہار کرتے ہیں جو تباہ کن ہے۔“ بیان میں یہ بھی کہا گیا کہ اسرائیل کو ان نام نہاد غیر معقول پابندیوں کو ختم کرنا چاہیے جو طبی اور پناہ گاہ کے سامان سمیت بعض درآمدات پر لگائی گئی ہیں، اور سرحدی گذرگاہیں کھولنی چاہئیں تاکہ غزہ میں انسانی امداد کا کی ترسیل میں اضافہ کیا جاسکے۔ واضح رہے کہ غزہ میں دو سال تک اسرائیلی نسل کش بمباری کے بعد اسرائیل اور حماس نے اکتوبر میں جنگ بندی پر اتفاق کیا۔ اس کے باوجود امن معاہدے میں درج وعدوں کو پورا کرنے سے اسرائیل انکار کرتا آرہا ہے۔ امداد کے داخلے میں اضافہ بھی انہیں شرائط میں سے ایک اہم شرط ہے۔ جس کی اسرائیل کے ذریعے بار بار خلاف ورزی کی جارہی ہے۔ اس کے علاوہ اکتوبر ۳۲۰۲ء سے، اسرائیلی حملوں میں غزہ میں ۷۱۰۰۰ سے زیادہ فلسطینیوں شہید ہوچکے ہیں، جن میں سے زیادہ تر خواتین اور بچے ہیں، اور بے تحاشہ بمباری نے اس علاقے کو بڑی حد تک غیر آباد کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ بنیادی نظام کی تباہی نے اس علاقے کو انسانی آبادی کیلئے ناقابل رہائش بنادیا ہے۔ اسرائیلی ناکہ بندی نے غزہ میں قحط کی صورتحال پیدا کردی ہے۔ انسانی امدادی ایجنسیوں کا کہنا ہے کہ اس چھوٹے، گنجان آباد علاقے میں کہیں زیادہ امداد کی ضرورت ہے اور اسرائیل ضروری اشیاء کے داخلے کو روک رہا ہے۔

متحدہ عرب امارات نے یمن میں اپنی فوجی موجودگی ختم کرنے کا اعلان کیا

نئی دہلی (ایم این این): متحدہ عرب امارات نے یمن میں اپنی فوجی موجودگی ختم کرنے کا اعلان کیا یہ پیش رفت یمن کی صدارتی کونسل کے متحدہ عرب امارات کو ۴۲ گھنٹوں کے اندر یمن کی حدود سے نکل جانے کے انتباہ کے بعد آیا، جبکہ یمن کے جنوب میں حالات انتہائی کشیدہ بنے ہوئے ہیں۔ اس بابت وضاحت کرتے ہوئے یو اے ای نیشنل میڈیا آفس کے چیئرمین عبداللہ محمد بٹی الحامد نے کہا کہ امارات کا یہ فیصلہ آزادانہ ہے، جو متعلقہ اتحادیوں سے مشاورت کے بعد لیا گیا۔ وزارت نے کہا کہ عرب امارات سعودی عرب کی قیادت والے اتحاد کا ۵۱۰۲ء سے رکن رہا ہے، جس کا مقصد یمن میں دہشت گردی سے مقابلہ، امن کا قیام، اور استحکام کی بحالی ہے۔“ وزارت نے زور دے کر کہا کہ امارات نے اپنے مقاصد کو حاصل کرنے کیلئے بڑی قربانیاں دی ہیں۔ وزارت نے مزید کہا کہ عرب امارات نے ۹۱۰۲ء میں متعلقہ سرکاری فریم ورک کے اندر مقررہ کاموں کو مکمل کرنے کے بعد یمن میں اپنی فوجی موجودگی ختم کر دی تھی۔ اور جو مقاصد باقی رہ گئے تھے، وہ بین الاقوامی شراکت داروں اور حکومت کی دہشت گرد مخالف ادارے کی کارروائی تک محدود تھا۔ بیان میں کہا گیا کہ دہشت گرد تنظیموں کے خلاف بین الاقوامی کوششوں کی پشت پناہی، اور یمن کے بھائی چارہ اور ملک میں سلامتی اور استحکام کے لیے یمن میں قانونی حکومت کی حمایت کی گئی تھی۔ وزارت نے مزید وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ یہ فیصلہ اہلکاروں کی حفاظت کو یقینی بنانے، اور متعلقہ شراکت داروں کے ساتھ ہم آہنگی قائم رکھنے میں مددگار ہوگا، اور ابوظہبی کا نقطہ نظر ”جذبات کے بجائے حکمت عملی“ پر مبنی ہے۔ عبداللہ بٹی نے سعودی سے اپنے دیرینہ تعلقات کے تعلق سے کہا کہ جو چیز ہمیں مملکت سعودی عرب سے جوڑتی ہے وہ جغرافیہ اور سیاست سے بالاتر ہے۔ یہ جنگ کے میدان میں یکجا ہونے والا خون ہے، قربانیوں میں لکھی گئی تاریخ ہے، اور ایک ایسا مستقبل جس کا ہم صرف ایک ساتھ تصور کرتے ہیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ سعودی عرب کے ساتھ تعلقات خون، مشترکہ قربانیوں اور مشترکہ مستقبل میں پیوست ہیں۔ انہوں نے یو اے ای کو تنازع بھڑکانے کا ذمہ دار قرار دینے کی کسی بھی کوشش کو مسترد کرتے ہوئے۔

اسپین: ویب سائٹ سے مقبوضہ فلسطینی علاقوں میں مکان کیا سرائیلی اشتہار ہٹانے کا حکم

نئی دہلی (ایم این این): اسپین کی حکومت نے سات آن لائن پلیٹ فارم کو مقبوضہ فلسطینی علاقوں میں اسرائیلی گھروں کے کرائے پر دستیابی کے ۱۰۰ سے زائد اشتہارات ہٹانے کا حکم دیا ہے۔ صارفین کے امور کی وزارت نے منگل کو کہا کہ اس نے اسپین میں کام کرنے والے پلیٹ فارم پر ۸۳۱ فہرستوں کی شناخت کی ہیں اور کمپنیوں کو یہ اشتہارات فوری طور پر ہٹانے یا بلاک کرنے کی اطلاع دی ہے۔ تاہم اگر وہ تعمیل میں ناکام رہے تو پلیٹ فارم کو مزید سرکاری کارروائی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ یہ حکم وزیر اعظم پیڈرو سانچیز کی حکومت کی طرف سے اپنائے گئے اقدامات کا حصہ ہے جو فلسطین کی حمایت کرتی ہے اور غزہ پر اسرائیل کے ظالمانہ جنگ کی مذمت کرتی ہے۔ واضح رہے کہ اکتوبر میں قانون سازوں کی طرف سے منظور کیے گئے ایک حکم نامے میں اسرائیل پر اسلحہ کی پابندی اور غزہ اور مغربی کنارہ میں غیر قانونی کالونیوں سے آنے والی مصنوعات کی تشہیر پر پابندی شامل ہے۔ صارفین کے امور کے وزیر پابلو بسٹنڈوئے نے کہا کہ ”یہ فہرستیں بین الاقوامی قانون کے تحت غیر قانونی سمجھی جانے والی نوآبادیاتی حکومت کو معمول بنانے اور مستقل بنانے میں مدد کرتی ہیں۔“ اکتوبر میں، فرانس کی ہیومن رائٹس لیگ نے ائر بی این بی اور بکنگ ڈاٹ کام کے خلاف شکایات درج کیں، ان پر غیر قانونی آبادیوں میں پراپرٹی کے اشتہار کے ذریعے اسرائیلی سیاحت کو فروغ دینے کا الزام لگایا۔ یہ بھی یاد رہے کہ مقبوضہ مغربی کنارہ میں اسرائیلی آبادیاں بین الاقوامی قانون کے تحت غیر قانونی سمجھی جاتی ہیں،

تائیوان کا دوبارہ اتحاد رُکنے والا نہیں ہے

نئے سال کے خطاب میں چینی صدر ژی پنگ کا عندیہ

بیجنگ۔ یکم جنوری۔ ایم این این۔ چین کے صدر شی جن پنگ نے بدھ کے روز اپنے نئے سال کے خطاب میں کہا کہ تائیوان کا چین کے ساتھ دوبارہ اتحاد " نا رکنے والا " ہے اور ملک کی بڑھتی ہوئی دفاعی پیشرفت کو پیش کرتے ہوئے، اور دریائے برہم پترا پر دنیا کے سب سے بڑے ڈیم کی تعمیر پر روشنی ڈالی۔ ژی نے اپنے قومی ٹیلی ویژن پر 2026 کے نئے سال کے پیغام میں کہا کہ آبنائے تائیوان کے دونوں اطراف کے چینی باشندے خون اور رشتہ داری کا رشتہ رکھتے ہیں۔ " ہماری مادر وطن کا دوبارہ اتحاد، جو کہ زمانے کا ایک رجحان ہے، روکا نہیں جاسکتا۔ ژی نے کہا کہ چینی فوج کی طرف سے گزشتہ تین دنوں میں خود مختار جزیرے کے اردگرد اعلیٰ طاقت کی مشقوں میں تیزی لائی گئی، جسے چین اپنی سرزمین کا حصہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ 2022 کے بعد یہ چھٹا موقع ہے جب چین نے تائیوان پر قبضے کی مشق کرنے والے جدید ترین فضائیہ کے جیٹ طیاروں، طیارہ بردار جہازوں، میزائلوں اور ڈرونز کا استعمال کرتے ہوئے تیز فوجی مشقیں کیں۔ اپنے خطاب میں، عوامی جمہوریہ چین کے سب سے طویل عرصے تک خدمات انجام دینے والے رہنما ژی، 72 نے بھی اقتصادی، دفاعی اور ٹیکنالوجی کے شعبوں میں بیجنگ کی جانب سے کی گئی پیشرفت کو پیش کرنے کی کوشش کی۔ انہوں نے برہم پترا ڈیم کی تعمیر کا حوالہ دیتے ہوئے کہا، ”یارلونگ زانگبو (برہم پترا دریا) کے نچلے حصے میں ہائیڈرو پاور پروجیکٹ کی تعمیر شروع ہوگئی۔ چین نے باضابطہ طور پر اروناچل پردیش میں ہندوستانی سرحد کے قریب ماحولیاتی لحاظ سے نازک تبت میں دریائے برہم پترا پر 170 بلین ڈالر کے ڈیم کی تعمیر کا آغاز کیا، جس نے ہندوستان اور بنگلہ دیش کی نچلی ریاستوں میں سیلاب کے خدشات کو جنم دیا۔ ژی نے برقی مقناطیسی کیٹپلٹ سسٹم سے لیس چین کے پہلے طیارہ بردار بحری جہاز کے شروع کرنے کی بھی بات کی۔

امریکی کانگریس رکن الہان عمر کی دولت میں اچانک 30 ملین ڈالر کا اضافہ، این ایل پی سی کا جانچ کا مطالبہ

نئی دہلی (ایم این این): ریاست منیسوٹا سے ڈیموکریٹک رکن کانگریس الہان عمر ایک بار پھر تنازع کی زد میں آگئی ہیں۔ حال ہی میں سامنے آنے والی رپورٹس میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ ان کے خاندان کی مجموعی دولت بڑھ کر تقریباً ۳۰ ملین ڈالر تک پہنچ گئی ہے۔ دولت میں اچانک اضافے کا تعلق ان کے شوہر ٹم مائنیٹ کے کاروباری مفادات سے جوڑا جا رہا ہے، جس کے بعد قدامت پسند گروپ ”نیشنل لیگل اینڈ پالیسی سینٹر“ (این ایل پی سی) نے الہان عمر کے مالیاتی گوشواروں کی تفصیلی جانچ پڑتال کا مطالبہ کیا ہے۔ الہان عمر نے ان تمام الزامات کو سختی سے مسترد کرتے ہوئے عوامی سطح پر واضح کیا ہے کہ وہ ”کروڑ پتی نہیں ہیں“۔ انہوں نے ان رپورٹس کو غلط معلومات پر مبنی مہم کا حصہ قرار دیا جو ان کے بقول کانگریس وومن بننے کے وقت سے ان کا پیچھا کر رہی ہے۔ واضح رہے کہ تاحال کسی بھی قانون نافذ کرنے والے ایجنسی نے الہان عمر پر مالی بدعنوانی کا الزام عائد نہیں کیا ہے اور نہ ہی ان کے خلاف کسی سرکاری انکوائری کا اعلان ہوا ہے۔ رپورٹس کے مطابق، خاندان کی دولت کا بڑا حصہ ٹم مائنیٹ کے نجی منصوبوں سے جڑا ہوا ہے۔ مائنیٹ ’روز لیک کیپٹل‘ نامی فرم کے شریک بانی ہیں جس کی مالیت مبینہ طور پر ۳۲۰۲ء میں ۵ ملین ڈالر سے بڑھ کر ۴۲۰۲ء کے اواخر تک ۵۲ ملین ڈالر تک پہنچ گئی تھی۔ اس کے علاوہ مائنیٹ ایک وائنری (eStCru) سے بھی منسلک ہیں جس کی تخمینہ مالیت میں بھی ۴۲۰۲ء کے دوران نمایاں اضافہ رپورٹ ہوا ہے۔ اس تنازع کو بالواسطہ طور پر منیسوٹا میں ہونے والی فلاحی فنڈز کی بڑی دھوکہ دہی کی تحقیقات سے بھی جوڑا جا رہا ہے۔ ناقدین الہان عمر کے ذریعے ۰۲۰۲ء میں پیش کردہ ”میلز ایکٹ“ (ActMEALS) کا حوالہ دے رہے ہیں جس کے تحت کووڈ-۹۱ کی وباء کے دوران اسکولوں میں کھانے کے پروگراموں کی نگرانی میں عارضی نرمی کی گئی تھی۔ تفتیش کاروں کے مطابق دھوکہ بازوں نے اسی نرمی کا فائدہ اٹھایا۔ الہان عمر نے اعتراف کیا ہے کہ اس ہنگامی پروگرام میں حفاظتی انتظامات کی کمی تھی لیکن انہوں نے اسے غیر معمولی حالات کا تقاضا قرار دیا۔ اگرچہ وہ منیسوٹا کے ایک ایسے ریسٹورنٹ میں دیکھی گئی تھیں جو بعد میں فراڈ کیس میں ملوث پایا گیا، تاہم حکام نے انہیں نہ تو مشکوک قرار دیا ہے اور نہ ہی اس اسکیم سے ان کا کوئی مالی تعلق ثابت ہوا ہے۔ ان کے دفتر کا موقف ہے کہ ان کے مالیاتی گوشوارے کانگریس کے قواعد کے عین مطابق ہیں۔

بنگلہ دیش کو تاریک میں جانے والے سفر سے بچائیں

بنگلہ دیش کی سابق وزیراعظم شیخ حسینہ نے نئے سال کے پیغام میں اتحاد پر زور دیا

ڈھاکہ۔ یکم جنوری۔ ایم این این۔ بنگلہ دیش عوامی لیگ کی چیئرپرسن اور سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ نے سوشل میڈیا پر اپنی پارٹی کی طرف سے شیئر کیے گئے نئے سال کے پیغام میں لوگوں سے 2026 کی مبارکباد دیتے ہوئے " ملک کو تاریکی میں جانے والے اس سفر سے بچانے " کے لیے متحد ہونے کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا، " نیا سال مبارک ہو، میرے پیارے بنگلہ دیش۔ نیا سال بنگلہ دیش کے تمام لوگوں کے لیے بے پناہ ہم آہنگی، خوشی اور خوشحالی لائے۔ تجدید کی امید کا اظہار کرتے ہوئے، انہوں نے مزید کہا، " ماضی کے دکھوں اور مصیبتوں کو مٹا دے، غلطیوں اور کوتاہیوں کو درست کرے، اور سب کے لیے ایک یادگار سال بن جائے۔

اتر ریلوے

ای۔ٹینڈر نوٹس

سینئر ڈویژنل الیکٹرک انجینئر / جنرل، اتر ریلوے، فیروز پور کے ذریعہ بھارت کے راشٹرپتی کی جانب سے ای۔ ٹینڈرز (www.ireps.gov.in) طلب کئے جاتے ہیں۔ ٹینڈر دہندگان اپنی اصل / ترمیم شدہ ٹینڈر بند ہونے کی تاریخ اور وقت تک پیش کر سکتے ہیں۔

ٹینڈر نمبر	251-Elect.-T-21-2025-26		
کاموں کی تفصیلات	فیروز پور ڈویژن میں سٹیشن بلڈنگ، پلیٹ فارم، اور سٹیشن یارڈ سمیت سروس بلڈنگوں کی الیکٹرک جائیدادوں کی مرمت اور رکھ رکھاؤ کے سلسلے میں بجلی کے کام۔		
تخمینہ لاگت (روپے)	94,08,456.39	بیعانہ کی رقم	1,88,200/-
مدت تکمیل کام	06 ماہ		
ٹینڈر کھلنے کی تاریخ اور وقت	22-01-2026 کو 15.00 بجے کے بعد		
ویب سائٹ	www.ireps.gov.in		

نمبر۔ 251۔ الیکٹرک ٹینڈر نوٹس نمبر۔ 23۔ الیکٹرک / 2025-26
مورخہ 01-01-2026
08/2026

گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

اخلاق کا دُہرا معیار!۔۔۔کیوں؟

جب ہم اپنے بارے میں اچھا سوچ رہے ہیں تو اپنے ساتھی کیلیے کیوں نہیں؟

تحریر۔۔۔۔
شایان تمثیل

شاعر اسد ملتانی نے کیا خوب کہا ہے:

ہر شخص بنالیتا ہے اخلاق کا معیار
خود اپنے لیے اور زمانے کے لیے اور

آج کے دور میں ہم اپنے اردگرد کے ماحول پر نظر دوڑائیں تو ہر شخص کے اطوار اس شعر کی عکاسی کرتے ہوئے نظر آئیں گے۔ یہ انسانی سرشت ہے کہ ہر شخص اپنی بھلائی کے متعلق سوچتا اور عمل کرتا ہے۔

یقیناً اچھا اور مثبت پہلو سامنے رکھنا ایک خوش گوار عمل ہے لیکن جب آپ اپنے لیے اچھا سوچتے ہیں تو پھر اپنے دوست احباب کیلیے بھی وہی بات کیوں نہیں سوچ سکتے؟

ہر شخص چاہتا ہے کہ وہ دنیا میں کامیابیاں حاصل کرے، اس کا معاشرتی درجہ بلند ہو، عزت و شہرت کی کمی نہ ہو، ہر شخص اس کی مثال دیتا نظر آئے۔ لیکن جب وہ یہ بات سوچتا ہے تو اس کے دل میں یہ خواہش بھی پیدا ہوتی ہے کہ کہیں اس کے کسی ساتھی کو یہ سب چیزیں نہ مل جائیں۔ اگر ایسا ہوا تو اس کا ساتھی اس کی برابری کر سکے گا۔ اس طرح اس کی اہمیت کم ہوجائے گی۔

اکثر لوگوں کے دل میں یہ خواہش ہوتی ہے کہ ہر شخص ان کے ساتھ ادب سے پیش آئے اور ان کی ہر بات پر سر تسلیم خم کرے۔ لیکن جب بات خود اُن کے رویوں کی آتی ہے تو اُن کی اَنا مجروح ہوتی ہے اور کسی کی بات تسلیم کرتے ہوئے اُن کی عزت پر حرف آتا ہے۔ کیا اس قسم کے رویے درست ہیں؟

جب ہم اپنے بارے میں اچھا سوچ رہے ہیں تو اپنے ساتھی کیلیے کیوں نہیں؟ حالانکہ بحیثیت مسلمان ہمیں اپنے لیے جو کچھ پسند ہو، وہی اپنے مسلمان بھائی کیلیے بھی پسند ہونا چاہیے اور پھر کسی کیلیے بھی منفی رویے کو اپنے دل میں جگہ نہیں دینی چاہیے۔ لیکن اس کے برعکس اخلاق کے ڈہرے معیار کی مثالیں جگہ جگہ دیکھنے میں آتی ہیں۔ اخلاق کے اس ڈہرے معیار کا سامنا ہمیں ہر میدان میں کرنا پڑتا ہے، چاہے وہ اسکول وکالج میں پڑھنے والے طلبا کے درمیان ہو یا پھر ایک دفتر کے ملازمین کے بیچ، بعض اوقات یہ مظاہرے اپنے قریبی عزیز و اقارب اور دوستوں کے تعلقات میں بھی دیکھنے کو ملتے ہیں۔

اخلاق کے اس ڈہرے معیار کے باعث زندگی میں ہمیں کئی تلخ تجربات سے گزرنا پڑتا ہے۔ کیا وجہ ہے کہ لوگ اس قسم کے ڈہرے اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہیں؟ یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ انسانی نفسیات کی ابتدا بچپن ہی سے ہوتی ہے۔ یقیناً اس رویے کے پیچھے بھی بچپن کی ترغیب یا تربیت کارفرما ہے۔

ہم ایک اسلامی مملکت کے رہائشی ہیں اور بطور مسلمان ہمارا دین بھی ہمیں رواداری و مروت کا سبق دیتا ہے اور مسلمان بھائی کیلیے وہی پسند کرنے کا حکم دیتا ہے جو ہمیں خود پسند ہو۔ ایسی صورت میں اس قسم کے ڈہرے معیار کے حامل اخلاق کی ہماری زندگی میں چنداں گنجائش نہیں۔ اس سے پہلے کہ اپنے منافقانہ اخلاق کے باعث ہم کوئی بڑا نقصان اٹھائیں اور چاہنے والوں کی نفرت کا سامنا کریں، ہمیں ایسے ڈہرے معیار سے نجات حاصل کرنا ہوگی۔ ہمیں اپنی دیگر خامیوں کو دور کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے اخلاق کو بھی بہتر بنانا ہوگا۔ اس کا طریقہ نہایت آسان ہے۔ اپنے آپ کو یہ باور کرائیے کہ جو رویے آپ کو ناپسند ہیں وہ دوسروں کو بھی گراں گزریں گے، اس لیے ان رویوں کا مظاہرہ نہ کیجیے۔ یقیناً آپ بہت جلد اپنے حلقہ احباب میں پُرعزت مقام حاصل کرلیں گے۔

BBC Urdu

سرسوں کے سدابہار اور صحت افزا فوائد

سردی اور ساگ کا چولی دامن کا ساتھ چلا آرہا ہے، بالخصوص گاؤں میں رہنے والوں میں اس کا استعمال عام ہے۔ جب سے ہم نے ہوش سنبھالا ہے ہر سردی کی شروعات بھی ساگ سے اور اختتام بھی ساگ پر ہی ہوتے دیکھا ہے۔

دھند میں چھپی سردی کی صبحیں اور یخ بستگی میں لپٹی شامیں اس وقت اور بھی دلکش، دلربا اور صحت آویز ہوجاتی ہیں جب سرسوں کے ساگ میں دیسی گھی ملاکر مکئی یا باجرے کی روٹی پہ رکھ کر کھایا جائے۔

سردی میں جہاں اور بہت سی خوش کن تبدیلیاں دیکھنے کو ملتی ہیں وہیں سرسوں کے زرد پھول چہار سو بہار آنے کا پیغام پھیلاتے دکھائی دیتے ہیں۔ آنکھوں کو بھاتے اور دل لبھاتے بسنتی رنگ میں رنگے سرسوں کے کھیت کائنات کی خوبصورتی کو چار چاند لگاتے ہیں۔

شاعروں کی طبیعت انہیں دیکھ کر شاعری پر مائل ہونے لگتی ہے۔ سرسوں کے ساگ سے لے کر تیل تک بے شمار فوائد ہیں جو انسانی صحت کو بحال رکھتے اور پائیدار بناتے ہیں۔

سرسوں کا ساگ پکایا جائے یا تیل بنایا جائے، ہر دو صورتوں میں سرسوں سدابہار فوائد سے مالامال قدرتی جنس ہے۔

سرسوں کا مزاج گرم وخشک ہے اور اس کا تعلق آتشی ستارے مریخ سے ہے۔ سرسوں کی مختلف اقسام ہیں، جن میں دیسی سرسوں، گوبھی سرسوں، سفید سرسوں رایا اور توریا وغیرہ شامل ہیں۔ سرسوں میں ایک خاص قسم کا تیزابی مادہ پایا جاتا ہے جس سے اس کے تیل کا ذائقہ تلخ اور بدمزہ سا ہوتا ہے۔

گوبھی سرسوں میں تیزابی مادہ قدرے کم ہوتا ہے جس کی بنا پر اس کا ذائقہ بھی بہتر ہوتا ہے اور اس کے تیل میں پکائے گئے کھانے بھی بدمزہ نہیں ہوتے۔ گوبھی سرسوں جو کینولا کے نام سے معروف ہے اور بہت سی بناسپتی بنانے والی کمپنیاں کینولا آئل مارکیٹ بھی کرتی ہیں جو کھانا پکانے میں مستعمل ہے۔

سرسوں کا تیل صدیوں سے کھانا پکانے میں استعمال ہوتا آرہا ہے۔ سرسوں کے تیل کو ہمارے گھروں میں کوڑا یا کڑوا تیل بھی کہا جاتا ہے۔ رایا اور دیسی سرسوں میں ایک خاص قسم کے تیزابی مادے کی کثرت ہونے سے تیل کڑوا اور بدمزہ سا ہوتا ہے جو کھانے میں کڑواہٹ پیدا کردیتا ہے، یوں کھانا کھاتے وقت ناگواری کے تاثرات چہرے پہ آنا معمولی بات ہے۔

جدید سائنسی تحقیقات اور زرعی ترقی کے طفیل اجناس کے بیجوں میں بھی مفید پیش رفت سامنے آرہی ہے۔ بیجوں کی نئی اقسام کی دریافت اور ایجاد سے فصل کے جھاڑ اور معیار میں کافی بہتری آرہی ہے۔ گوبھی سرسوں یا کینولا کے تیل میں تیزابی مادوں کی مقدار خاصی کم ہوتی ہے جس سے یہ تیل پکانے کے لیے بہترین ثابت ہورہا ہے۔ کینولا آئل سے کھانے میں تلخی بھی پیدا نہیں ہوتی اور کھانا مزیدار بھی بنتا ہے۔

صحت کے حوالے سے بات کی جائے تو سرسوں انتہائی انسان دوست جنس ہے، جو انسانی صحت کی بہترین محافظ بھی ہے۔ سرسوں کے تیل میں ان سیچوریٹڈ فیٹس پائی جاتی ہیں۔ ان سیچوریٹڈ فیٹس وہ چربیاں ہیں جو انسانی بدن کی حرارت سے پگھل جاتی ہیں اور خون کو جمنے سے روکتی ہیں۔ شریانوں کو نرم رکھتی اور خون کے بہاؤ کو متوازن رکھنے میں معاون ثابت ہوتی ہیں۔

امراض قلب، ذیابیطس، بلڈ پریشر، جگری امراض اور اعصابی بیماریوں میں مبتلا مریضوں کے لیے سرسوں کا تیل خالق کائنات کی ایک نعمت بے بہا سے کم نہیں ہے۔ سرسوں کے تیل میں ہلکی سے ناگوار ہمک پائی جاتی ہے جو کھانا کھاتے وقت اکثر محسوس بھی ہوتی ہے۔

سرسوں کے تیل سے ناگوار ہمک ختم کرنے کے لیے 5 لیٹر سرسوں کے تیل میں 50 گرام ادرک کی باریک قاشیں ڈال کر تیل کو آگ پر صرف ایک ابال دلالیں۔ تیل نتھار کر محفوظ رکھ لیں اب تیل سے ناگوار ہمک کا خاتمہ ہوگیا ہے اور تیل میں بنے کھانے سے کسی قسم کی کوئی ناگواری محسوس نہیں ہوگی۔

سرسوں کا بہترین تیل کولھو سے نکلوایا جانے والا سمجھا جاتا ہے۔ 12 کلوگرام سرسوں سے 4 کلو سے ساڑھے 4 کلوگرام تک تیل برآمد ہوتا ہے۔

ہمارے ہاں ملاوٹ مافیا نے مقدار میں اضافے کے لیے اس میں بھی ملاوٹ کی ہے، جس سے یہ ناخالص اور مضر صحت ہوگیا ہے۔ ایسے قارئین جو سرسوں کے تیل کی افادیت سے استفادہ کرنے کے خواہش مند ہوں انہیں چاہیے کہ وہ گوبھی سرسوں کا تیل خود کولھو سے نکلوا کر استعمال کریں۔ بچت اور صحت ایک حاصل ہوگی۔

سرسوں کا تیل مقوی بدن کی خاصیت رکھتا ہے۔ یہ انسانی چہرے اور بدن کی رنگت نکھارتا ہے۔ یہی وجہ ہے سرسوں کے تیل کو مختلف جڑی بوٹیوں میں شامل کرکے خوبصورتی بڑھانے والے ابٹن تیار کیے جاتے ہیں۔

اسی طرح بدن پر مالش کرنے سے انسانی جسم خوبصورت اور طاقت ور ہوتا ہے۔ سرسوں کے تیل کی مالش سے بدنی خشکی اور کھجلی سے نجات ملتی ہے۔ کمر درد، جوڑوں کا درد، چوٹ اور موچ کے درد میں ہلدی اور نمک میں تیل ملاکر باندھنے سے درد میں فوری افاقہ ہوتا ہے۔ بالوں کی افزائش، ملائمت، حفاظت اور خوبصورتی کے لیے سر میں صدیوں سے سرسوں کے تیل کا مساج کیا جاتا رہا ہے۔

پاکستان میں سرسوں کی پیداوار صلاحیتیں ملکی ضروریات سے بہت کم ہیں۔ سرسوں کا تیل بناسپتی صنعت کا لازمی حصہ ہے لیکن ہم زرعی ملک ہونے کے باوجود اپنی ضروریات کا صرف 25 فیصد خوردنی تیل ملکی ذرائع سے حاصل کر پاتے ہیں۔

باقی 75% ضرورت کا خوردنی تیل بیرون ممالک سے منگونا پڑتا ہے۔ اگر ہم مقامی طور پر سرسوں کی پیداوری صلاحیت بڑھانے پر توجہ دیں تو باقی 75% خوردنی تیل اندرون ملک پیدا کرکے ہم خاطر خواہ حد تک زرمبادلہ بچانے میں کامیاب ہوسکتے ہیں۔

پاکستان میں سرسوں کی کاشت کا بہترین وقت ستمبر اور اکتوبر سمجھا جاتا ہے۔ شمالی اور وسطی پنجاب کے آبپاشی والے علاقوں میں رایا اور گوبھی سرسوں کی کاشت یکم ستمبر سے 30 ستمبر تک کی جاتی ہے جبکہ جنوبی پنجاب کے آبپاشی والے علاقوں میں رایا اور گوبھی سرسوں یکم اکتوبر سے 31 اکتوبر کاشت کرنے کا بہترین وقت ہوتا ہے۔

سرسوں کی گندلوں اور پتوں سے ساگ بنا کر لوگ مکئی اور باجرے کی روٹی کو مکھن اور دیسی گھی سے چپڑ کر مزے لے لے کر کھاتے ہیں۔ ساگ کے پراٹھے، ساگ چاول اور ساگ گوشت جیسے مزیدار پکوان بڑے شوق سے بنائے اور کھائے جاتے ہیں۔ طبی لحاظ سے ساگ ثقیل، دیر ہضم اور ریح پیدا کرنے والی خوراک ہے۔ لیکن یہ مقوی ومحرک بدن ہے۔

اعصاب ودماغ کو طاقت دیتا ہے۔ خون پیدا کرتا اور عام جسمانی کمزوری کا خاتمہ کرتا ہے۔ یہ بلغمی مواد کی افزائش کا خاتمہ کرتا ہے۔ گرم اور خشک مزاج کے حاملین کے لیے ساگ نقصان کا باعث بھی بن سکتا ہے جبکہ اس کے برعکس بلغمی اور سرد مزاج والے ساگ سے کئی بدنی فوائد حاصل کرنے میں کامیاب ہوسکتے ہیں۔

ساگ بناتے وقت اس میں شامل اجزا پالک، میتھی، میتھرے باتھو گاجر کے پتے، سبز دھنیا ادرک لہسن اور دوسرے مسالہ جات اسے ایک طاقتور غذائی مرکب بنا دیتے ہیں جو انسانی صحت کے لیے بے بہا فوائد کا ذریعہ بنتا ہے۔ ساگ قبض کشا اور پیشاب آور خواص کا حامل ہوتا ہے۔ ساگ سردی کو دور بھگاتا ہے اور شدید سردی میں بھی گرمی کا احساس بیدار رکھتا ہے۔

دیہاتوں میں ساگ بطور خوراک وافر مقدار میں استعمال کیا جاتا ہے جبکہ شہروں میں بسنے والے اپنے عزیز واقربا اور دوست واحباب کو ساگ بطور سوغات تحفے میں پیش کیا جانا پنجابیوں کی روایت ہے۔ سرسوں کو بطور چارہ مویشیوں کو بھی ڈالا جاتا ہے۔ سرسوں سے تیل نکالتے وقت سرسوں کا پھوک جسے کھل بھی کہا جاتا ہے۔ دودھ دینے والے مویشی گائے اور بھینس کو دودھ کی افزائش میں زیادتی کے لیے بطور ونڈا کھلایا جاتا ہے۔

سردی، سرسوں اور ساگ خدا کی بے مثال نعمتیں ہیں۔ سردی کے موسم میں انواع واقسام کے پکوان کھا کر لطف اٹھائیے۔ سرسوں اور ساگ کے ہوتے ہوئے سردی کی کیا مجال ہے کہ سردی آپ کے قریب بھی پھٹک سکے۔

BBC Urdu

جنت کی وادی میں جرائم کا بازار!

تحریر۔۔۔۔۔۔۔۔گلفام بارجی
بارجی ہارون سرینگر

جنت بینظیر کہلانے والی وادی کشمیر میں ہر گزرتے دن کے ساتھ جرائم میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ یہ جرم چاہے کسی بھی نوعیت کا ہو جرم آخر جرم ہی ہوتا ہے۔ یہاں ہمیں آئے روز یہ خبریں پڑھنے اور سننے کو ملتی ہیں کہ فلاں جگہ بیٹے نے باپ کو مارڈالا یا بیٹے نے ماں کو مارڈالا۔ بھائی نے بھائی کا قتل کرڈالا یا دیور نے بھابی کو ابدی نیند سلا دیا۔ اس کے علاوہ وادی کشمیر سے ہی دیگر دل دہلانے اور گھناؤنے جرائم کی خبریں آئے دن ہمیں سننے اور پڑھنے کو ملتی ہیں ان خبروں کو سنکر یا پڑھکر انسان کی روح کانپ اٹھتی ہے۔ ایک دور میں اسطرح کی خبریں دنیا کے دیگر ممالک سے موصول ہوا کرتی تھیں لیکن زمانہ تیز رفتاری سے بدلتا گیا اب یہ دردناک۔ دل دہلانے اور گھناؤنی خبریں ہمیں اس جنت بینظیر کہلانے والی وادی کشمیر سے آئے روز سننے اور پڑھنے کو ملتی ہیں جس وادی کو صوفیوں۔ اولیاؤں اور ریشیوں کی سرزمین کہتے ہیں۔ دراصل زمانہ بدلا نہیں انسان اور اس کا ذہن بدل گیا ہے۔ اگر انسان اور اس کا ذہن بدلا نہیں ہوتا تو ایک درندہ صفت شیطانی ذہن رکھنے والا انسانی شکل میں حیوان ایک جوان سال لڑکی کو قتل کرکے اس کی لاش کو بے دردی کے ساتھ ٹکڑے ٹکڑے نہیں کرتا۔ ایک جنگلی جانور نما بیٹا اپنی اس ماں کو ابدی نیند نہیں سلاتا جس ماں نے اسے نو ماہ اپنی کوکھ میں رکھ کر ہر طرح کی سختی کو برداشت کرکے اسے جنم دیکر اور ہر طرح کی پرورش کرکے بڑا کیا اس امید کے ساتھ کہ کل میرا بیٹا میرا سہارا بنے گا لیکن دنیا سے بیخبر بیچاری اس ماں کو کیا معلوم کہ یہی بیٹا کل اس کا قاتل ثابت ہوگا۔

حدیث نبویؐ ہے کہ ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے لیکن یہی بیٹا اس جنت کو کس طرح جہنم میں بدل دیتا ہے یہ اب یہاں کی روز کی کہانی بن گئی ہے۔ ان جرائم کو انجام دینے والے درندوں کی اکثر یہی کہانی ہوتی ہیکہ ان درندی کو منشیات کی لت لگ چکی تھی۔ وادی کشمیر جسے جنت بینظیر بھی کہا جاتا ہے منشیات فروشوں کی آماجگاہ بن چکی ہے یہاں کا نوجوان منشیات کی اس لت میں بری طرح سے پھنستا جارہا ہے۔ جس نوجوان کو منشیات کی لت لگ چکی ہے اس نوجوان کو چھوٹے بڑے کی تمیز نہیں ہیا ور نا ہی ماں باپ۔ بھائی بہن یا بھابی کے عزت کی کوئی پرواہ ہے۔ اگرچہ جموں وکشمیر پولیس ان منشیات فروشوں پر اپنا شکنجہ مضبوط کرتا جارہا ہے اور آئے دن جموں وکشمیر کے کسی نہ کسی علاقے سے ان بے ضمیر منشیات فروشوں کو پکڑ کر سلاخوں کے پیچھے دھکیل دیتے ہیں حتیٰ کہ ان منشیات فروشوں میں خواتین بھی شامل ہیں تاہم ہمارے سماج میں کئی ایسے لالچی اور خودغرض عنصر بھی موجود ہیں جو چہروں سے بالکل معصوم دکھتے ہیں ان بے ضمیر منشیات فروشوں کی پشت پناہی کررہے ہیں۔ پولیس کے پاس کوئی جادوئی علم تو ہے نہیں کہ وہ ان بے ضمیر منشیات فروشوں کو اس جادوئی علم سے قابو کرسکیں البتہ عوام کا فرض بنتا ہیکہ وہ از خود ان عنصر کی نشاندہی کریں جو ہمارے سماج کو کھوکھلا کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور اوران کے بارے میں پولیس کو آگاہ کریں۔ جب تک نہ ہم اس منشیات کی بدعت کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے لئے پولیس کو اپنا تعاون فراہم نہیں کریں گے تب تک ہمارے نوجوان منشیات کا شکار ہوتے رہیں گے اور گھناؤنے جرائم پیش آتے رہیں گے۔

حالیہ پارلیمنٹ سیشن کے دوران (NDDTC) National Drug Dependence Treatment Center نے ایک سوال کے جواب میں انکشاف کیا کہ جموں وکشمیر میں ایک میلین افراد نشے کے عادی بن چکے ہیں جو ہم سب کے لئے لمحہ فکریہ ہے؟ کیا ہم اس بات سے بے خبر ہیں کہ ہمارے محلے۔ ہمارے گاؤں یا ہمارے آس پڑوس میں کون سے نوجوان نشے کے عادی بن چکے ہیں؟ کیا ہمارا فرض نہیں بنتا ہیکہ ہم اپنے محلے۔ اپنے گاؤں یا اپنے آس پڑوس میں نظر رکھیں؟ ہاں یہ بات بھی صحیح ہے کہ جب ہم اپنے آس پڑوس کے نشے کے عادی نوجوانوں کے بارے میں ان کے والدین سے شکایت کرتے ہیں تو کچھ ایسے بھی جاہل والدین ہوتے ہیں جو اپنے بچوں کو سدھارنے اور نصیحت کرنے کے بجائے شکایت کنندہ گان پر ہی ٹوٹ پڑتے ہیں اور انہیں برا بھلا کہتے ہیں جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ نشے کے عادی ان کے بچے بلا کسی خوف و ڈر منشیات کا کھلے عام استعمال کرتے ہیں جو پورے سماج کے لئے نقصان دہ چیز ہے۔ منشیات فروشوں کے خلاف جس محنت اور لگن سے جموں وکشمیر پولیس دن رات کام کررہی ہے اس کام کے لئے جموں وکشمیر پولیس واقعی قابل تعریف ہے۔ اس بات سے ہم بخوبی واقف ہیں کہ گزشتہ کئی برسوں سے وادی میں جتنے بھی چھوٹے بڑے جرائم کے معاملے پیش آئے اور ان جرائم کو انجام دینے والے افراد کو جموں کشمیر پولیس نے بالکل کم وقت میں طشت از بام کرکے سلاخوں کے پیچھے دھکیل دیا۔ میری ذاتی سوچ یہ ہیکہ وادی میں منشیات کے پھیلاؤ کی سب سے بڑی وجہ والدین کا اپنے بچوں کی طرف وقت پر توجہ نہ دینا۔ ان کی ہر فرمائش کو پورا کرنا۔ ضرورت سے ذیادہ لاڑ پیار کرنا اور ضرورت سے ذیادہ جیب خرچہ دینا یہاں تک کہ موبائل فون کے غلط استعمال سے بھی بچہ بگڑنے کا اندیشہ رہتا ہے۔ اس بات کا مشاہدہ آپ لوگوں نے بھی کیا ہوگا کہ آجکل کے نوجوانوں میں قوت برداشت کا فقدان ہے چھوٹے بڑے کی تمیز نہیں رہی ان میں۔ شرم وحیا اور اپنے سے بڑوں کی عزت کرنا تو بہت دور کی بات ہے۔

بچے کی پہلی تربیت گاہ اس کا گھر ہوتا ہے اور اس گھر میں جس تربیت سے بچے کو پال پوس کر بڑا کیا جائے گا وہی تربیت بڑا ہوکر بچے کے کام آئے گی۔ اگر تربیت صحیح ہوگی تو بچہ اپنے لئے۔ اپنے والدین۔ اپنے خاندان اور دوسروں کے لئے باعث راحت ثابت ہوگا اور اگر غلط تربیت میں پرورش ہوئی ہوگی تو یہی بچہ پورے سماج کے لئے باعث زحمت ثابت ہوگا اور یہی بچے جوانی کی دہلیز پر قدم رکھتے ہی غلط کاموں میں لگ جاتے ہیں۔ منشیات کی لت جیسی لعنت بھی ان ہی جیسے نوجوانوں کو اپنی لپیٹ میں لیلیتی ہے۔ وقت کی اہم ضرورت ہیکہ والدین اپنے بچوں کی پرورش اسطرح کریں کہ کل یہ بچے جوان ہوکر دوسروں کے لئے مشعل راہ ثابت ہوں۔ اس کے علاوہ مسجد کمیٹیاں۔ محلہ کمیٹیاں اور دیگر لوگ رضا کارانہ طور پر منشیات کے خلاف کام کریں اور جنت بینظیر وادی کشمیر کو منشیات سے صاف و پاک رکھنے میں جموں وکشمیر پولیس کی مدد کریں اور ساتھ ہی ساتھ آئمہ مساجد کی بھی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ منشیات کے خلاف وعظ و تبلیغ کریں تب جاکے ہم جنت کہلانے والی اس وادی سے جرائم کے بازار کو کسی حد تک بند کرنے میں کامیاب ہوسکتے ہیں۔ انشاء اللہ۔

کچھ بھی کر! فیس بک پر ڈال

ازقلم۔۔۔۔۔فاضل شفیع فاضل

فیس بک ایک آن لائن سوشل میڈیا ویب سائٹ ہے جس کا آغاز فروری 2004 میں کیا گیا۔ شروعات میں فیس بک کی سائٹ محض یہ کالج تک محدود تھی لیکن کچھ ہی مدت میں فیس بک سائٹ کو پوری دنیا کی پذیرائی مل گئی۔ یہ ایک ایسی آن لائن سوشل میڈیا سائٹ ہے جس میں ہم ایک دوسرے سے جب چاہے اور جب مرضی رابطے میں رہ سکتے ہیں اور اپنی تصاویر اور ویڈیوز شیئر کرسکتے ہیں۔ فیس بک پر ہر ماہ 2.5 بلین تصاویر اپلوڈ ہوتی ہیں۔ فیس بک دنیا کا مقبول ترین سوشل میڈیا نیٹ ورک ہے۔ آپ کو یہ جان کر حیرانی ہوگی کہ فیس بک کو روزانہ استعمال کرنے والے صارفین کی تعداد 2 ارب ہے۔ کوئی ہی فرد ایسا ہوگا جو آج کی تاریخ میں فیس بک کا استعمال نہ کرتا ہو۔ فیس بک کی ایجاد سے لوگ ایک دوسرے کے قریب تو آ گئے لیکن اس کی وجہ سے صارفین ناخوش اور حسد کی عادت میں مبتلا ہوکر ذہنی تناؤ کا شکار ہوگئے۔ یونیورسٹی آف کوپن ہیگن کی جانب سے کی گئی ایک تازہ تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ جو لوگ سوشل میڈیا (فیس بک) استعمال کرتے ہوئے ایک ہفتے کی بریک لیتے ہیں وہ اپنی زندگی سے زیادہ خوش ہونے کے ساتھ ساتھ زیادہ ترقی کرتے ہیں جبکہ فیس بک استعمال کرنے والوں میں ناخوش رہنے کا رجحان زیادہ پایا گیا۔

اگر بات ریاست جموں وکشمیر کی کی جائے تو پچھلے چند سالوں سے یہاں فیس بک کا استعمال عجیب وغریب انداز سے ہو رہا ہے۔ ایسے ایسے ویڈیوز یا پوسٹس دیکھنے کو ملتے ہیں کہ انسان کا سر شرم سے جھک جاتا ہے۔ شوہر اور بیوی کے نجی مسائل کو فیس بک پر ویڈیو کی صورت میں اپ لوڈ کیا جاتا ہے اور لوگوں سے رائے طلب کی جاتی ہے۔ صارفین شوہر یا بیوی میں سے کسی ایک کو یا دونوں کو اپنی تنقید کا نشانہ بنا کر ان کی خوب خبر لیتے ہیں۔

بات اتنی ہی نہیں اب تو فیس بک ہمارے مولویوں کے لئے ایک ایسا پلیٹ فارم ہے جہاں وہ پیسے کمانے کے ساتھ ساتھ فرقہ پرستی کو عروج دینے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑتے۔ ایسے ایسے بیسود مسائل کا ذکر چھیڑتے ہیں اور ایک دوسرے کو تنقید کا نشانہ بنا کر اپنے اپنے پیروکاروں کو کام پر لگاتے ہیں۔ مختلف فرقوں سے وابستہ صارفین پھر مولویوں کے ساتھ ساتھ ایک دوسرے کو گالی گلوچ دے کر اپنے اپنے فرقہ کو درست ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور ایسی ویڈیوز آگ کی طرح پھیلائی جاتی ہیں۔

فیس بک واحد جگہ ہے جہاں آپ کے درد کو بھی لائک کیا جاتا ہے۔ ایک ایسی جگہ جہاں کسی کے درد کا تماشہ بنا دیا جاتا ہے۔ آج کل یہ بخوبی دیکھا جاسکتا ہے کہ روز بروز فیس بک پر دل دہلا دینے والی ویڈیوز اپ لوڈ کی جاتی ہیں مثلاً کسی جگہ حادثہ ہوجاتا ہے، تو سب سے پہلے حادثے کو کیمرے میں قید کیا جاتا ہے۔ کوئی انسان موت اور زندگی کی کشمکش میں مدد کے لیے فریاد کرتا رہتا ہے لیکن مدد کرنے سے پہلے اس کی ویڈیو بنائی جاتی ہے اور فیس بک پر اپلوڈ کی جاتی ہے۔ اتنا ہی نہیں انسان کا ضمیر اس قدر مر چکا ہے کہ فیس بک پر شہرت حاصل کرنے کے لیے اب مردوں کو بھی بخشا نہیں جاتا! دنیا سے چھوڑ کر جانے والے عزیز نوجوانوں، بہنوں اور بیٹیوں کی تصاویر اور ویڈیوز کو ان کے اہل خانہ کی اجازت کے بغیر فیس بک پر اپ لوڈ کیا جاتا ہے۔ دراصل جب سے فیس بک نے Monetization کا عمل شروع کیا ہے یعنی فیس بک چینل یا پیج سے پیسے کمانے کا ایک طریقہ کار، تب سے ایسی چیزوں میں کافی اضافہ ہوا ہے۔ خواہ کسی کا جنازہ ہو، کسی کی شادی ہو، کوئی شراب پی کر پکڑا گیا ہو، کوئی چوری کی واردات میں پھنس گیا ہو، یہاں تک کہ لحد میں ڈالتے وقت مردے کی بھی ویڈیو بنا کر فیس بک پر اپ لوڈ کی جاتی ہے۔

فیس بک کی وجہ سے سب سے زیادہ نقصان یہاں کی صحافت کو پہنچا ہے۔ ہاتھ میں مائیک لے کر کوئی بھی شخص اپنے نام کے آگے فیس بک پر Jouranlist لکھ دیتا ہے اور بہت دفعہ جعلی اور غیر مستند خبروں کو آگ کی طرح پھیلانے میں ان لوگوں نے اچھا خاصا کردار نبھایا ہے۔ فیس بک پر سب سے بڑی فوج خودساختہ صحافیوں کی ہے، جو اسے ایسی ویڈیوز اپلوڈ کرتے رہتے ہیں جن کا صحافت سے دور دور تک کا واسطہ نہیں رہتا اور لوگوں کو ان ویڈیوز کو شیئر کرنے کی تلقین کرتے رہتے ہیں۔ دراصل ان کا مقصد صحافت نہیں بلکہ خود کو اور اپنے پیج یا چینل کو پروموٹ کرنا ہے، جو بعد میں ان کی کمائی کا ایک ذریعہ بن سکتا ہے۔ کچھ صحافی حضرات کسی کہانی کو لے کر زور زور سے روتے بھی ہیں کیونکہ رونے والی ویڈیوز سب سے زیادہ شیئر ہوتی ہیں اور ایسی ویڈیوز پر اچھی خاصی views بھی ملتی ہیں۔

بات یہاں ختم نہیں ہوتی، دین کے نام پر لوگوں کو بیوقوف بنانا اب عام سی بات ہوگئی ہے۔ کبھی روٹی پر اللہ کا نام، کبھی تربوزے پر تو کبھی آم پر، اسی طرح بادل میں اڑتا ہوا گھوڑا دکھانا، چاند پر خانہ کعبہ کی تصویر دکھانا وغیرہ وغیرہ اور پھر اللہ کا واسطہ دے کر ان ویڈیوز کو زیادہ سے زیادہ شیئر کرنے کی تلقین کرنا محض ایک جھوٹی ترکیب کے سوا کچھ نہیں۔ یہ ویڈیوز کو edit کر کے ایک نیا فرضی ویڈیو بنا کر پیسے کمانے کے طریقے ہیں۔ یہاں پوسٹ یا ویڈیو کو دیکھنے سے پہلے ہی شیئر کیا جاتا ہے اور اس میں یہاں کی تعلیم یافتہ عوام بھی شامل ہے۔

سماج کے ناقص انسانوں کو بھی بخشا نہیں جاتا۔ محض صارفین کی تفریح کے لیے سیدھے سادے اور ذہنی مرض میں مبتلا لوگوں کا ویڈیو بنا کر فیس بک پر ڈالا جاتا ہے اور اس طرح ایک ناقص انسان کا تماشہ بنا کر پوری دنیا کو دکھایا جاتا ہے۔ callPrank کر کے لوگوں کا مذاق اڑایا جاتا ہے اور ایسی فحش چیزوں کو بڑی جلدی مقبولیت حاصل ہوجاتی ہے اور لاکھوں میں لوگ ایسی ویڈیوز کو دیکھنا پسند کرتے ہیں ورنہ کسی انسان کا مذاق اڑا کر لاکھوں میں views حاصل کرنا کیسے ممکن ہے؟ گویا فیس بک سے کوئی چیز نہ بچ سکی، کس کے گھر میں کیا پک رہا ہے، کون گھر سے باہر ہے، کون کھیتوں میں ہے، کون پکنک پر گیا ہے یہ تو چند معمولی سی باتیں ہیں۔ میرے ایک دوست نے مسجد میں نماز پڑھتے پڑھتے تصویر کھینچ کر اپنی بیوی کو Tag کیا تاکہ اس کو بھروسہ ہوجائے کہ اس کا شوہر نماز کا پابند ہے۔

میں یہ مضمون لکھ ہی رہا تھا کہ اچانک میرے فون سے زور سے آواز آئی۔ دیکھا تو فیس بک باتیں کرنے لگا۔ فیس بک بولا بھائی کیا لکھ رہے ہو، میں نے سب کچھ دیکھ لیا، تم بھی یہ مضمون لکھ کر فیس بک پر ہی اپلوڈ کرنے والے ہو! لیکن ایک بات سنو تمہارے جموں کشمیر کا خدا ہی حافظ! تمہارے لکھنے سے کچھ نہیں ہونے والا۔ میں نے پوری دنیا کا سفر کیا ہے لیکن سب سے زیادہ پریشان ریاست جموں وکشمیر میں ہوا۔ باہری دنیا میں لوگ اچھے ویڈیوز اور پوسٹس کو پسند کرتے ہیں اور ضرورت ہونے پر شیئر بھی کرتے ہیں۔ لیکن یہاں کچھ الگ ہی ماجرا ہے۔ میں نے پوچھا بھائی کیا ماجرا ہے؟

فیس بک بولا! ادھر آدمی کتنا بھی اچھا لکھے اس کو اردو اخبار کی طرح اور تمہارے مضمون کی طرح کوئی نہیں پڑھنے والا، لائک اور شیئر تو دور کی بات ہے اس کے برعکس فحش اور فرضی چیزوں کو یہاں کے لوگ بے حد پسند کرتے ہیں اور ان کو مزید پھیلانے میں پہل کرتے ہیں۔ فیس بک کہنے لگا کہ اس نے سنا تھا "نیکی کر دریا میں ڈال" مگر ادھر تو معاملہ یوں ہے۔۔ " کچھ بھی کر! فیس بک پر ڈال "۔۔۔ میں نے فیس بک سے استدعا کی کہ اس سنگین مسئلے کو کیسے حل کیا جاسکتا ہے۔ فیس بک کہنے لگا کہ وہ صرف اور صرف یہاں کے لوگوں کی سوچ پر منحصر ہے۔ میرے ہاتھ میں ہوتا تو میں ایسے افراد کے facebook account ہی بند کرتا لیکن میں بھی کسی کا نوکر ہوں۔ میرا بھی کوئی boss ہے۔ جس طرح یہاں سرکاری ملازموں کو سوشل میڈیا پر منہ کھولنے پر پابندی عائد کی گئی ٹھیک اسی طرح میری زبان پر بھی سیل لگا دی گئی ہے۔ یہاں کوئی بھی بنا روک ٹوک کے اکاؤنٹ کھول سکتا ہے اور کچھ بھی لکھ سکتا ہے۔ میں بھی تمہاری طرح بے بس ہوں۔ فیس بک کی آنکھوں میں آنسو آنے لگے۔ بیچارہ یہاں کے لوگوں سے بڑا پریشان تھا اور چلتے چلتے بول کے گیا کہ جب تک یہاں کے لوگوں کی سوچ میں بدلاؤ نہیں آئے گا، یہاں کے تعلیم یافتہ نوجوان لوگوں کو سوشل میڈیا کے صحیح استعمال سے آگاہ نہیں کریں گے، محض پیسوں کی خاطر یا شہرت کی خاطر لوگ ویڈیوز بنانا بند نہیں کریں گے تب تک بدلاؤ کی امید رکھنا بے کار ہے اور ہاں اس مضمون کو بھی گنے چنے لوگ ہی پڑھیں گے۔ بس اتنا کہہ کر فیس بک کی آواز آنی بند ہوجاتی ہے۔

اکنگام انت ناگ
fazilshafibhat@gmail.com

ادارہ کا مصنف کی آراء سے متفق ہونا لازمی نہیں

وطن سرینگر

خواتین کو برابری کا درجہ دینا وقت کی مانگ

جیسے جیسے ہندوستان معاشی طور پر ترقی کر رہا ہے، ملک سے خواتین کو بااختیار بنانے کی سمیت سماجی اور انسانی ترقی پر زیادہ توجہ دینے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے "خواتین اور لڑکیوں کے انسانی حقوق کی وکالت، امتیازی طرز عمل کا مقابلہ کرنا اور ان کرداروں اور دقیانوسی تصورات کو چیلنج کرنا جو عدم مساوات اور اخراج پیدا کرتے ہیں"۔ خواتین کو بااختیار بنانا صنفی مساوات کے حصول کے لیے ایک اہم پہلو ہے، جہاں مرد اور عورت دونوں کو تعلیم، صحت کی دیکھ بھال، معاشی شراکت اور ذاتی ترقی کے لیے یکساں اختیارات اور مواقع حاصل ہیں۔

جبکہ اسکینڈینیوین ممالک جیسے کہ آئس لینڈ، سویڈن، فن لینڈ اور ناروے نے صنفی فرق کو کم کرنے میں پیش رفت کی ہے، مشرق وسطی، جنوبی ایشیا اور افریقہ میں اہم معاشی اور سماجی تفاوتیں گہری ہیں۔ خواتین کو بااختیار بنانے کی طرف ہندوستان کے سفر میں اونچ نیچ کا حصہ ہے۔ اس نے بین الاقوامی کنونشنوں کی توثیق کر کے اور صنفی عدم مساوات کو ختم کرنے کے لیے گھریلو پالیسیاں تشکیل دے کر فائدہ اٹھایا ہے۔ حکومت نے بین الاقوامی ایجنسیوں کے لیے ریاستی حکومتوں، مقامی غیر سرکاری تنظیموں اور پرائیویٹ کارپوریشنوں کے ساتھ مل کر مختلف سماجی و اقتصادی پس منظر سے تعلق رکھنے والی خواتین کی مدد کے لیے بہت سے منصوبوں پر کام کرنے کی جگہ بنائی ہے۔ ان کوششوں کے باوجود، صنفی مساوات کے عالمی سروے میں ہندوستان کی درجہ بندی میں گزشتہ برسوں میں خاطر خواہ بہتری نہیں آئی ہے۔

ہندوستانی آئین کے آرٹیکل 14 سے 16 کے تحت مردوں اور عورتوں کے مساوی حقوق متعین کیے گئے ہیں، جو 26 جنوری 1950 کو نافذ ہوا تھا۔ جنس کی بنیاد پر امتیازی سلوک سختی سے ممنوع ہے۔ 1947 میں ہندوستان کی آزادی کے دوران ہندوستانی خواتین کو عالمی حق رائے دہی حاصل ہوا، اس سے بہت پہلے کہ کئی مغربی ممالک نے خواتین کو ووٹ کا حق دیا تھا۔ ہندوستان جدید تاریخ کا دوسرا ملک تھا جس نے 1966 میں ایک خاتون رہنما، اندرا گاندھی کو، ایک اور جنوبی ایشیائی ریاست، سری لنکا، نے 1960 میں سریماوو بندارنائیکے کو منتخب کیا۔

نئی دہلی نے خواتین کے خلاف امتیازی سلوک کو ختم کرنے کے لیے کلیدی بین الاقوامی کنونشنوں کی توثیق کرنے کے لیے بھی ٹھوس کوشش کی ہے۔ یہ انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن (ILO) کا بانی رکن ہے اور اس نے 47 کنونشنز اور ایک پروٹوکول کی توثیق کی ہے۔[4] اس نے 1980 میں خواتین کے خلاف تمام قسم کے امتیازی سلوک کے خاتمے کے کنونشن پر دستخط کیے (CEDAW)[5] اور 1993 میں کچھ تحفظات کے ساتھ اس کی توثیق کی۔ اس نے ابھی CEDAW کے اختیاری پروٹوکول اور خواتین، امن اور سلامتی سے متعلق قومی ایکشن پلان کی توثیق کرنی ہے۔ ملک کے اندر، جہیز کی ممانعت ایکٹ، 1961 اور گھریلو تشدد سے خواتین کے تحفظ کا ایکٹ، 2005 نافذ کیا گیا ہے تاکہ جہیز اور گھریلو تشدد کی مثالوں کو جرم قرار دیا جائے۔ حکومت نے نجی شعبے کے لیے 2017 میں میٹرنٹی بینیفٹ ایکٹ کے تحت زچگی کی چھٹی کو 12 ہفتوں سے بڑھا کر 26 ہفتے کر دیا۔

جاری۔۔۔

Office of the Naib Tehsildar Pattan

Sub.. issuance of registration order in respect of delayed birth..

Public Notice..

The registrar birth EO MC pattan has submitted a case file pertaining to birth of Inabat Irshad D/o Irshad Hussain Mir R/o Newrun Chuker with verified date of birth 21/08/2020 occurred at SDH pattan in this connection if any body having objection for issuance of said certificate he may contact to this office within 04 days after that no objection shall be entertained.

Sd

Naib Tehsildar Pattan

Office of the Naib Tehsildar Pattan..

Sub..Issuance of registration order in respect of delayed birth.

Public Notice..

The registrar birth EO MC pattan has submitted a case file pertaining to birth of Aayat Zehra D/o Nawaz Ahmad Malla R/o Duslipora with verified date of birth 10/07/2020 occurred at SDH pattan in this connection if any body having objection for issuance of said certificate he may contact to this office within 04 days after that no objection shall be entertained.

Sd

Naib Tehsildar Pattan

GOVERNMENT OF JAMMU AND KASHMIR
OFFICE OF THE NAIB TEHSILDAR ZAINAKOTE SRINAGAR

SUBJECT . APPLICATION ON BEHALF OF SHRI/SMT HAJRA D/O QAZI MOHAMMAD YOUSUF R/O PARIMPORA TEHSIL CENTRAL SRINAGAR FOR ISSUANCE OF RELATIONSHIP CERTIFICATE IN TERMS S.O 75 DATE 27TH MARCH. 2025

PUBLIC NOTICE

NOTICE IS HEREBY GIVEN FOR THE INFORMATION OF PUBLIC IN GENERAL THAT SHRI/SMT HAJRA D/O QAZI MOHAMMAD YOUSUF R/O PARIMPORA SRINAGAR SGR

SRINAGAR TEHSIL CENTRAL SRINAGAR WHO HAS APPLIED FOR RELATIONSHIP CERTIFICATE IS RELATED TO THE PERSON (S) MENTIONED BELOW AND THE NATURE OF RELATIONSHIP IS AS STATED.

S.NO	NAME OF FAMILY MEMBER	RELATION WITH DECEASED	AGE	MARITAL STATUS
1	MUNEERA ANDRABI	DAUGHTER	62	MARRIED
2.	QAZI IMTIYAZ AHMAD	SON	58	DO
3.	KIFAT MEHRAJ	DAUGHTER	56	DO

ANY PERSON OR PERSONS HAVING ANY RIGHT TITLE OR INTEREST BY WAY OF SUCH CLAIM AGAINST THE SUBJECT MATTER SUBMIT THEIR CLAIM IN WRITING TO THE UNDERSIGNED ALONG WITH THE DOCUMENTARY EVIDENCES IN SUPPORT OF HIS THEIR CLAIM THERE OF WITHIN A PERIOD OF SEVEN DAYS OF THE PUBLICATION OF SAID NOTICE FAILLING WHICH THE CLAIMS IF ANY SHALL BE DEEMED TO HAVE WAIVED.

NAIB TEHSILDAR
ZAINAKOTE SRINAGAR

GOVERNMENT OF JAMMU AND KASHMIR
OFFICE OF THE CHILD DEVELOPMENT PROJECT OFFICER POSHAN PROJECT KHAG

Advertisement Notice: No. 03 of 2025
Dated: 30-12-2025

Subject: Advertisement for Recruitment of Sanginis (Anganwadi Workers) and Sahayikas (Anganwadi Helpers) in Anganwadi Centres of Poshan Project Khag.

Reference:

1. Government order No: 222-JK (SWD) of 2022 dated: 30-11-2022.
2. Government order No: 103-JK (SWD) of 2023 Dated: 28-04-2023.
3. Joint Director Poshan Letter No: MD/POSHAN/47135-46 Dated: 24-12-2025.
4. District Programme Officer Poshan Budgam Vide No: PO-ICDS / Advt / AWW-H / 01 Dated: 29-12-2025.

Approval has been accorded, vide letter No: 103-JK (SWD) of 2023 Dated: 28.04.2023 for filling up of various vacancies of Sanginis (Anganwadi Workers) and Sahayikas (Anganwadi Helpers) in Anganwadi Centers of POSHAN Project Khag, as per the details given below:

S.No	Name of Project	Name of Post	No. of Post
01	Poshan Project Khag	Sanginis (Anganwadi Workers)	04 (Four)
02		Sahayikas (Anganwadi Helpers)	06 (Six)
Total		10 (Ten)	

Applications are invited in the Prescribed Performa in Annexure "A" from the eligible candidates for engagement as Anganwadi Worker and Anganwadi Helper on Honorarium basis for aforementioned posts of Anganwadi Centers. The important dates/details with regard to the posts are as under:

a) Date of commencement for submission of application 30-12-2025
b) Last date for submission of applications is 18-01-2025
c) Annexure B- Name of the Post, Location/Ward, Qualification and Criteria for selection
d) Annexure C- Affidavit

ANNEXURE 'A' S.No. ....

Format of Application

1. Name of POSHAN Project KHAG
2. Name of Angnawadi Centre ____________
3. Post applied for ____________
4. Name of the Candidate ____________
5. Father's name ____________
6. Husband's name ____________
7. Residence ____________

Ward No. ____________

8. Address of Correspondence ____________
9. Contact No. ____________
10. Date of Birth ____________
11. Age as on 01-01-2025 ____________
12. Academic Qualification ____________

Photograph of the applicant duly attested by Gazetted Officer

Sr. No	Examination Passed	Board/University	Year of Passing	Marks Obtained	Total Marks	Percentage

13. Do the candidate belong to Retiring AWW/AWH (Yes/No)
14. Document Attached:

Signature of Candidate ____________

Date: ____________

ANNEXURE "B"

Detail of Vacant Posts (AWW) (AWH) alongwith name and location of AWC:

S.No	Name of Anganwadi Centre	Name of Panchayat/Municipality Ward	Name of Post	No. of Posts
01	Badran B Pendaboni	Ward No. 11 Badran	Anganwadi Worker	1
02	Kokerbagh F Khatana Mohallla	Ward No. 01 Kokerbagh	Anganwadi Worker	1
03	Habbar Lassipora A	Ward No. 01 Habbar Lassipora	Anganwadi Worker	1
04	Trapay A	Ward No. 09 Nagabal	Anganwadi Worker	1
05	Khanpora B	Ward No. 04 Khanpora	Anganwadi Helper	1
06	Shugan H Dar Mohalla	Ward No. 01 Sugan B D	Anganwadi Helper	1
07	Khag B Apari Bagh	Ward No. 1 Khag A	Anganwadi Helper	1
08	Sitharan G Doli Mohalla	Ward No. 3 Sitharan	Anganwadi Helper	1
09	Sugan A Punchi Wala Check	Ward No. 2 Sugan B D	Anganwadi Helper	1
10	Habbar Lassipora A	Ward No. 1 Habbar Lassipora	Anganwadi Helper	1

Eligibility:

A. For Anganwadi Workers

1. The candidate must be domicile of the UT of J&K.
2. Women candidates in the age group of 18–37 years shall be eligible.
3. The candidate should be a resident of the electoral ward where Anganwadi Centre is situated. Name in the voter list for the ward shall be considered as the proof of residence of the candidate. In case the name of the candidate appears in the voter list along with her parents, then she must provide certificate of being un-married issued by the concerned Tehsildar. Where ever, there is any dispute as to residence for any reason, then a residence proof certifying the ward of residence from the concerned SDM/ACR shall be considered.
4. Minimum qualification for Anganwadi Worker shall be 10+2 and maximum graduation. In case no 10+2 pass candidate is available in the ward, 10+2 pass candidate from the adjoining ward shall be considered which would require prior approval of Mission Director, Mission POSHAN.
5. In case suitable candidate is not available for adjoining ward, candidate from the nearest ward within the Panchayat can be considered subject to the approval of the Mission Director, Mission POSHAN.
6. Weightage shall be given on the basis of marks obtained in 10+2 and selection shall be done purely on merit basis and not other criteria to be considered.
7. In case of tie in merit of the eligible candidate, candidate with higher age will be preferred.
8. Candidate with qualification higher than graduation shall not be considered.

B. Anganwadi Helpers

1. The selection of Helper shall be restricted to the electoral ward where Anganwadi Centre is located.
2. Women candidates in the age group of 18–37 years shall be eligible.
3. The candidate must be domicile of the UT of J&K.
4. Minimum qualification for Anganwadi Helper shall be matriculation.
5. In case no matriculate candidate is available in the ward, candidates with qualification not less than standard shall be considered.
6. The committee shall select the most destitute/needy married woman of the ward as helper from amongst those who fulfill the qualification criteria. In case no married candidate is available, unmarried candidate may be considered.

C. In case eligible candidate is available within the family of retiring AWWs/AWHs, said candidate shall qualify for additional two percentage points.

Document Verification

1. The candidate who is shortlisted for Document verification will be required to appear for Document Verification along-with the original documents as well as self-attested Photocopy of each document as per the Advertisement Notification. The candidate must be in possession of the prescribed academic qualification and other document like Domicile Certificate, on or before the last date of submission of application form.

a) Marks sheet(s)/Diploma/Degree of the qualification prescribed for the post as per Advertisement Notification.
b) Date of Birth/Matriculation Certificate.
c) Domicile Certificate.
d) Unmarried Certificate (where required).

2. Candidates have to bring two passport size recent color photographs and one original Photo ID proof. Photo ID proof can be:

i) Aadhaar Card
ii) Voter ID card.

3. The candidate who are supposed to furnish various certificates issued by or before the prescribed cut-off date shall be required to produce them at the time of Document Verification or as may be sought by the Committee; in case of failure, the committee shall take necessary decision which shall be final.

ANNEXURE C

All applicants to submit affidavit stating following facts:

1. All Documents submitted are correct, without any mismatch, scanning, duplicate or fallacious in nature. If found incorrect or in any of the above stated situation the candidature of deponent may be cancelled and liable to action under law.
2. Maximum qualification is Graduation for vacancy of Anganwadi worker and Class X for and this is as per facts and onus of proving it to be true lies with the deponent.
3. The deponent has read the HR policy no. 222-JK(SWD) of 2022 dated: 30.11.2022 and is well versed with all salient features of the policy and shall be applicable to the deponent in case of selection as Anganwadi worker/ Anganwadi Helper.

No.: CDPO/ICDS/KHG/POSHAN/Advt./2025/ 749261 Date: 30-12-2025

Sd/-Child Development Project Officer
Poshan Project Khag

DIPK No: 9549/25

باقیات

101

مطابق وادی کشمیر میں گزشتہ **24** گھنٹوں کے دوران آگ لگنے کے کئی واقعات دیکھنے میں آئے، جس میں متعدد اضلاع میں **15** الگ الگ واقعات رپورٹ ہوئے، جس سے رہائشی مکانات، تجارتی ادارے، مذہبی ڈھانچے، گھاس کے ڈھیر اور درخت متاثر ہوئے۔ محکمہ فائر اینڈ ایمرجنسی سروس نے اعداد وشمار فراہم کرتے ہوئے

102

ہے۔ ہم اس کا بڑا حصہ **20** فروری کے قریب رمضان کے مقدس مہینے کے آغاز سے پہلے مکمل کرنا چاہتے ہیں۔ سیشن کا بقیہ حصہ **21** مارچ کو متوقع عید کی تقریبات کے بعد ہو سکتا ہے۔ تاہم راتھر نے کہا، ابھی تک تاریخوں کو حتمی شکل نہیں دی گئی ہے۔

103

میں کوئی بڑی تبدیلی دیکھنے میں نہیں آئی ہے جس کی وجہ سے کسان اور سیاحت سے وابستہ لوگو تاحال بہتر برف باری کا مسلسل انتظار کر رہے ہیں۔ وادی کشمیر کے بالائی علاقوں میں گزشتہ دو روز کے دوران وقفے وقفے سے ہلکی برف باری ہوئی ہے

104

اور چوراہے بھگوان رام کی روح سے گونج رہے ہیں۔ انہوں نے کہا "روحانی چمک اب صرف ایودھیا تک

محدود نہیں رہی ہے، بلکہ پورے اودھ اور ملک میں پھیل گئی ہے۔

105

میں ٹوٹو میو میو شروع ہوئی۔ اس حوالے سے وادی کے بیشتر مقامات سے لوگوں نے بتایا کہ ڈرائیورں نے الگ الگ طریقوں سے **18** فیصد اضافے کو نافذ کیا ہے

106

اور آپ کے خاندانوں کے لیے خوشی، اچھی صحت اور خوشحالی لائے۔ ہندوستانی فوج پوری چوکسی اور عزم کے ساتھ ملک کی سلامتی کو یقینی بنا رہی ہے"۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ سال آپریشن سندور کے تحت دشمن کے مذموم عزائم کو ٹھوس اور فیصلہ کن کارروائی کے ذریعے منہ توڑ جواب دیا گیا اور یہ آپریشن آج بھی جاری ہے۔

107

نہیں۔ رمضان نے کہا، "پارٹی میں کوئی دراڑ نہیں ہے۔ آغا روح اللہ جوان ہیں اور چاہتے ہیں کہ چیزیں جلد ہو جائیں۔ بس یہی فرق ہے۔ ہمارے مقاصد اور سمت ایک ہے، لیکن اس طرح کے معاملات کو عملی جامہ پہنانے میں وقت لگتا ہے

108

ڈیپارٹمنٹ (جی اے ڈی) کے جاری کردہ احکامات کے ذریعے دوبارہ سروس میں لایا گیا تھا۔ اس سے قبل ایک اور

ریٹائرڈ اہلکار کو بھی اسی طرح محکمہ سیاحت میں جگہ دی گئی تھی

109

کواٹر پر صحافیوں سے بات کرتے ہوئے ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کہا کہ بہت سی کوتاہیاں ہوں گی اور بہت سی کامیابیاں ہوں گی، لیکن وہ آگے بڑھتے رہیں گے۔

110

سول ڈیفنس اور اسٹیٹ ڈیزاسٹر ریسپانس فورس (**SDRF**)، جموں وکشمیر نے تمام افسران، اہلکاروں، ہوم گارڈس، سی ڈی اور جموں تنظیم کے رضا کاروں اور کشمیر کے لوگوں کو اپنی

گرمجوشی اور دلی مبارکباد پیش کی

111

سال پرانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی کا احتساب کرنا بلا جواز ہے جب وہ ایک دہائی سے زیادہ اقتدار میں تھی اور اسے پہلے اپنے ریکارڈ کا جواب دینا ہوگا۔

112

سیاحوں نے کہا کہ گلمرگ کے گنڈولا ایک الگ قسم کا تجربہ ہے کیونکہ جب انسان گنڈولا میں سفر کرتا ہے تو ایک الگ ہی نظارہ ہوتا ہے۔ اس دوران سرمائی کارنیوال کا افتتاح ممبر اسمبلی گلمرگ، فاروق احمد شاہ اور محکمہ سیاحت کے سینئر

از دفتر ایگزیکٹیو مجسٹریٹ درجہ اول ساؤتھ تحصیل سرینگر

عنوان: درخواست منجانب کمل جیت سنگھ ہندل ولد مہیم سنگھ ہندل ساکنہ درشن وہار موہالی پنجاب۔ بمراد عطائی پیدائشی/اموات سرٹیفکیٹ بتقرر 08/09/1982 بوجہ تاخیر بحق کمل جیت ہندل ولد مہیم سنگھ ہندل ساکنہ درشن وہار موہالی پنجاب

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں سائل کا درخواست ہے کہ سائل کے پیدائش سرٹیفکیٹ بتقرر 08/09/1982 حاصل کرنے میں تاخیر ہوئی ہے اور اس نسبت سائل نے بیان حلفی اور میونسپلٹی SMC سے NOC حاصل کر کے شامل کاغذات ہے۔ اس بارے میں بذریعہ اشتہار ہر خاص وعام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو پیدائش سرٹیفکیٹ بحق سائل بتقرر 08/09/1982 اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

ایگزیکٹیو مجسٹریٹ درجہ اول ساؤتھ تحصیل سرینگر

از نیابت سرکل لاوے پورہ تحصیل سنٹرل سرینگر

مضمون: درخواست منجانب مبشر ولد غلام محمد گوجری ساکنہ شیخ العالم ہوکرسر ڈینہ کوٹ سرینگر نسبت اجرائی OBC سرٹیفکیٹ بذمرہ گوجری

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں درخواست سائل ہے کہ وہ طبقہ گوجری سے تعلق رکھتا ہے اور اس نسبت سائل خواہاں ہے کہ اسکے حق میں OBC سرٹیفکیٹ بذمرہ گوجری اجرا فرمائی جائے۔ بروئے رپورٹ پٹواری حلقہ سائل کا کنبہ بذیل درج ہے۔

نام افراد کنبہ	عمر	رشتہ	پیشہ	آمدنی ماہانہ
غلام محمد گوجری	۶۶	والد	پنشنر	34090
رفیقہ	۶۱	والدہ	گھریلو کام	
باسط مبشر	۳۴	سائل	پرائیویٹ کام	10000
انیس محمد	۳۱	برادر	زیر تعلیم	

اس کے علاوہ اور کوئی رپورٹ میں نہیں ہے۔ قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے ہر خاص وعام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ہذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار سرکل لاوے پورہ تحصیل سنٹرل

از نیابت سرکل لاوے پورہ تحصیل سنٹرل سرینگر

مضمون: درخواست منجانب محمد اشرف پرے ولد عبدالحمید پرے ساکنہ رنبیر گڈھ پرتاپ گڈھ سرینگر نسبت اجرائی income dependency سرٹیفکیٹ

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں سائل نے ایک درخواست پیش کی ہے۔ اس سلسلے میں پٹواری حلقہ سے رپورٹ طلب کی گئی جس رو سے محمد اشرف پرے ولد عبدالحمید پرے ساکنہ رنبیر گڈھ پرتاپ گڈھ سرینگر کا کنبہ بذیل ہے۔

نام افراد کنبہ	عمر	رشتہ	پیشہ	آمدنی ماہانہ
محمد اشرف پرے ولد عبدالحمید پرے	۳۰	سائل	ایس پی او	۱۲۰۰۰
عبدالحمید پرے	۶۰	والد	بیمار	
عطیقہ بانو	۵۵	والدہ	گھریلو کام	
سہیل حمید	۳۲	بھائی	زیر تعلیم	
روبینہ بانو	۲۵	بیوی	گھریلو کام	

اس کے علاوہ اور کوئی رپورٹ میں نہیں ہے۔ قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے ہر خاص وعام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ہذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار سرکل لاوے پورہ تحصیل سنٹرل

از دفتر ایگزیکٹیو مجسٹریٹ درجہ اول ساؤتھ تحصیل سرینگر

عنوان: درخواست منجانب محبوبہ ولد/دختر/زوجہ غلام احمد خان ساکنہ ستھرا شاہی بمراد عطائی پیدائشی/اموات سرٹیفکیٹ بتقرر 01/01/1943 بوجہ تاخیر بحق کمل جیت ہندل ولد مہیم سنگھ ہندل ساکنہ درشن وہار موہالی پنجاب

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں سائلہ کا درخواست ہے کہ سائلہ کے پیدائش سرٹیفکیٹ بتقرر 01/01/1943 حاصل کرنے میں تاخیر ہوئی ہے اور اس نسبت سائلہ نے بیان حلفی اور میونسپلٹی SMC سے NOC حاصل کر کے شامل کاغذات ہے۔ اس بارے میں بذریعہ اشتہار ہر خاص وعام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو پیدائش سرٹیفکیٹ بحق سائل بتقرر 01/01/1943 اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

ایگزیکٹیو مجسٹریٹ درجہ اول ساؤتھ تحصیل سرینگر

از نیابت سرکل زینہ کوٹ تحصیل سنٹرل سرینگر

مضمون: درخواست منجانب منظور احمد خان ولد شبیر احمد خان وعبدالرحمان وغیرہ پسران ودختران منظور احمد خان ساکنان کپوارہ ترہگام حال پارم پورہ سرینگر بغرض حصول ST سرٹیفکیٹ بذمرہ (For UT/Central)(PEG)

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کے نسبت سائلان نے درخواست آن لائن بغرض حصول ST سرٹیفکیٹ بذمرہ PEG پیش کی ہے۔ اس سلسلے میں پٹواری حلقہ اطلاع کی اصل پیدائش کپوارہ ترہگام ہے اور اس وقت پارم پورہ میں رہائش پذیر ہے۔ سائلان اس وقت ST سرٹیفکیٹ بذمرہ PEG حاصل کرنے کے خواہاں ہے۔ رپورٹ کے مطابق سائلان کی تفصیل بذیل ہے۔

نام افراد کنبہ	عمر	رشتہ	پیشہ	آمدنی ماہانہ
منظور احمد خان ولد شبیر احمد خان	۴۹		تجارت	۱۰۰۰۰
دلشادہ بیگم زوجہ منظور احمد	۴۸		گھریلو کام	
عبدالرحمان ولد منظور احمد	۱۸		زیر تعلیم	
عبدالمنان خان ولد۔۔۔	۱۵		...	
خان ماریا دختر۔۔۔	۱۰		...	

اس کے علاوہ اور کوئی رپورٹ میں نہیں ہے۔ قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے ہر خاص وعام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ہذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار سرکل زینہ کوٹ تحصیل سنٹرل سرینگر

از نیابت بونہ مکیامہ بااجلاس نائب تحصیلدار بونہ مکیامہ

عنوان: درخواست منجانب عبدالحمید ڈار ولد محمد شعبان ڈار ساکنہ پیٹھ مکیامہ تحصیل ماگام بغرض حصول لیگل ہیئر (وارثان جائز) سرٹیفکیٹ بوجہ فوتیدگی والد محمد شعبان ولد محمد عبداللہ ڈار ساکنہ پیٹھ مکیامہ۔

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں درخواست سائل ہے کہ اس کا والد محمد شعبان ڈار ولد محمد عبداللہ ڈار مورخہ 18/11/2025 کو فوت ہو چکا ہے۔ اس نسبت سائل خواہاں ہے کہ اسکے حق میں لیگل ہیئر سرٹیفکیٹ اجرا فرمائی جائے مطابق رپورٹ پٹواری متوفی کا کنبہ بذیل افراد پر مشتمل ہیں۔

نام افراد کنبہ	عمر	رشتہ	پیشہ	کیفیت
عبدالحمید ڈار ولد محمد شعبان	۵۵	پسر	مزدوری	
محمد رمضان ڈار ولد۔۔۔	۵۰	---	...	
عبدالرشید ڈار ولد۔۔۔	۴۰	---	....	

اس کے علاوہ اور کوئی وارثان جائز نہیں ہے۔ قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے ہر خاص وعام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ہذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار بونہ مکیامہ

PUBLIC NOTICE

Correction of Name and Parentage Details in Service Records

I wish to inform all concerned parties that I require a correction of my name and parentage details in my service records. The records currently list my name and parentage as:

Name: Yasir Afroze Bhat
S/O: Mohd Afroze Bhat R/O KULGAM .

The correct particulars, as mentioned in my matriculation/academic certificates, are:

Name: Yasir Afroz Bhat
S/O: Mohammad Afroz Bhat R/O KULGAM . If anyone has any objection to this correction, they are requested to submit their objections within 1 week from the date of publication of this notice.

BEFORE THE HON`BLE PRINCIPAL DISTRICT AND SESSIONS JUDGEVAT BUDGAM

FROM THE OFFICE OF ADVOCATE RAYEES AHMAD TANTRY

1. MST. MEHTABI
2. MST RAJA BEGUM
3. MST ZAINA BEGUM
4. MST SARA BEGUM
5. MST HAFEEZA
6. ABDUL RASHID KHAN

DAUGHTERS OF ALI KHAN
R/O RAIYAR BEERWAH TEHSIL KHANSAHIB DIST BUDGAM
[CAVEATORS]

Versus

Public at Large

...Non-Caveator's

In the matter of : Caveat Petition.

The caveators apprehand that the non-caveator may file any suit or writ or any apeal at the back of the caveators and may manage to get ex parte order , therefore the caveators submit in case of any Writ Petition/Appeal/Suit or such proceedings are filed before this Hon'ble court by the non-Caveator's against the Caveators the Caveator's or the counsel for the Caveator's may be provided an reasonable opportunity of being heard before passing any of the order in the said Writ Petition/Appeal/Suit or any Proceeding otherwise the Caveator's may suffer such an irreparable loss and injury which cannot be compensated later on in any manner and same would be an abuse of the process of the court.

Office of the Naib Tehsildar Pattan

Sub. issuance of registration order in respect of delayed birth..

Public Notice..

The registrar birth EO MC pattan has submitted a case file pertaining to birth of Qamar Ali Dar s/o Ghulam Mustafa Dar R/o Zadi mohalla Rakh Duslipora Tehsil Singapora with verified date of birth 17/06/2020 occurred at SDH pattan in this connection if any body having objection for issuance of said certificate he may contact to this office within 04 days after that no objection shall be entertained.

Sd

Naib Tehsildar Pattan

Office of the Naib Tehsildar Pattan.

Sub.. issuance of registration order in respect of Delayed birth..

Public Notice..

The registrar birth EO MC pattan has submitted a case file pertaining to birth of Zaira Jan D/o Zahoor Ahmad Pandith R/o Nangripora Mughama with verified date of birth 19/07/2021 occurred at SDH pattan in this connection if any body having objection for issuance of said certificate he may contact to this office within 04 days after that no objection shall be entertained.

Sd

Naib Tehsildar Pattan

Office of the Naib Tehsildar Pattan.

Sub . issuance of registration order in respect of delayed birth..

Public Notice..

The registrar birth EO MC pattan has submitted a case file pertaining to birth of Zahid Yousuf Mir s/o Mohd Yousuf Mir R/o Para Mohalla Pattan with verified date of birth 06/04/2009 occurred at home in this connection if any body having objection for issuance of said certificate he may contact to this office within 04 days after that no objection shall be entertained.

Sd

Naib Tehsildar Pattan

ہنستے رہئے جیتے رہئے

ہنسنا، مسکرانا اور خوش رہنا اتنا ہی ضروری ہے جتنا ورزش کرنا اور اچھی غذا کا استعمال کرنا۔ اداسی، پریشانی اور مایوسی ایسے احساس کا نام ہیں جو زندگی میں ہمیں بہت پیچھے چھوڑ دیتے ہیں، یہ لمحات ہمیں اندھیرے میں لے جاتے ہیں اور ہم مزید اضطراب کا شکار ہو جاتے ہیں جس سے انسان کا باہر نکلنا بہت مشکل ہے۔ ایسی کیفیت میں کئی لوگ ڈپریشن کا شکار ہو جاتے ہیں، منفی سوچ غالب رہتی ہے، اپنے آپ سے دور بھاگنے لگتے ہیں، چڑچڑا پن اور موڈ میں مسلسل تبدیلی ان کے عام لگنے لگتی ہے، خوش رہ کر بھی ناخوش دکھائی دیتے ہیں اور کئی افراد خودکشی کا بھی سوچنے لگتے ہیں۔ اس لئے اداسی، پریشانی اور مایوسی ہمیں کہیں کا نہیں چھوڑتی، انسان کو اپنی اچھی صحت کی خاطر ہمیشہ مسکراتے، خوش رہتے اور ہنستے رہنا چاہیے۔ زندگی میں کئی اتار چڑھاؤ آتے ہیں لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم مایوس رہ جائیں، مثبت سوچ ہماری اولین ترجیح ہونی چاہیے تبھی ہم زندگی میں خوش رہ سکیں گے۔ امریکا کے شہر میں نفسیات کے ہسپتال کے سابق ڈائریکٹر کا کہنا ہے کہ ہنسنے سے انسان اچھا محسوس کرتا ہے، یہ لوگوں کو ایک دوسرے کے قریب لانے کا احساس ہے، یہاں تک کہ ڈپریشن میں مبتلا مریضوں کے لئے بھی ہنسی اور مسکراہٹ بہترین علاج ہے۔ ہارورڈ میڈیکل اسکول کے سائیکاٹری ڈیپارٹمنٹ میں ماہر نفسیات ڈیٹیلو کا کہنا تھا کہ کسی مرض کا ہسپتال میں علاج کرنا بہت مہنگا ہے لیکن ہنسنے کے لئے پیسے خرچ نہیں ہوتے، یہ مفت علاج ہے جس کے کوئی مضر اثرات نہیں ہیں۔ نفسیاتی لحاظ سے ہنسی یا خوش رہنے سے انسان میں دماغی تناؤ اور اضطرات میں کمی آتی ہے جبکہ جسمانی لحاظ سے یہ تناؤ کے ہارمون کی سطح کو کم کرتا ہے اور خوشی کے احساس کے لئے ڈوپامائن (Dopamine) اور سیروٹونن (Serotonin) میں اضافہ ہوتا ہے۔ برازیل اور کینیڈا کے محققین نے 2020 میں ہسپتال میں زیر علاج 1600 سے زائد بچوں اور نوعمر بچوں پر تحقیق کی اور 21 مطالعات کا تجزیہ کیا، یہ بچے بے چینی، درد، تناؤ، کینسر میں مبتلا تھے، تحقیق سے معلوم ہوا کہ علاج کے دوران جن بچوں کو خوشگوار ماحول دیا گیا ان کی نفسیاتی صحت پر کئی مثبت اثرات مرتب ہوئے اور جلد صحت یاب ہونا شروع ہوئے۔ ماہرین کے مطابق زوردار قہقہہ لگانا یا ہنسنا آپ کی صحت کے لئے فائدہ مند ہے۔ یہ آپ کی یادداشت کو بہتر بناتی ہے، قوت مدافعت کو بہتر کر کے جسم کو دل کے امراض سے لڑنے میں مدد فراہم کرتی ہے، تناؤ کو وقتی طور پر ختم کر کے دماغ کا بوجھ کم کرتی ہے۔ شخصیت کو پرکشش بناتی ہے۔ مسکرانے کا عمل حقیقی طور پر فزیکل اٹریکشن سے منسلک ہے۔ اس کے برعکس چہرے کے منفی تاثرات مثلاً ماتھے پر بل پڑنا، یا ناک بھوں چڑھاتے ہوئے غصے اور بدمزاجی کا اظہار کرنا مخالف طور پر کام کرتے ہوئے لوگوں کو آپ سے دور رہنے کا اشارہ دیتے ہیں۔ پرکشش شخصیت کے خواہش مند افراد مسکراہٹ کی طاقت سے کسی کو بھی اپنی جانب مائل کر سکتے ہیں۔ اس لئے آج سے جب بھی آپ اداس ہوں تو منفی سوچ کو اپنے اوپر غالب نہ آنے دیں اور مسکرانا مت بھولیں! کیونکہ نفرت وہ آگ ہے MNN

چٹکی بھر ہلدی۔۔۔۔رکھے تندرست

ہلدی ہمارے کھانوں کا ایک جز ہے۔ ہلدی کے بغیر کھانا پھیکا پھیکا سا نظر آتا ہے۔ برصغیر کے مصالحہ جات میں بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ اسے ''ہلد'' بھی کہا جاتا ہے۔ انڈیا کے ثابت ہلد بڑی بوڑھی خواتین کے لئے بڑی دلچسپی رکھتے ہیں۔ یوں تو ہلدی ایشیائی کھانوں کا لازمی جز ہے، اس کے علاوہ بیشتر ٹوٹکے اور فوائد بھی اس سے منسلک ہیں۔ ہلدی کو دودھ کے ساتھ استعمال کیا جائے تو اس کے بے شمار فوائد ہیں جن میں سب سے اہم سینے کی جکڑن، سردی، کھانسی کے امراض، سردرد اور جسمانی تھکن کا بہترین علاج ہلدی والا دودھ ہے۔ ہلدی میں موجود (HepatitisAntitox) ہیپاٹائٹس تک کی بیماری سے بچاؤ اور شفاء [illegible] دونوں کام سر انجام دیتا ہے۔ بے خوابی کے بڑھتے ہوئے مرض کی روک تھام بھی ہلدی والے دودھ کے استعمال سے ممکن ہے۔ جوڑوں کے درد اور سوزش آج کل ہر دوسری عورت اس مرض کی شکایت کرتی نظر آتی ہے۔ مستقل ہلدی والے دودھ کے استعمال سے آپ اس شکایت کو بھی شکست دے سکتی ہیں اس کے علاوہ خواتین کے مخصوص امراض میں بھی یہ گھریلو ٹوٹکے انتہائی آزمودہ ہیں بس اس کی اولین شرط روزانہ کی بنیاد پر اس کا مستقل استعمال ہے۔ ایک گلاس دودھ میں ایک چٹکی ہلدی اور ایک چٹکی چینی ڈال کر پندرہ سے بیس منٹ ابال لیں چند منٹ ٹھنڈا کر کے نوش فرمائیں۔ اسی طرح ہلدی کا ابٹن اور ماسک زمانہ قدیم سے خواتین کے حسن کو چار چاند لگاتا آیا ہے۔ دلہن کے مایوں میں استعمال ہونے والا ابٹن ہلدی کے ساتھ خصوصی طریقے سے تیار کیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہفتہ وار ماسک کے طور پر آپ گھر پر تیار کردہ یہ کلینزنگ کر کے اپنے رنگ و روپ کو نہ صرف نکھار سکتی ہیں بلکہ دوسروں سے ستائش بھی حاصل کر سکتی ہیں۔ شہد ایک چمچ، دودھ کا پاؤڈر دو چمچ، عرق گلاب ایک چمچ، ایک چٹکی ہلدی، ان تمام چیزوں کا پیسٹ بنا کر چہرہ پر ہلکے ہلکے تقریباً دس منٹ تک مساج کریں پھر اسی طرح چھوڑ دیں۔ بعد ازاں ٹھنڈے پانی سے منہ دھو لیں، تر و تازہ چہرہ دیکھ کر آپ خود ہی حیران رہ جائیں گی۔ ننھے منے اور نومولود بچوں کے سینے کی جکڑن اور سردی کے اثرات سے بچاؤ کے لئے بھی ہلدی کو نیم گرم پانی کا چھینٹا دے کر سینے، پسلیوں اور کمر پر دھیمے دھیمے ملا جاتا ہے جس سے نومولود بچہ نہ صرف راحت محسوس کرتا ہے بلکہ آرام کی نیند بھی لیتا ہے کیونکہ عموماً چھوٹے بچوں کی ناک بند رہنے کی وجہ سے بچے آرام سے سو نہیں پاتے جس سے ماں اور بچہ دونوں ہی بے آرام اور پریشان رہتے ہیں۔ ہلدی کا اس طرح مساج اس میں بہترین ثابت ہوتا ہے۔ الغرض قدرت کی عطا کردہ اس شے کو ہربل کی دنیا میں بڑا کارآمد اور بہترین گردانا جاتا ہے۔

MNN

اٹھنے بیٹھنے کے درست انداز اپنائیں

کچھ معمولی عادات ایسی ہیں، جن کو درست کر لیا جائے تو انسان بہت سے طبی اور جسمانی مسائل سے بچ سکتا ہے۔ انہی میں سے ایک ہمارے اٹھنے بیٹھنے کی عادات ہیں، جسے سمجھنا ہماری صحت کے لئے بہت ضروری ہے۔ غلط انداز میں بیٹھے رہنا بہت سی جسمانی پیچیدگیوں کا باعث بنتا ہے اور یہ مسائل آگے چل کر بہت تکلیف دہ ثابت ہوتے ہیں۔ اس ضمن میں برطانوی فیزیوتھراپسٹ نک سٹفیلڈ نے بیٹھنے یا کھڑے ہونے کی کچھ عام حالتوں کی غلطیوں کی نشاندہی کی ہے، جس سے آپ کو انہیں درست کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ جھک کر نہ بیٹھیں: جھک کر بیٹھنا اکثر آرام دہ ہوتا ہے۔ لیکن وقت گزرنے کے ساتھ یہ پوزیشن پٹھوں پر دباؤ ڈال سکتی ہے اور درد کا سبب بن سکتی ہے۔ صحیح طریقے سے بیٹھنے کی عادت ڈالیں۔ ہوسکتا ہے کہ پہلے آپ کو آرام محسوس نہ ہو کیونکہ آپ کے پٹھے اب صحیح پوزیشن پر آنے کے لئے تیار نہ ہوں مگر پھر آہستہ آہستہ آپ اس کے عادی ہو جائیں گے۔ اپنے کندھوں کو محراب نہ بنائیں اپنے ڈیسک پر اپنے کمپیوٹر پر کام کرتے وقت آپ کا سر آگے کی طرف جھک سکتا ہے جو اوپری پیٹھ کو گول کرنے کا باعث ہوسکتا ہے اور نتیجتاً کندھے اکڑ جاتے ہیں۔ ایسا ہی کچھ اس وقت ہوتا ہے جب آپ اپنا فون استعمال کرتے ہیں، جس سے ''ٹیکسٹ نیک سنڈروم'' جیسے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں، جو گردن میں درد اور اکڑن، کمر میں درد اور سر درد کا باعث بن سکتے ہیں۔ اپنی پوزیشن کو درست کرنے پر توجہ دینے کے علاوہ فزیو نک سٹفیلڈ اوپری کمر، گردن اور کندھوں کے پچھلے حصے، سینے کے پھیلاؤ اور گردن کے پوسچر کو درست کرنے اور انہیں مضبوط بنانے کے لئے ایکسرسائز یا خاص قسم کی ورزش کی تجویز دیتے ہیں۔ ایک ٹانگ پر کھڑے نہ ہوں: جب ہمیں طویل عرصے تک کھڑے رہنا پڑتا ہے تو کچھ چیز ہے جو ہم کچھ آرام کرنے کے لئے کرتے ہیں۔ لیکن اپنے آپ کو سیدھا رکھنے کے لئے عام طور پر ہم اپنے گلٹس اور اہم اعصاب کا استعمال کرنے کے بجائے اپنی کمر کے نچلے حصے اور کولہے کے ایک طرف ضرورت سے زیادہ دباؤ ڈالتے ہیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ شرونی حصے (پیلوک ایریا) کے اردگرد پٹھوں میں عدم توازن پیدا ہو سکتا ہے۔

MNN

بعض غذاؤں میں مضرِ صحت اجزاء بھی ہوتے ہیں

شاید آپ نے محسوس کیا ہو کہ بعض اوقات عام غذا کھانے سے بھی تکلیف ہو جاتی ہے۔ واضح رہے۔۔۔ ہماری ہر غذا چند کیمیائی اجزاء کا مجموعہ ہوتی ہے۔ ان میں سے بعض اجزا صحت کے لئے مضر بھی ہو سکتے ہیں۔ ان کے مضر اثرات سے بچنے کے لئے آگہی اور احتیاط کی ضرورت ہے۔ مثلاً آلو بظاہر ایک مفید غذا ہے۔ اگر آلوؤں کو قبل از وقت چھیل کر رکھ دیا جائے اور کافی وقت گزر جانے کے بعد انہیں استعمال کیا جائے تو ان سے نقصان پہنچ سکتا ہے۔ شاید آپ یقین نہ کریں کہ آلو میں قدرتی طور پر ایک زہر بھی پایا جاتا ہے۔ اگر آلو کا چھلکا اتار کر اسے اٹھارہ گھنٹے یا اس سے زیادہ مدت تک یونہی چھوڑ دیا جائے تو یہ زہر خطرناک صورت اختیار کر سکتا ہے۔ اگر چھلے ہوئے آلو دھوپ میں رکھے رہیں تو خدشہ ہے کہ ان کا استعمال اور بھی زیادہ خطرناک ہو۔ کئی مشاہدات کے تجربات سے سائنس دان اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ غذا میں موجود مختلف کیمیائی اجزاء میں سے سب کے سب ہمارے لئے مفید نہیں ہوتے، کچھ مضر بھی ہوتے ہیں۔ امریکہ کی شمالی ریاست اڈاہو IDAHO میں آلو کثرت سے پیدا ہوتا ہے اور ہونٹوں اور دہن کی بعض بیماریاں بھی اسی ریاست میں سب سے زیادہ عام ہیں۔ اگر ایسا ہے تو کیا آلوؤں کو غذا سے خارج کر دیا جائے۔۔۔؟ نہیں، بالکل نہیں۔۔۔! اس آگہی کا مقصد صرف یہ ہے کہ گھریلو خواتین اور کھانے پکانے والوں کو آلوؤں کے استعمال میں تھوڑی سی احتیاط سے کام لینا چاہئے۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ آلوؤں کو بہت زیادہ عرصے تک اسٹاک نہیں رکھنا چاہئے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ تھوڑے دن بعد ہی آلوؤں کا چھلکا مرجھا کر سکڑ جاتا ہے اور مزید کچھ وقت گزر جانے کے بعد اُس میں کلّے پھوٹنے لگتے ہیں۔ اگر آپ گھر میں آلو جمع کر کے رکھتے ہیں تو اُنہیں تیز روشنی سے بھی بچائیے۔ جہاں تک ہو سکے اُنہیں تاریکی میں رکھیے۔ جب استعمال کرنے کا وقت آئے تو اُنہیں چھیل کر یوں ہی پڑے نہ رہنے دیجئے۔ جاپان میں کاشت کی جانے والی ایک ترکاری لیما بین میں ایک مہلک جز ہائیڈروجن پر آکسائیڈ پایا جاتا ہے۔ اس جز کی زیادتی انسانی صحت کے لئے مضر ہے۔ اس لئے کئی ممالک میں لیما بین کو کڑے کیمیائی امتحانات سے گزارا جاتا ہے۔ سائنس دانوں کی تحقیقات کے مطابق یہ مضر جز بے ہوشی، تنفس میں رکاوٹ، سر کا درد، قے، سر چکرانا اور ایسی ہی کئی دوسری بیماریاں پیدا کر سکتا ہے۔ ہم جب بھی ایسے کسی عارضے میں مبتلا ہوتے ہیں، ہمارا دھیان یکدم بیماری اور معالج کی طرف جاتا ہے اور ہم دوا کھا کر نفسیاتی طور پر کچھ سکون محسوس کرتے ہیں۔ عام طور پر ہمارا خیال اپنی غذا کی طرف نہیں جاتا اکثر لوگ جاننے کی کوشش بھی نہیں کرتے کہ ہمارے لئے کون سی غذا مفید ہے اور کون سی مضر۔۔۔! آپ کو حیرت ہوگی کہ خوبانی اور آڑو کی تلخ گٹھلی یعنی بیج میں بھی یہی زہر پایا جاتا ہے۔

MNN

چیکو منفرد خوشبو کا حامل شیریں پھل

چیکو کے پیلے ہوتے پتوں سے تیار ہونے والا جوشاندہ نزلہ زکام و کھانسی جیسی تکالیف کا ازالہ بھی کرتا ہے اور چیکو کے درخت کی چھال دانتوں کے امراض کے علاج کے سلسلے میں بکثرت استعمال ہوتی ہے

افشین حسین بلگرامی

چیکو وہ میٹھا منفرد ذائقے کا حامل ایسا مزیدار پھل ہے جس کا ذائقہ بلاشبہ ہر کسی کے من کو بھاتا ہے۔ اسے انگریزی زبان میں ساپوڈیلا (Sapodilla) کہا جاتا ہے۔ انڈے جیسی گولائی کا حامل یہ پھل ذائقے میں ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے ناشپاتی کو ڈھیر ساری براؤن شوگر میں کافی دیر تک بھگو کر رکھا گیا ہو یا پھر پگھلے ہوئے گڑ میں تھوڑا سیب کا رس ملا دیا گیا ہو۔

سنہری مائل بھوری رنگت کا حامل یہ پھل پوری طرح پک جانے کے بعد ہی بہترین ذائقہ دیتا ہے اور کچا پھل الکسی مائل ذائقے کا حامل یعنی کھانے کے بالکل بھی قابل محسوس نہیں ہوتا۔ پکے ہوئے چیکو کا نرم رسیلا اور انتہائی شیریں گودا اور اس سے پھوٹتی لذت انگیز مہک سے شاید ہی کوئی ایسا ہو جو اس مزیدار پھل کو کھانے کے لئے بے تاب نہ ہو اٹھے۔

چیکو کا یہ مزیدار گودا اپنے سے نسبتاً ہلکی رنگت کے حامل چھلکوں سے پوری طرح ڈھکا ہوا ہوتا ہے۔

آم، لیموں، موسمی، کیلے اور سیب وغیرہ کی نسبت اس پھل کے چھلکے نرم چمکیلی و ہموار سطح کے بجائے قدرے خشک، دھبے دار اور کھردرے محسوس ہوتے ہیں۔ دیکھنے میں سخت نظر آنے والے یہ چھلکے پھل کے پوری طرح پک جانے کے بعد بہت نرم اور نازک ہو جاتے ہیں۔ چیکو کو ان چھلکوں کے ساتھ بھی کھایا جا سکتا ہے کہ انہیں کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے اور نہ ان چھلکوں کا ذائقہ کڑوا، کسیلا یا خراب ہوتا ہے، لیکن نفاست پسند لوگ چیکو کا گودا چھلکوں سے صاف کر کے ہی کھانا پسند کرتے ہیں۔

دنیا بھر میں چیکو کی بے تحاشہ اقسام پائی جاتی ہیں۔ بیضوی سے لے کر گول ساخت کے حامل پھل، چھوٹے لیموں کے سائز سے لے کر درمیانے سائز کے سیب کے سائز جیسے پھل تک اور 3-12 بیجوں سے لے کر بنا [illegible] بیج والے چیکو تک۔

لمبے، کالے، چپٹی اور چمکدار ساخت کے حامل چیکو کے چکنے چکنے بیج دیکھنے میں بہت خوبصورت لگتے ہیں اور ان کی مدد سے خوبصورت ڈیکوریشن آئٹمز بنائے جا سکتے ہیں، لیکن یہ کھانے میں زہریلے ہوتے ہیں۔

اس لئے غذائی ماہرین انہیں استعمال کرنے سے منع کرتے ہیں اور ویسے بھی ان کا ذائقہ اچھا نہیں ہوتا یہ صرف دیکھنے میں اچھے لگتے ہیں۔

چیکو کا درخت یعنی (TreeASapodilla) منطقہ حارہ یعنی ٹروپیکل ریجن یا علاقے میں پائے جانے والے درختوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس کا تعلق ساپوٹے (Sapote) ایسی نامی نباتاتی خاندان سے ہے اور اس کی جنم بھومی یا پسندیدہ علاقہ (جہاں یہ بکثرت ملتا ہے) برساتی جنگلات (ForestsRain) ہیں۔

امریکہ کے وسطی علاقوں میں یہ بکثرت پایا جاتا ہے۔ پاکستان، انڈیا، سری لنکا، انڈونیشیا اور ملائیشیا میں اس کی کاشت صنعتی پیمانے پر کی جا رہی ہے تاکہ دنیا کے گرم آب و ہوا کے حامل خطوں میں اسے بڑے پیمانے پر برآمد کیا جا سکے۔

چیکو کا درخت مرطوب و گرم و آب و ہوا کے حامل خطوں میں حیرت انگیز طور پر تیزی سے نشوونما پاتا ہے۔

شاید یہی وجہ ہے کہ برصغیر پاک و ہند کا معتدل نمو پذیر موسم اس پھل کو بہت راس آیا ہے اسی لئے یہاں چیکو کے باغات کثیر تعداد میں موجود ہونے کے باوجود پارکوں، مختلف تفریح گاہوں یہاں تک کہ اکثر گھروں میں بھی چیکو کے درخت لگے ہوتے ہیں۔ بناء زیادہ نازنخرے اٹھوائے چیکو کا درخت برصغیر پاک و ہند کی سنہری زرخیز زمین اور مثالی موسم کے تعاون سے سال میں دو مرتبہ پھل دیتا ہے۔

چیکو کا ایک پھل سردیوں میں آتا ہے اور دوسرا پھل گرمیوں میں آتا ہے۔ سردیوں کے موسم میں آنے والے چیکو کا ذائقہ اتنا عمدہ نہیں ہوتا جتنا شیریں و لذیذ ذائقہ موسم گرما میں آنے والے چیکو کا ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ دنیا بھر بالخصوص چیکو کے اصل آبائی وطن وسطی امریکہ میں بھی اتنا لذیذ و ذائقہ دار چیکو پیدا نہیں ہوتا جتنا لذیذ و شیریں چیکو پھل گرمیوں کے موسم میں پاک و ہند میں پیدا ہوتا ہے اور کثیر تعداد میں بازاروں میں ٹھیلوں و ریڑھی پہ جا بجا فروخت کے لئے دستیاب ہوتا ہے۔

چیکو کے طبی فوائد

چیکو کے پھل میں مادو کے تیزاب یا ٹینن کی خصوصیات موجود ہوتی ہیں جو پھل پکنے پر کم ہو جاتی ہیں۔ اسی لئے چیکو کے کچے پھل کو ڈائریا/اسہال کے علاج کے حوالے سے خاص اہمیت حاصل ہے۔ اس سلسلے میں چیکو کے کچے پھل کو پانی میں پکا کر اس کا جوشاندہ تیار کر کے مریضوں کو پلایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ کچے چیکو اور چیکو کے پھولوں سے تیار کیا ہوا جوشاندہ سانس کی بیماریوں میں مبتلا مریضوں کے لئے مفید ثابت ہوتا ہے۔

علاوہ ازیں چیکو کے پیلے ہوتے پتوں کو ابال کر اس سے تیار ہونے والا جوشاندہ نزلہ زکام و کھانسی جیسی تکالیف کا بھی ازالہ کرتا ہے۔ چیکو کے درخت کی چھال سے حاصل کیا جانے والا ایک خاص نباتاتی کیمیائی جز Latex دانتوں میں بننے والی Cavities کی بھرائی کے سلسلے میں اور ڈینٹل سرجری کے دوران استعمال کیا جاتا ہے۔ 100 گرام چیکو میں غذائی اجزاء اس توازن میں پائے جاتے ہیں۔

پروٹین 0.44 گرام، کاربوہائیڈریٹس 19.9 گرام، کیلشیم 21 ملی گرام، آئرن 0.80 ملی گرام، میگنیشیم (Mg) 12 ملی گرام، پوٹاشیم 193 گرام، کاپر (Cu) 0.086 ملی گرام، وٹامن C 47.4 ملی گرام اور تھایامین (Thiamin) یعنی وٹامن B1 0.058 ملی گرام مقدار میں موجود ہوتا ہے۔

دیگر استعمالات

چیکو کے درخت کی چھال میں پایا جانے والا خاص جز Latex چیونگم بنانے میں بھی کثیر مقدار میں استعمال کیا جاتا ہے۔

شاید یہی وجہ ہے کہ دنیا بھر میں پسند کی جانے والی سب سے مایہ ناز چیونگم چک لیٹس (Chiclets) کا نام چیکو کے نام پر ہی رکھا گیا ہے۔ چیونگم بنانے کے علاوہ چیکو کی مدد سے دیگر کنفیکشنری آئٹمز جیسے کینڈی، لولی پاپ، بٹیز وغیرہ کے ساتھ ساتھ کیک، شکٹ اور صنعتی پیمانے پر تیار کیے جانے والے مشروبات وغیرہ بھی تیار کیے جاتے ہیں۔ سرد آب و ہوا کے حامل خطوں میں یہ پھل ٹروپیکل خطے سے سربند ڈبوں میں بھر کر برآمد بھی کیا جاتا ہے۔

لیکن برصغیر پاک و ہند کے ساتھ ساتھ دنیا کے جن علاقوں میں بھی چیکو ایسا سدابہار درخت پایا جاتا ہے وہاں لوگوں کو چیکو کے تازے تازے پھل سال میں دو مرتبہ کثیر مقدار میں مل جاتے ہیں اس لئے ان علاقوں میں چیکو کے سربند ڈبوں کی مانگ نہ ہونے کے برابر ہے۔ یوں تو چیکو انتہائی فائدہ مند اور مزے دار پھل ہے لیکن اس میں شکر کی کثیر مقدار موجود ہونے کی وجہ سے حکماء، اطباء و غذائی ماہرین ذیابیطس کے مریضوں کو چیکو کھانے سے سختی سے منع کرتے ہیں، لیکن دبلے پتلے کمزور افراد کے لئے چیکو ایک ذائقہ دار نعمت کی حیثیت رکھتا ہے جسے استعمال کر کے نہ صرف اپنے وزن و جسامت کو متناسب بنایا جا سکتا ہے بلکہ خون میں سرخ خلیات کی افزائش کرنے کے سلسلے میں بھی چیکو ایک بہترین پھل کی حیثیت رکھتا ہے۔

شاید یہی وجہ ہے کہ اکثر ماؤں کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ وہ بڑھتی عمر کے بچوں کو چیکو سے تیار ڈیزرٹ، شیکس اور سیلڈ وغیرہ استعمال کرائیں۔ چیکو کی ایک خاص بات اس میں موجود سکون آور غذائی اجزاء کی موجودگی بھی ہے جو جسم میں داخل ہوتے ہی دماغ کو پرسکون ہونے کا سگنل دینا شروع کر دیتے ہیں۔ المختصر چیکو ہمہ گیر خوبیوں سے بھرپور اس قدر صحت بخش، رسیلا، منفرد و مزیدار میٹھا سادہ سا پھل ہے کہ اکثر برصغیر پاک و ہند میں لوگ اپنے بچوں کا نک نیم (NameNick) گھر میں پیار سے پکارے جانے کا نام جیسے منی، ببلو، ڈولی وغیرہ کی طرح) بھی چیکو رکھ دیتے ہیں تاکہ ان کے بچے سادہ سوچیں اور میٹھا بولیں۔

ورزش سے پہلے کیا کھائیں

جم جانے یا فٹنس کیلئے کچھ کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ اپنے جسم کو توانائی فراہم کریں

MNN

سرفراز کی طوفانی سنچری، سلیکٹروں کی توجہ پھر مبذول کی

نئی دہلی (ایم این این): سرفراز خان کی (۱۵۷) سنچری، مشیر خان کی (۶۰) اور ہاروک تمور کی (۳۵) نصف سنچریاں اور اس کے بعد شاردول ٹھاکر (تین وکٹ) کی شاندار بولنگ کی بدولت ممبئی نے بدھ کو ایلیٹ گروپ سی کے ایک میچ میں گوا کو ۸۷ رن سے شکست دے دی۔ سرفراز خان نے اپنی شاندار بلے بازی سے ایک مرتبہ پھر ٹیم انڈیا کا دروازہ کھٹکھٹایا اور سلیکٹروں کی توجہ مبذول کی۔ ٹاس ہارنے کے بعد پہلے بلے بازی کرتے ہوئے ممبئی نے مقررہ ۵۰ اوورز میں ۸ وکٹوں پر ۴۴۴ رن کا ہمالیائی اسکور بنایا۔ سرفراز نے محض ۷۵ گیندوں پر ۱۵۷ رن بنائے، جس میں ریکارڈ ساز ۱۴ چھکے شامل تھے۔ انہوں نے اپنی سنچری ۵۶ گیندوں

میں مکمل کی۔ سرفراز خان نے مشیر خان کے ساتھ مل کر دھماکہ خیز بلے بازی کی اور تیزی سے رن بنائے۔ دونوں بلے بازوں نے تیسرے وکٹ کیلئے ۹۳ رن جوڑے۔ دیپراج گاؤنکر نے ۳۱ویں اوور میں مشیر خان کو آؤٹ کر کے شراکت کا خاتمہ کیا۔ مشیر خان نے ۶۶ گیندوں پر ۵ چوکوں اور ۳ چھکوں کی مدد سے ۶۰ رن بنائے اور ہاروک تامورے نے صرف ۲۸ گیندوں پر ۳۵ رن بنا کر اسکور کو ناقابل رسائی بنا دیا۔ یشسوی جیسوال نے بھی ۴۶ رن کا اہم تعاون دیا۔ ۴۴۵ رن کے ناممکن ہدف کے تعاقب میں گوا کی ٹیم نے ہمت نہ ہاری اور مقررہ اوورز میں ۹ وکٹوں پر ۳۵۷ رن بنائے۔ ابھینو نے شاندار بلے بازی کرتے ہوئے ۷۰ گیندوں پر ۱۰۰ رن بنائے جس میں ۸ فلک بوس چھکے شامل تھے۔ للت یادو (۶۴) اور ابھینو کے درمیان پانچویں وکٹ کیلئے ۱۱۳ رن کی شراکت ہوئی، مگر رن کا ہدف اتنا بڑا تھا کہ گوا کی ٹیم منزل تک نہ پہنچ سکی۔ کپتان شاردول ٹھاکر نے بہترین گیند بازی کرتے ہوئے ۳ کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا۔ حیرت انگیز طور پر یشسوی جیسوال نے بھی اپنی اسپن کا جادو دکھایا اور ۲ اہم وکٹیں حاصل کیں، جبکہ تشار دیشپانڈے، مشیر خان اور سلویسٹر ڈیسوزا نے ایک ایک شکار کیا۔ راج کوٹ میں سنچریوں کا سیلاب: بڑودہ کی حیدرآباد پر فتح وجے ہزارے ٹرافی کے ایلیٹ گروپ بی میں بدھ کا دن کرکٹ کی تاریخ کا ایک یادگار مقابلہ کھیلا گیا، جہاں گیند باز محض تماشائی بنے رہے اور بلے بازوں نے راج کوٹ کو رنوں سے نہلا دیا۔ بڑودہ نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے ۴۱۷ رن بنائے جس کے جواب میں حیدرآباد نے بھی بھرپور مقابلہ کیا مگر ۳۸۰ رن پر ہمت ہار گئی۔

2026ء میں ہندوستان عالمی نقشے پر کھیلوں کا مرکز بنا رہیگا

نئی دہلی (ایم این این): ۲۰۲۵ء رخصت ہو چکا ہے مگر ۲۰۲۶ء اپنے دامن میں ہندوستانی کھلاڑیوں اور شائقین کھیل کے لیے سنسنی خیز مقابلوں کا ایک طوفان لے کر آ رہا ہے۔ کرکٹ کے ورلڈ کپ سے لے کر بیڈمنٹن کی عالمی چیمپئن شپ تک ہندوستان اس سال دنیا کے نقشے پر کھیلوں کا مرکز بنا رہے گا۔ سال کا آغاز ویمن پریمیر لیگ کے رنگا رنگ مقابلوں سے ہوگا جبکہ نئی دہلی میں انڈیا اوپن بیڈمنٹن سپر ۷۵۰ میں دنیا کے بہترین شٹلرز اپنی مہارت دکھائیں گے۔ اسی دوران ممبئی میراتھن اور چنئی، رانچی اور بھونیشور میں ہاکی انڈیا لیگ کے ذریعے ہاکی کا جادو سر چڑھ کر بولے گا۔ فروری کا مہینہ ہندوستانی کھیلوں کی تاریخ کا اہم ترین مہینہ ثابت ہو سکتا ہے۔ ہندوستان اور سری لنکا مشترکہ طور پر آئی سی سی مردوں کے ٹی ۲۰ ورلڈ کپ کی میزبانی کریں گے۔ بنگلور میں ڈیوس کپ کوالیفائرز اور چنئی میں ڈبلیو ٹی ٹی اسٹار کے مقابلے ہوں گے۔ نئی دہلی میں ایشین چیمپئن شپ رائفل/ پسٹل کے فوراً بعد پہلی ہندوستانی شوٹنگ لیگ کا انعقاد ہوگا۔ مارچ میں دنیا کی مقبول ترین لیگ آئی پی ایل کا میلہ سجے گا جو مئی تک جاری رہے گا۔ اس کے علاوہ اپریل میں احمد آباد ایشین ویٹ لفٹنگ چیمپئن شپ کی میزبانی کرے گا۔ یاد رہے کہ ہندوستان ۱۹۸۲ء کے بعد دوسری بار اس براعظمی مقابلے کی میزبانی کرنے جا رہا ہے۔ اگست میں نئی دہلی بیڈمنٹن ورلڈ چیمپئن شپ کی میزبانی کرے گی جو کہ اس کھیل کے معتبر ترین اعزازات میں سے ایک ہے۔ اسی مہینے بھونیشور میں ورلڈ ایتھلیٹکس کانٹی نینٹل ٹور کا سلور لیول مقابلہ ہوگا جو ہندوستانی ایتھلیٹ کیلئے ایک بڑا پلیٹ فارم ثابت ہوگا۔ اکتوبر میں نیشنل اوپن ایتھلیٹکس اور گروگرام میں ویمن انڈین اوپن گولف ہوگا۔

میرا بچپن کا خواب فٹ بالر بننا تھا، حادثاتی طور پر فائٹر بن گیا: خبیب

نئی دہلی (ایم این این): وہ مکے باز جس کی دھاک سے بڑے بڑے سورما تھرتھراتے تھے، جس نے رنگ کے اندر ۲۹ مقابلوں میں کبھی شکست کا ذائقہ نہیں چکھا، آج دبئی کی سرزمین پر ایک الگ ہی روپ میں نظر آیا۔ یو ایف سی کے سابق لائٹ ویٹ چیمپئن روسی فائٹر خبیب نورماگومیدوف نے انکشاف کیا ہے کہ ان کے نزدیک آج بھی دنیا کا نمبر ون کھیل مکسڈ مارشل آرٹس (ایم ایم اے) نہیں، بلکہ فٹ بال ہے۔ ورلڈ اسپورٹس سمٹ میں گفتگو کرتے ہوئے ۳۷ سالہ خبیب نے مسکراتے ہوئے کہا ”میرا بچپن کا خواب ایک فٹ بالر بننا تھا۔ میں مذاق میں کہتا ہوں کہ میں حادثاتی طور پر فائٹر بن گیا، لیکن میرے دل کی دھڑکنوں میں ہمیشہ فٹ بال ہی بسا رہا۔“ انہوں نے بتایا کہ ان کے والد، مرحوم عبدالمنافوف کی سخت نظم و ضبط اور تربیت نے انہیں فائٹنگ کی راہ پر ڈالا اور وہ خوش ہیں کہ انہوں نے اپنے والد کے حکم کی تعمیل کی۔ خبیب نے جدید فائٹنگ پروموشنز میں بڑھتی ہوئی بدزبانی (TalkTrash) پر گہرے دکھ کا اظہار کیا۔ ان کا کہنا تھا ”آج کل پروموشنز صرف بکواس کرنے والوں کو اہمیت دیتے ہیں جبکہ وہ باصلاحیت فائٹرز جو صرف اپنا کام (لڑنا) جانتے ہیں، انہیں نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ یہ کھیل ہے، محض کاروبار نہیں۔“ اپنے والد کی وفات کے بعد کوچنگ کی ذمہ داری سنبھالنے والے خبیب نے اعتراف کیا کہ کوچ بننا لڑنے سے کہیں زیادہ مشکل ہے۔

برازیل کے سابق اسٹار فٹبالر روبرٹو کارلوس اسپتال میں داخل

نئی دہلی (ایم این این): برازیل اور ریال میڈرڈ کے سابق مایہ ناز ڈیفنڈر روبرٹو کارلوس کی دل کے عارضے کے باعث سرجری کی گئی ہے۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق 52 سالہ روبرٹو کارلوس، جو اس وقت ریال میڈرڈ کے سفیر کے طور پر خدمات انجام دے رہے ہیں، تعطیلات کے دوران اپنے آبائی ملک برازیل میں موجود تھے کہ طبی معائنے میں دل کی کارکردگی میں خرابی سامنے آئی۔ رپورٹ کے مطابق روبرٹو کارلوس ابتداً میں ٹانگ میں خون کے معمولی لوتھڑے کی جانچ کے لیے ٹیسٹ کروا رہے تھے، تاہم مکمل ایم آر آئی اسکین میں دل کے مسائل کی نشاندہی ہوئی۔

دیپتی شرما ویمنس ٹی ٹوینٹی میں سب سے زیادہ وکٹیں لینے والی گیند باز بن گئیں

نئی دہلی (ایم این این): ہندوستانی آل راؤنڈر دیپتی شرما نے سری لنکا کے خلاف سیریز کے پانچویں اور آخری ٹی ٹوئنٹی میچ میں تاریخی کارنامہ انجام دیتے ہوئے ویمنز ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل کرکٹ میں سب سے زیادہ وکٹیں لینے والی بولر کا اعزاز حاصل کر لیا۔ انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (آئی سی سی) کی ویب سائٹ کے مطابق ۲۸ سالہ دیپتی شرما نے آسٹریلیا کی میگن شٹ کو پیچھے چھوڑتے ہوئے ۱۵۲ وکٹیں مکمل کر لی ہیں۔ دیپتی نے ۱۳۳ میچوں میں یہ کارنامہ انجام دیا ہے جبکہ میگن شٹ کی ۱۲۳ میچوں میں ۱۵۱ وکٹ ہیں۔ انہوں نے ۱۴ ویں اوور میں نیلاکشیکا سلوا کو ایل بی ڈبلیو آؤٹ کر کے اپنی ۱۵۲ ویں وکٹ حاصل کی۔ ٹی ٹوئنٹی کے مردوں اور خواتین کے فارمیٹ میں دیپتی کا یہ بھی تاریخی ریکارڈ ہے کہ انہوں نے ۱۵۰ سے زائد وکٹ لینے کے علاوہ ایک ہزار سے زائد رن بھی بنائے ہیں۔ دیپتی نے اب تک ۱۳۳ ٹی ٹوئنٹی انٹرنیشنل میچوں میں ۱۹ کے شاندار اوسط سے وکٹیں حاصل کی ہیں جو مختصر فارمیٹ میں ان کی مستقل مزاجی کو ظاہر کرتا ہے۔ ان کا یہ تاریخی

وکٹ اہم ثابت ہوا جس کے بعد ہندوستان نے سیریز کا آخری میچ ۱۵ رن سے جیت لیا۔ بیٹنگ کرتے ہوئے ہندوستان نے مقررہ ۲۰ اوورز میں ۷ وکٹوں کے نقصان پر ۱۷۵ رن بنائے۔ کپتان ہرمن پریت کور نے شاندار قیادت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ۴۳ گیندوں پر ۶۸ رن کی دلکش اننگز کھیلی جس میں ۹ چوکے اور ایک چھکا شامل تھا۔ سیریز جیتنے کے بعد ہرمن پریت کور نے کہا کہ ٹیم کی مسلسل محنت کا صلہ اب مل رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ۲۰۲۵ء ہمارے لئے شاندار سال رہا۔ اس سال کی گئی تمام محنت کا ہمیں کریڈٹ ملا ہے۔ اصل بات ان اچھی عادتوں کو برقرار رکھنا ہے۔ انہوں نے مزید کہا ”ون ڈے سے ٹی ٹوینٹی میں منتقلی آسان نہیں تھی، مگر سبھی کھلاڑی پُرجوش تھیں۔ ہم نے اس کیلئے جدوجہد کی اور خوشی ہے کہ سب کچھ بہتر انداز میں سامنے آیا۔ آئندہ آئی سی سی ویمنز ٹی ٹوینٹی ورلڈ کپ ۲۰۲۶ء (انگلینڈ اور ویلز) کو مدنظر رکھتے ہوئے کپتان نے رفتار برقرار رکھنے پر زور دیا۔ انہوں نے کہا ”اگلے ۶ ماہ بہت اہم ہیں۔

وجے ہزارے ٹرافی: کوہلی چوتھے میچ میں واپس آئیں گے

نئی دہلی (ایم این این): ٹیم انڈیا کے اسٹار بلے باز وراٹ کوہلی کو وجے ہزارے ٹرافی میں لگاتار دو میچ کھیلنے کے بعد سوراشٹر کے خلاف بھلے ہی آرام دیا گیا ہو لیکن وہ چوتھے میچ میں واپس آئیں گے۔ دہلی اینڈ ڈسٹرکٹ کرکٹ ایسوسی ایشن (ڈی ڈی سی اے) کے صدر روہن جیٹلی نے پیر کو اعلان کیا کہ وراٹ کوہلی ۶ جنوری کو ریلوے کے خلاف میدان میں اتریں گے۔ یہ میچ بنگلور میں بی سی سی آئی سینٹر آف ایکسی لینس (بی سی ای) میں بھی کھیلا جائے گا۔ دہلی کا اگلا میچ کب اور کس کے خلاف ہے؟ بی سی سی آئی کے نئے قوانین کے تحت، سینٹرل کنٹریکٹ کے حامل تمام کھلاڑیوں کو وجے ہزارے ٹرافی ۲۰۲۵-۲۶ء کے کم از کم ۲ میچوں میں شرکت کرنی ہوگی۔ وراٹ نیوزی لینڈ کے خلاف ۱۱ جنوری سے شروع ہونے والی ہوم سیریز کی تیاری کیلئے اپنا تیسرا میچ بھی کھیلنا چاہتے ہیں۔ ڈی ڈی سی اے کے صدر روہن جیٹلی نے پی ٹی آئی کو بتایا ”فی الحال، وہ کھیل رہے ہیں۔“ وراٹ نے بھی کہا تھا کہ وہ ۳ میچوں کیلئے دستیاب رہیں گے۔ واضح رہے کہ وراٹ کوہلی نے پہلے میچ میں ۱۳۱ اور دوسرے میں ۷۷ رن بنائے تھے۔ وراٹ کوہلی وجے ہزارے ٹرافی میں دہلی کے لیے کھیلے گئے پہلے دو میچوں میں شاندار فارم میں تھے، انہوں نے بالترتیب ۱۳۱ اور ۷۷ رن بنائے تھے۔ اس دوران انہوں نے لسٹ اے کرکٹ میں کم ترین اننگز میں ۱۶ ہزار رن مکمل کرنے کا ریکارڈ بھی اپنے نام کیا۔ کوہلی نے اپنی ۳۳۰ ویں اننگز میں یہ سنگ میل عبور کرتے ہوئے عظیم بلے باز سچن تندولکر کو پیچھے چھوڑتے ہوئے یہ کارنامہ ۳۹۱ اننگز میں انجام دیا تھا۔ ہندوستان اور نیوزی لینڈ کے درمیان یکروزہ سیریز ۱۱ جنوری سے شروع ہوگی۔

کھیلوں کے 10 شہنشاہ: 2025ء کے وہ کھلاڑی جنہوں نے دنیا فتح کر لی

نئی دہلی (ایم این این): میدان کوئی بھی ہو، ان ستاروں کی چمک نے سب کو پیچھے چھوڑ دیا، ریکارڈ ٹوٹ گئے، تاریخ نے نیا موڑ لیا اور عالمی کھیلوں کے افق پر نئے چیمپئن طلوع ہوئے۔ یہ وہ لمحات تھے جب تماشائیوں کی سانسیں تھم گئیں، کامیابی نے عزم و محنت کے سامنے سر جھکا دیا۔ ۲۰۲۵ء نے ثابت کر دیا کہ جب حوصلہ حدوں کو چھو لے تو کھیل، تاریخ بن جایا کرتا ہے۔ عثمان ڈیمبلے (فرانس، فٹ بال): فرانسیسی مسلم اسٹرائیکر عثمان ڈیمبلے کیلئے یہ سال کسی خواب سے کم نہ تھا۔ پیرس سینٹ جرمین (پی ایس جی) کیلئے ۳۵ گول داغ کر انہوں نے ٹیم کو پہلی بار چیمپئنز لیگ جتوائی۔ ان کی غیر معمولی کارکردگی پر انہیں بیلن ڈی اور اور فیفا کے بہترین کھلاڑی کے اعزاز سے نوازا گیا۔ کارلوس الکاراز (اسپین، ٹینس): ٹینس کی دنیا میں اسپین کے کارلوس الکاراز کا طوطی بول رہا ہے۔ فرنچ اوپن اور یو ایس اوپن جیت کر وہ سال کے اختتام پر نمبر ایک پوزیشن پر براجمان رہے۔ ۷۱ فتوحات اور محض ۹ شکستوں کے ساتھ ان کا یہ سال بے مثال رہا جس میں انہوں نے مجموعی طور پر ۶ گرینڈ سلیم ٹائٹل کا ہندسہ عبور کیا۔ ایلیا مالینن (امریکہ، فگر اسکیٹنگ): فگر اسکیٹنگ میں امریکہ کے ایلیا مالینن نے وہ کر دکھایا جو آج تک کوئی نہ کر سکا۔ وہ تاریخ کے پہلے کھلاڑی بن گئے جنہوں نے ایک ہی پروگرام میں ۷ کواڈروپل جمپس (Quadruple Jumps) لگا کر ۲۳۸.۲۴ پوائنٹس کا نیا عالمی ریکارڈ قائم کیا۔ چن یوشی (چین، ڈائیونگ): چین کی چن یوشی نے ورلڈ ایکواٹک چیمپئن شپ میں تین گولڈ میڈل جیت کر ڈائیونگ کی تاریخ بدل دی۔ وہ لگاتار چار بار انفرادی ورلڈ ٹائٹل جیتنے والی دنیا کی پہلی ڈائیور بن گئیں۔ ان کی اس شاندار کارکردگی پر انہیں فی میل ڈائیونگ ایتھلیٹ آف دی ایئر قرار دیا گیا۔ ارمانڈ ڈوپلانٹس (سویڈن، ایتھلیٹ): پول والٹ کے بے تاج بادشاہ ارمانڈ ڈوپلانٹس نے ۲۰۲۵ء میں چار بار اپنا ہی عالمی ریکارڈ توڑا۔ ٹوکیو میں ۶.۳۰ میٹر کی بلندی عبور کر کے انہوں نے ثابت کیا کہ ان کا مقابلہ صرف خود سے ہے۔ وہ اس سیزن میں تمام ۱۶ مقابلوں میں ناقابل شکست رہے اور ورلڈ ایتھلیٹ آف دی ایئر منتخب ہوئے۔ فیتھ کیپیگون (کینیا، ایتھلیٹ): کینیا کی فیتھ کیپیگون نے خواتین کی ۱۵۰۰ میٹر دوڑ میں اپنی حکمرانی برقرار رکھی۔ انہوں نے نہ صرف مسلسل تیسرا عالمی خطاب جیتا بلکہ ۳:۴۸.۶۸ کے وقت کے ساتھ اپنا ہی عالمی ریکارڈ پاش پاش کر دیا۔

عثمان خواجہ پر ریٹائرمنٹ کیلئے دباؤ بڑھنے لگا

نئی دہلی (ایم این این): آسٹریلیا کے بائیں ہاتھ کے بیٹر عثمان خواجہ پر ریٹائرمنٹ کے لیے دباؤ بڑھنے لگا۔ آسٹریلوی میڈیا کے مطابق عثمان خواجہ ایشیز سیریز کے پانچویں ٹیسٹ سے قبل میڈیا سے گفتگو کریں گے، ان کی کل سڈنی کرکٹ گراؤنڈ میں میڈیا سے گفتگو بتائی گئی ہے۔ ایڈم گلکرسٹ اور کمنٹیٹر نے ایک پروگرام میں عثمان خواجہ کی پریس کانفرنس کے بارے میں بتایا ہے۔ اس حوالے سے ایڈم گلکرسٹ کا کہنا ہے کہ مجھے بتایا ہے کہ عثمان خواجہ کل میڈیا کا سامنا کریں گے، مجھے نہیں پتہ کس چیز پر بات ہوگی لیکن فوکس مستقبل کے حوالے سے ہی ہوگا۔ متعدد سابق کرکٹرز عثمان خواجہ کو کرکٹ سے ریٹائرمنٹ لینے کا کہہ رہے ہیں۔ آسٹریلوی میڈیا کا کہنا ہے کہ عثمان خواجہ کے مستقبل کے حوالے سے فیصلہ کرنے کی خبریں گردش کر رہی ہیں، عثمان خواجہ ریٹائرمنٹ کا اعلان کر سکتے ہیں، عثمان خواجہ سیریز کے پہلے پرتھ ٹیسٹ سے کمر کی تکلیف کا شکار ہونے کی بعد تنقید کی زد میں ہیں۔ عثمان خواجہ تکلیف کے باعث برسبین ٹیسٹ نہ کھیل سکے جبکہ ایڈیلیڈ ٹیسٹ سے انہیں ڈراپ کیا گیا تھا۔ واضح رہے کہ عثمان خواجہ کا بحیثیت اوپنر رول ختم ہو چکا ہے، ٹریوس ہیڈ اوپننگ کر رہے ہیں۔ 39 سالہ عثمان خواجہ 87 ٹیسٹ، 40 ون ڈے اور 9 ٹی ٹوئنٹی میچز میں آسٹریلیا کی نمائندگی کر چکے ہیں۔

کیا انجلینا جولی 2026 میں لاس اینجلس چھوڑ دیں گی؟

نئی دہلی (ایم این این): ہالی ووڈ کی عالمی شہرت یافتہ اداکارہ انجلینا جولی مبینہ طور پر نئے سال کے قریب آتے ہی اپنی زندگی میں ایک بڑی تبدیلی کی تیاری کر رہی ہیں۔ قریبی ذرائع کے مطابق، جولی بیرون ملک منتقل ہونے کے منصوبوں پر سنجیدگی سے غور کر رہی ہیں اور ۲۰۲۶ء کو ایک نئے مقام سے شروع کرنے کے خیال پر خاصی پرجوش ہیں۔ اندرونی ذرائع نے بتایا کہ جولی کافی عرصے سے نقل مکانی کے بارے میں سوچ رہی تھیں اور کسی دوسرے ملک میں رہنے کا تصور انہیں ذاتی اور خاندانی دونوں سطحوں پر پرکشش لگتا ہے۔ ذریعے کے مطابق: ”وہ اب ایسی زندگی کے لیے تیار ہیں جس کا مرکز لاس اینجلس نہ ہو۔ ان کے پاس کئی ایسے پروجیکٹس ہیں جن کے بارے میں وہ بہت پرجوش ہیں، اور وہ خود کو بہتر محسوس کر رہی ہیں۔ وہ ۲۰۲۶ء کی منتظر ہیں، کیونکہ اس کے بعد ان کے پاس زیادہ لچک ہوگی۔“ ۴۹ سالہ جولی طویل عرصے سے اپنے ہالی ووڈ کیریئر کو بین الاقوامی منصوبوں، انسانی ہمدردی کے کام اور مختلف عالمی ثقافتوں میں گہری دلچسپی کے ساتھ متوازن رکھتی آئی ہیں۔ برسوں کے دوران انہوں نے پیشہ ورانہ ذمہ داریوں اور ذاتی وابستگیوں کے تحت دنیا بھر میں سفر کیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق، وہ خاص طور پر اپنے جڑواں بچوں ناکس اور ویوین کے ۱۸ برس کے ہونے کا انتظار کر رہی ہیں، جو جولائی ۲۰۲۶ء میں ہوں گے، جس کے بعد ان کے مستقل طور پر بیرون ملک منتقل ہونے کا امکان بڑھ جاتا ہے۔ اگرچہ منتقلی کی جگہ اور وقت سے متعلق کوئی حتمی تفصیلات سامنے نہیں آئی ہیں، مگر جولی کے قریبی افراد کا کہنا ہے کہ وہ اس مرحلے پر ایک نئی ترتیب چاہتی ہیں جو انہیں نئی توانائی اور بہتر توجہ فراہم کر سکے۔ رپورٹ میں یہ بھی دعویٰ کیا گیا ہے کہ جولی کبھی بھی لاس اینجلس میں مستقل طور پر رہنے کی خواہش مند نہیں تھیں، تاہم بچوں کی تحویل سے متعلق انتظامات کے باعث انہیں ایسا کرنا پڑا۔ جولی کئی دہائیوں سے عوامی توجہ کا مرکز رہی ہیں، چاہے وہ ان کا فلمی کیریئر ہو یا انسانی حقوق کے لئے ان کی وکالت۔ ان کی ذاتی زندگی بھی میڈیا کی کڑی نگرانی میں رہی، خصوصاً ان کی بریڈ پٹ سے ہائی پروفائل علاحدگی اور بچوں کی مشترکہ پرورش کے معاملات۔ سابق جوڑے کے چھ بچے ہیں: میڈوکس (۲۴)، پیکس (۲۲)، زہرا (۲۰)، شیلو (۱۹)، اور جڑواں ناکس و ویوین (۱۷)۔ انجلینا جولی اور بریڈ پٹ کی طلاق ہالی ووڈ کی طویل ترین اور سب سے زیادہ زیر بحث علاحدگیوں میں شمار ہوتی ہے۔ جولی نے ستمبر ۲۰۱۶ء میں، ۱۲ برس ایک ساتھ رہنے اور دو برس کی شادی کے بعد، طلاق کے لیے درخواست دائر کی تھی۔ تقریباً آٹھ سال کی قانونی کارروائی کے بعد، دونوں بالآخر دسمبر ۲۰۲۴ء میں طلاق پر متفق ہوئے۔ اس علاحدگی کے دوران اثاثوں کی تقسیم، چھ بچوں کی تحویل، اور مشترکہ جائیدادات، بشمول چیٹو میراول، پر پیچیدہ مذاکرات ہوئے۔ پیج سکس کے مطابق، جولی نے عدالت میں جمع کرائے گئے ایک اعلامیے میں کہا: ”وہ واقعات جنہوں نے مجھے اپنے سابق شوہر سے علاحدگی پر مجبور کیا، میرے اور ہمارے بچوں کے لیے جذباتی طور پر نہایت مشکل تھے۔

شاہد، کریتی اور رشمیکا کی ”کاک ٹیل 2“ اگست 2026ء میں ریلیز ہو سکتی ہے

نئی دہلی (ایم این این): بہت زیادہ متوقع سیکوئل ”کاک ٹیل ۲“ نے اب باضابطہ طور پر ایک بڑا قدم آگے بڑھا لیا ہے۔ تازہ رپورٹس کے مطابق، فلم کے میکرز نے ۲۰۲۶ء کے لئے ایک عارضی ریلیز ونڈو لاک کر لی ہے، جس سے مداحوں کا جوش مزید بڑھ گیا ہے۔ شاہد کپور، کریتی سینن اور رشمیکا مندنا کی مرکزی اداکاری والی اس فلم نے پہلے ہی سیٹ سے سامنے آنے والی بی ٹی ایس تصاویر اور ویڈیوز کے ذریعے سوشل میڈیا پر خاصی گونج پیدا کر دی ہے۔ موومی ریویو کی ایک رپورٹ کے مطابق، فلم کو ۲۰۲۶ء کی تیسری سہ ماہی میں ریلیز کرنے کا منصوبہ ہے۔ ایکس (سابقہ ٹوئٹر) پر کی گئی ایک پوسٹ میں بتایا گیا: ”کاک ٹیل ۲“ ۲۰۲۶ء کی تیسری سہ ماہی کو ہدف بنا رہی ہے۔ شاہد کپور، کریتی سینن اور رشمیکا مندنا اسٹارر فلم کی شوٹنگ قومی اور بین الاقوامی مقامات پر ہومی اداجانیہ کی ہدایت کاری میں جاری ہے۔ امکان ہے کہ فلم اگست سے اکتوبر ۲۰۲۶ء کے درمیان ریلیز کی جائے۔“ ”کاک ٹیل ۲“ کے بارے میں بات کرتے ہوئے کریتی سینن نے کہا کہ وہ ایک ہلکی پھلکی، شہری اور نوجوان رومانوی کامیڈی کی تلاش میں تھیں، جو ان کی حالیہ سنجیدہ فلموں سے مختلف ہو۔ ان کے مطابق: ”کاک ٹیل ۲ بالکل صحیح وقت پر آئی۔ میں واقعی ایک یوتھ فل، اربن اور تفریحی روم کام کرنا چاہتی تھی۔ ہاں، یہ ایک سیکوئل ہے،

PUBLISHED BY: BISMA TAJAMUL, PRINTED BY: BISMA TAJAMUL on behalf of BISMA TAJAMUL R.N.I No: JKURD/2011/37141,
Printed At : K.T. Press Pvt Ltd. Rangreth Budgam J&K 190021 , Published From: NEW BUS STAND, BUDGAM J&K 191111, Editor: BISMA TAJAMUL
CONTACT NO. 9419786936, 6006551484, EMAIL: WATTANDAILY@GMAIL.COM,